

پیش لفظ

محترم قارئین

السلام علیکم

میرا نیا ناول "بلیک جیک" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میری سابقہ کہانیوں کی طرح یہ کہانی بھی منفرد اور انوکھے موضوع کی حامل ہے۔ بعض کہانیاں اپنی مثال آپ ہوتی ہیں جنہیں پڑھنے کے بعد عجیب سی شگفتگی اور تروتازگی کا احساس ہوتا ہے۔ بلیک جیک کی کہانی بھی جہاں آپ کے ہونٹوں پر مسکراہٹوں کے دریا بہا دے گی۔ وہاں آپ بلیک جیک کے کردار سے بھی مل کر نئی تازگی کا احساس کریں گے۔ بلیک جیک جو عمران کا آکسفورڈ یونیورسٹی کا کلاس فیلو رہ چکا تھا اور یونیورسٹی کے زمانے سے ہی عمران سے بیر رکھتا تھا۔ وہ جب ایک سیکرٹ ایجنٹ کے طور پر اپنے پرانے رقیب سے ٹکرانے آتا ہے تو وہ عمران کو اپنے قابو میں کرنے کے لئے اپنی تمام تر سائنسی صلاحیتیں صرف کر دیتا ہے اور عمران کو اپنی گرفت میں لینے کے لئے اور اس سے اپنے سابقہ تمام حساب بے باق کرنے کی سعی کرتا ہے مگر آخر عمران بھی عمران ہے۔ اگر بلیک جیک عمران کو اپنا دشمن نمبر ایک گردانتا ہے تو پھر عمران بھلا ایسے دشمن کو پیچھے کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ وہ نہ صرف کھل کر بلیک جیک کے سامنے آتا ہے بلکہ اس کی ہر اینٹ کا جواب پتھر سے دیتا ہے اور بلیک جیک پر یہ ثابت کر دیتا ہے کہ عمران،

عمران ہے۔ جس کا مدمقابل اس روئے زمین پر ہے اور نہ کوئی ہو سکتا ہے۔

بلیک جیک کی نئی، انوکھی اور سسپنس سے بھرپور کہانی آپ کے ذہنوں پر یقیناً لافانی اور یادگار نقوش چھوڑ جائے گی اور آپ اس وقت تک ناول ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے جب تک کہ آپ پورا ناول ختم نہ کر لیں۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ میں آپ کے لئے نت نئے، انوکھے اور منفرد انداز کے ناول تحریر کر سکوں جو اس سے قبل آپ نے کبھی نہ پڑھے ہوں۔ آپ نے میری پہلی کہانی "کرسٹل بلٹ" کو جس قدر پذیرائی بخشی تھی اس سلسلے میں مجھے ابھی تک آپ کے مسلسل خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ آپ نے میری پہلی کاوش کو پذیرائی بخش کر میرے اندر نیا جوش اور ولولہ پیدا کر دیا تھا۔ یہ اسی جوش اور ولولے کا سبب ہے کہ میں آپ کے لئے "کرسٹل بلٹ" سے بڑھ کر دلچسپ اور منفرد ناول تخلیق کر سکا۔ کرسٹل بلٹ کے بعد میرے ہر ناول کو ہر طبقے نے بے حد پسند کیا ہے۔ جس میں "مجرم ایکسٹو، ایکسٹو کی موت، چیلنج فائٹ، فیس ٹو فیس، پاکیشیا مشن، سپیشل ککرز" اور خاص طور پر "کراسٹی" قابل ذکر ہیں۔ میرے دو نئے کردار کیپٹن حمزہ اور کراسٹی آپ کے سامنے آ چکے ہیں۔ ان کرداروں کو بھی میری توقع سے بڑھ کر کامیابی ملی ہے۔ اسی طرح کافرستانی سیکرٹ سروس کے نئے چیف پنڈت نارائن نے بھی آپ کے دلوں میں اپنے لئے ایک خاص مقام بنا لیا ہے اور ان کرداروں پر زیادہ سے زیادہ لکھنے کی مجھے مسلسل فرمائش کی جا رہی ہے۔ میں بھلا آپ کی فرمائش کیسے رد کر سکتا ہوں۔ نئے کرداروں کیپٹن حمزہ اور کراسٹی کے ساتھ ساتھ آپ پنڈت نارائن کے سلسلے کے مزید ناول بہت جلد پڑھ سکیں گے۔ اگلے ناولوں میں کیپٹن حمزہ اور کراسٹی کے کردار جب کھل کر آپ کے سامنے آئیں گے اور ان کے زبردست کارناموں کی تفصیل پڑھیں گے تو آپ کو یقیناً مسرت ہو گی۔

اکثر خطوط میں مجھے اسرائیل، افریقہ کی پراسرار سرزمین، ایکرولینڈ اور خاص طور پر کرنل فریدی اور میجر پرمود پر ناول لکھنے کے لئے کہا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں، میں سابقہ ناول میں عرض کر چکا ہوں۔ ابھی تو آغاز ہے آپ کی ہر فرمائش پوری ہو گی آپ مختلف موضوعات کے ساتھ ساتھ اپنے ان پسندیدہ کرداروں کو بھی جلوہ گر ہوتے دیکھیں گے۔ لیکن اس کے لئے ظاہر ہے آپ کو تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا۔

آپ کے خطوط جس طرح میرے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں اسی طرح وہ بے حد دلچسپی کے بھی حامل ہوتے ہیں۔ اگلے ماہ نئے پراسرار اور ماورائی ناول "بدروح" سے آپ کے خطوط شائع کئے جانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یوں تو میرے پاس ان گنت خطوط آ رہے ہیں جنہیں آئندہ ناولوں میں شائع کیا جائے گا۔ اگلے ناول "بدروح" میں آپ جن قارئین کے خطوط ملاحظہ کریں گے ان کے نام یہ ہیں۔ جناب عبدالعلیم صاحب (حیدر آباد)، جناب محسن رضا صاحب (منڈھانوالہ)، جناب حافظ مسرور احمد صاحب (کھاریاں)، جناب محمد شاکر عزیز

صاحب (فیصل آباد)، خرم، عباداوران کے رفقاء (سرگودھا)، جناب ...نور صاحب (بنوں)، جناب محمد ظہیر قادر چوہدری صاحب (مظفر گڑھ)، جناب ماسٹر رانا سرور صاحب (میانوالی) اور جناب خالد حسن کھیڑا صاحب (محمود کوٹ ملتان)۔ آپ کے خطوط میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتے ہیں۔ جن کا میں شدت سے منتظر رہتا ہوں۔

اب مجھے اجازت دیجئے۔

والسلام

ظہیر احمد

سلیمان پر ان دنوں گلابی اردو بولنے کا بھوت سوار تھا۔ وہ پچھلے ماہ اپنے آبائی گاؤں گیا ہوا تھا اور وہاں ڈیڑھ ماہ گزار کر آیا تھا اور اس نے آتے ہی گلابی اردو بول بول کر عمران کا ناطقہ بند کر رکھا تھا۔ وہ اردو اور پنجابی کی ایسی ریڑھ مارتا تھا کہ عمران گھنٹوں اپنا سر پکڑے اس کے جملوں کا مطلب سوچتا رہتا۔ بعض اوقات وہ ایسے ایسے جملے بول جاتا تھا کہ عمران ہنستے ہنستے بےحال ہو جاتا تھا۔

اس وقت عمران صوفے پر بیٹھا صبح کا اخبار دیکھ رہا تھا اور سلیمان کچن میں اس کے لئے ناشتہ بنانے میں مصروف تھا۔ کچن سے اس کی اونچی آواز میں گیت گانے کی آواز سنائی دے رہی تھی جس کے بول کچھ عمران کی سمجھ میں آ رہے تھے اور کچھ اس کے سر پر سے گزر رہے تھے لیکن سلیمان یوں لہک لہک کر گا رہا تھا جیسے وہ پنجابی گائیکی کی دنیا کا سب سے بڑا سنگر ہو۔ چند لمحوں بعد وہ اسی طرح گنگناتا ہوا

کمرے میں داخل ہوا۔اس کے ہاتھ میں ناشتے کی ٹرے تھی۔

" لو جی سوہنے بادشاہو۔آپ کے لئے گرما گرم ناشتہ تیار ہے "۔ سلیمان نے ناشتے کی ٹرے عمران کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے لہک کر کہا تو عمران نے اخبار لپیٹ کر ایک طرف رکھ دیا۔

" مہاراج تان سین کی آخری نسل کی آخری بے سریلی اولاد۔یہ تم صبح صبح کن بدروحوں کو بلانے کے لئے راگ الاپ رہے ہو"۔ عمران نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" راگ اور وہ بھی بے سرے۔اے کہہ کے تسی نے میرے دل وچ ہریاں مرچاں بھر دی ہیں۔میں تے ملکہ ترنم دور جہاں دا نہایت سریلا تے دلکش گیت گا رہا تھا"۔ سلیمان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" دور جہاں۔یہ دور جہاں کون ہیں۔کسی فارن کنٹری کی سنگر کو تو تم دور جہاں نہیں کہہ رہے "۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" میں ملکہ ترنم ماہ نور جہاں دی گل کر رہا ہوں صاحب جی۔وہ چونکہ اب اس دنیا میں نہیں رہیں اور اس جہان توں دور چلی گئی ہیں اس لئے میں انہیں ملکہ ترنم دور جہاں کہہ رہا ہوں "۔ سلیمان نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو کیا تمہارے جسم میں اس میڈم دور جہاں کی روح حلول کر گئی ہے اور اسی لئے تم اس کے گیت گا رہے ہو "۔ عمران نے ہنستے

ہوئے کہا اور چائے کا کپ اٹھا کر چائے سپ کرنے لگا۔

" ایسی گل نہیں ہے صاحب۔میں ملکہ ترنم دور جہاں کا بہت بڑا فین بلکہ پیڈسٹل فین ہوں۔اوناں دی دل سوز آواز، لے اور ان کی گائیکی دا دلدادہ بلکہ دل پردادا ہوں۔ایس لئی میں ان کے گیت گا کر ان کی روح نوں سکون بخشتا رہتا ہوں"۔ سلیمان نے کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی عمران کے حلق سے قہقہہ نکل گیا۔

" تم اس میڈم دور جہاں کے گیت گا کر ان کی روح کو سکون بخش رہے ہو یا اس کی روح کو تڑپا رہے ہو پیارے "۔ عمران نے کہا۔

" تڑپا رہا ہوں۔وہ کیسے "۔ سلیمان نے حیران ہو کر کہا۔

" وہ ایسے میرے چنے منے بچے کہ ملکہ ترنم کے گائے ہوئے گیت جس انداز میں تم گا رہے ہو اسے سن کر ملکہ ترنم دور جہاں کی روح بے بسی سے تڑپ رہی ہو گی اور اس کا بس نہیں چل رہا ہو گا کہ وہ تمہارے سر پر آ کر اتنے جوتے مارے کہ تم تو کیا تمہاری آئندہ پیدا ہونے والی سات نسلیں بھی گنجی پیدا ہوں"۔ عمران نے سلائس اٹھاتے ہوئے کہا۔

" جان دے او جتا۔میری آواز اب اینی وی بری نہیں ہے"۔ سلیمان نے کہا تو عمران جو چائے کا سپ لے رہا تھا اس کے انداز پر اس بری طرح سے ہنس پڑا کہ بمشکل کپ سے چائے چھلکتی ہوئی بچی تھی۔

"تو کتنی بری ہے یہ خود ہی بتا دو"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کی گل کر رہیاں اے شہزادیا۔ میں جب گاؤں میں اونچی ٹیکری تے بیٹھ کر گانا شروع کرناں ساں تو گاؤں کی مٹیاراں میرے اگے پچھے اکٹھی ہو جاتی تھیں"۔ سلیمان نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ان کے ہاتھ خالی ہوتے تھے"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ کسی کول ڈنڈا، کسی کے ہتھ جھاڑو اور کسی دے ہتھ وچ کوڑے کا ڈبہ ہوتا تھا"۔ سلیمان نے کہا تو عمران کے لبوں پر ایک بار پھر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"بس پھر تو تمہاری ایسی درگت بنتی ہو گی کہ سارا گاؤں دیکھتا ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں صاحب۔ درگت تو واقعی میری بنتی تھی۔ پہلے او مینوں جھاڑو اور ڈنڈے مار مار کر ادھ موا کر دیتی تھیں فیر مجھ پر کوڑا پھینکتی تھیں مگر فیر"۔ سلیمان کہتے کہتے رک گیا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ آگے کیا بتائے۔

"مگر۔ فیر۔ فیر کیا ہوتا تھا"۔ عمران نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

"پھر پتہ نہیں ان کے ذہن میں کیا آتا تھا کہ وہ مجھے بڑی عزت اور محبت سے اٹھاتی تھیں۔ میرا منہ کالا، نیلا کرتی تھیں فیر میرے گلے وچ جوتوں کا ہار پہنا دیتی تھیں۔ فیر اک مٹیار کہیں سے گدھا ہانک لاتی تھی اور مجھے اس تے الٹا بٹھا دیا جاتا تھا۔ کچھ مٹیاراں میرے اگے تے کچھ میرے پیچھے ہوتی تھیں فیر میں ان مٹیاروں کے ساتھ گاؤں دے چکر لگاتا تھا مگر میری سمجھ میں آج تک نہیں آیا کہ اوا ے سب میری عزت افزائی دے لئی کرتی تھیں یا فیر میرا مخول بناتی تھیں"۔

سلیمان نے کہا تو عمران کے زور دار قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔ اصل میں آج عمران صبح اٹھا تھا تو وہ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ تھا اور سلیمان سے بھی سیدھے منہ باتیں نہیں کر رہا تھا۔ وہ خاصا الجھا ہوا اور پریشان سا دکھائی دے رہا تھا۔ پہلے تو اسے پریشان دیکھ کر سلیمان خاموش ہو گیا تھا مگر جب اس نے عمران کو حد سے زیادہ سنجیدہ دیکھا تو اس نے جان بوجھ کر ایسی احمقانہ باتیں کرنا شروع کر دی تھیں مگر اس وقت تک عمران کا موڈ خاصا بحال ہو چکا تھا جس کی وجہ سے وہ سلیمان کی مزاحیہ باتوں پر خوب دل کھول کر ہنس رہا تھا۔

"وہ تمہاری عزت افزائی کرتی تھیں احمق۔ اگر انہیں تمہاری بے عزتی ہی کرنا ہوتی تو وہ سڑے ہوئے انڈے، گندے ٹماٹر اور نہ جانے کیا کیا تم پر پھینکتیں اور پھر تمہیں دھکے دے کر گاؤں سے نکال دیتیں یا پھر تمہیں اٹھا کر کسی کنویں میں پھینک دیتیں"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔ میں نے بھی اپنی عزت افزائی تے گلا پھاڑ پھاڑ کر اوناں نوں پرانے توں پرانے گیت سنانے شروع دیئے تھے"۔ اس بار سلیمان نے بھی جواباً مسکراتے

ہوئے کہا۔

" اگر ان مٹیاروں کے ساتھ میں بھی وہاں ہوتا تو میں ان سے تمہاری اور عزت افزائی کرا سکتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

" او کس طراں صاحب جی "۔ سلیمان نے عمران کی جانب اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں تمہارا سر مونڈ کر تمہاری بھنوئیں بھی صاف کرا دیتا ۔ پھر تمہیں فقط بنیان اور انڈرویئر میں اس گدھے پر بٹھا کر گاؤں سے شہر اور شہر سے پورے ملک میں لے جاتا جہاں تم جیسے گائیک کی پورے ملک میں دھوم مچ جاتی "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" صاحب جی ۔ مذاق اک پاسے ۔ ایک گل دسو رات آپ خیریت نال تے سوئے سی ناں "۔ سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ کیوں "۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" تہاڈے بستر میں چیونٹیاں وغیرہ تو نہیں آ گئی تھیں "۔ سلیمان نے کہا۔

" چیونٹیاں ۔ کیا مطلب "۔ عمران نے کہا کیونکہ وہ سلیمان کی بات کا مطلب نہ سمجھ پایا تھا۔

" تسی کوئی ڈرونا سپنا ۔ میرا مطبل اے خواب تو نہیں دیکھا تھا"۔ سلیمان نے اسی انداز میں کہا۔

" نہیں ۔ کیوں ۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ عمران نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک سلیمان کی باتوں کو نہ سمجھ سکا

تھا۔

" تہانوں کسی شہر کی مٹیار دے نال عشق وشق تے نہیں ہو گیا"۔ سلیمان نے کہا تو عمران اس کی جانب غور سے دیکھنے لگا لیکن سلیمان کے چہرے پر گہری سنجیدگی نظر آ رہی تھی۔

" تمہارے ہوتے ہوئے میں کسی مٹیار کا بار کہاں اٹھا سکتا ہوں سلیمان میاں "۔ عمران نے کہا۔

" میرے ہوتے ہوئے ۔ ارے وہ کیوں "۔ اس بار حیران ہونے کی باری سلیمان کی تھی۔

" ظاہر ہے میں تمہارے ہی خرچ نہیں اٹھا سکتا تو کسی مٹیار کا خرچہ کہاں سے اٹھا سکوں گا ۔ تم تو پھر مجھ غریب پر ترس کھا کر ادھار لا کر مجھے چائے پلا دیتے ہو اور مونگ کی دال کھانے کے لئے دے دیتے ہو اگر میں کسی مٹیار کی چھوٹی سی خواہش بھی پوری نہ کر سکا تو وہ مجھے نہ چائے پلائے گی اور نہ مونگ کی دال کھلائے گی"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سلیمان بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ کا ضرور کسی کے ساتھ چکر چل رہا ہے "۔ سلیمان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" چکر ۔ کیسا چکر "۔ عمران نے چونک کر کہا۔

" وہی چکر جس میں نہ رات کو نیند آتی ہے نہ دن کو سکون ۔ رات تارے گن گن کر گزر جاتی ہے اور دن کو جسم سورج کی گرمی سے پگھل جاتا ہے ۔ جب تک اس کا دیدار نہ ہو جائے چہرہ مرجھایا

رہتا ہے، آنکھیں سوج جاتی ہیں، رنگ پیلا پڑ جاتا ہے اور رگوں میں دوڑتے ہوئے خون کی رفتار کم ہو جاتی ہے جس سے اچھا بھلا صحت مند آدمی بھی بیمار بیمار سا نظر آنے لگتا ہے"۔ سلیمان نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سلیمان بڑے معنی خیز انداز میں اس کی سنجیدگی اور پریشانی کی وجہ پوچھ رہا ہے جو صبح اس نے اختیار کر رکھی تھی۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو پیارے۔ مجھے واقعی وہ ہو گیا ہے"۔ عمران نے اچانک چہرے پر سوگواری طاری کرتے ہوئے کہا تو سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر اچانک رنگوں کی پھوار سی برسنے لگی تھی۔

"عشق"۔ سلیمان نے جلدی سے کہا۔

"نہیں"۔ عمران نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو سلیمان کے ارمانوں پر جیسے اوس سی پڑ گئی۔

"آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ آپ کو وہ ہو گیا ہے"۔ سلیمان نے جلدی سے کہا۔

"ہاں۔ مجھے وہ ہو گیا ہے"۔ عمران نے پھر اسی انداز اور لہجے میں کہا۔

"یہ وہ ہے کیا۔ آپ کو کیسے اور کب ہو گیا ہے"۔ سلیمان نے سر جھٹک کر کہا۔

"کل رات ہوا تھا۔ پھر آدھی رات کو ختم ہو گیا مگر اب پھر ہو گیا

ہے"۔ عمران نے چہرے پر اور زیادہ غم اور اداسی طاری کرتے ہوئے کہا تو سلیمان چند لمحے غور سے عمران کو دیکھتا رہا۔ عمران کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ سلیمان کو پوری طرح زچ کرنے پر تلا ہوا ہے۔

"ارے باپ رے۔ کہیں آپ کو اختلاج قلب تو نہیں ہو گیا"۔ سلیمان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے وہ ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"خدا کا شکر ہے ورنہ مجھے فکر لگ گئی تھی کہ اگر آپ کو اختلاج قلب ہو گیا تو میں اپنی تنخواہیں کس سے وصول کروں گا۔ لیکن یہ وہ نام کی بیماری ہوئی کیا ہے"۔ سلیمان نے کہا۔

"بیماری نہیں۔ وہ۔ وہ ہو گیا ہے"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو سلیمان نے بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا۔

"لگتا ہے آپ کو ڈبل بلکہ ٹرپل نمونیہ ہو گیا ہے جس نے آپ کے دماغ پر گہرا اثر ڈال رکھا ہے"۔ سلیمان نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ نمونیہ بھی نہیں ہوا۔ وہ ہوا ہے جو نہیں ہونا چاہئے تھا"۔ عمران نے دل گیر لہجے میں کہا۔

"وہ ہو گیا ہے جو نہیں ہونا چاہئے تھا۔ کیا نہیں ہونا چاہئے تھا"۔ سلیمان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات واقعی اس کے پلے نہیں پڑ رہی تھی۔

"وہی جو ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا اور اس بار سلیمان کا دل چاہا

کہ وہ یا تو عمران کے سر پر کوئی چیز مار دے یا اپنے سر پر مار لے ۔

عمران کے چہرے پر ہنوز سنجیدگی طاری تھی اور پھر اچانک عمران کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو ابل پڑے ۔ یہ دیکھ کر سلیمان بری طرح سے اچھل پڑا۔

" صاحب ۔ آپ رو رہے ہیں "۔ سلیمان نے عمران کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو نکلتے دیکھ کر انتہائی پریشان اور بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ آنسو بہا رہا ہوں "۔ عمران نے جواب دیا ۔ سلیمان کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی ۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ عمران کی بات سن کر ہنسے یا اس کے آنسو دیکھ کر خود بھی رونا شروع کر دے۔

" مگر آپ یہ آنسو کیوں بہا رہے ہیں ۔ آخر ہوا کیا ہے "۔ سلیمان نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مجھے وہ جو ہو گیا ہے "۔ عمران نے کہا تو سلیمان نے بے اختیار اپنے سر کے بال دونوں ہاتھوں سے پکڑ لئے ۔

" پھر وہ ہو گیا ہے ۔ آخر یہ وہ ہے کیا "۔ سلیمان نے اپنے بال نوچتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔ وہ "۔ عمران نے بڑی بوڑھیوں کی طرح ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ اگر آپ کو وہ ہو گیا ہے تو پھر مجھے بھی وہ ہو گیا ہے "۔

سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" لیکن تمہیں وہ کیسے ہو سکتا ہے "۔ عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

" اگر آپ کو ہو سکتا ہے تو مجھے کیوں نہیں ہو سکتا "۔ سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ یہ بھی ٹھیک ہے ۔ لیکن تمہیں وہ نہیں ہوا جو مجھے ہوا ہے "۔ عمران نے زور سے سر ہلاتے ہوئے کہا تو سلیمان کا دل چاہا کہ وہ دیواروں سے ٹکریں مارنا شروع کر دے ۔ عمران کے چہرے پر حد سے زیادہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی اور اس کے جس طرح آنسو بہہ رہے تھے اس پر عمران نے جس طرح وہ وہ کی گردان جاری کر رکھی تھی اس سے سلیمان کو واقعی اختلاج قلب ہونا شروع ہو گیا تھا۔

" صاحب ۔ خدا کے لئے میں آپ کے گھٹنوں کو ہاتھ لگاتا ہوں مجھے بتا دیں کہ آپ کو کیا ہوا ہے اور آپ اس طرح سے آنسو کیوں بہا رہے ہیں "۔ سلیمان نے رونی صورت بنا کر عمران کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

" بتایا تو ہے کہ مجھے وہ ہو گیا ہے ۔ اب میں تمہارے لئے آنسو نہ بہاؤں تو کیا کروں "۔ عمران نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرے لئے ۔ کیا مطلب ۔ آپ میرے لئے آنسو بہا رہے ہیں ۔ مگر کیوں "۔ سلیمان نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" اس لئے کہ مجھے "۔ عمران نے اتنا ہی کہا تھا کہ سلیمان پیر پٹختا

ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" مجھے معلوم ہے کہ آپ کو وہ ہو گیا ہے۔ آپ کو وہ مبارک ہو۔ میں جا رہا ہوں"۔ سلیمان نے کہا۔

" لیکن تم جا کہاں رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

" وہ کرنے"۔ سلیمان نے مڑ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ اچھا بیت الخلاء جا رہے ہو"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بیت الخلاء نہیں میں کچن میں جا رہا ہوں"۔ سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" لیکن کچن میں تم بھلا وہ کیسے کر سکتے ہو"۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو سلیمان کے نتھنوں سے سانڈ جیسی آوازیں نکلنے لگیں۔

" میں کچن میں خودکشی کرنے جا رہا ہوں۔ سمجھے آپ"۔ سلیمان نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

" دیکھا۔ میں نے کہا تھا ناں کہ مجھے وہ ہو گیا ہے۔ اب تم یہی کرو گے اور تم کر بھی کیا سکتے ہو۔ اسی لئے تو میں رو رہا ہوں۔ تمہارے بعد میں جلی کٹی کس کی سنوں گا۔ مجھے چائے کون پلائے گا میرے لئے مونگ کی دال کون بنائے گا اور مجھ سے بچپن سے لے کر اب تک کی تنخواہیں کون وصول کرے گا۔ ہائے۔ ہائے۔ میرا باورچی سلیمان۔ ہائے۔ ہائے"۔ عمران نے باقاعدہ بڑی بوڑھیوں کی طرح

سینے پر ہاتھ مار کر رونا شروع کر دیا اور اس کی جاندار اداکاری پر سلیمان حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔ وہ عمران کی جانب یوں دیکھ رہا تھا جیسے عمران کی بجائے وہ کسی دوسری دنیا کی مخلوق کو دیکھ رہا ہو۔ چند لمحے وہ عمران کو اسی انداز میں دیکھتا رہا پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا عمران کے پاس آیا اور عمران کے قدموں میں بیٹھ کر اس نے واقعی عمران کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔

" ارے۔ ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو"۔ عمران نے سلیمان کی اس حرکت پر بوکھلاتے ہوئے کہا۔

" میں مان گیا صاحب۔ آپ جیسا اداکار واقعی اس دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ میں نے سوچا تھا کہ گاؤں سے جو پنجابی سیکھ کر آیا ہوں اسے اور اردو کو ملا کر میں آپ کا ناطقہ بند کر دوں گا۔ آپ مجھے ہر وقت جس طرح سے زچ کرتے رہتے تھے اس بار میں آپ کو زچ ہونے پر مجبور کر دوں گا مگر میں ناکام ہو گیا ہوں۔ آپ کا مقابلہ کرنا اور آپ سے باتوں میں جیتنا واقعی مجھ جیسے کوئی باورچی کے بس کی بات نہیں ہے۔ میں گلابی اردو سے آپ کو پاگل کرنا چاہتا تھا مگر آپ کی وہ وہ نے مجھے ہی پاگل بنا کر رکھ دیا ہے۔ اب یا تو آپ مجھے وہ کے بارے میں بتا دیں یا پھر"۔ سلیمان کہتا چلا گیا۔

" یا پھر۔ یا پھر کیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یا پھر آپ مجھے اپنے ہاتھوں سے شوٹ کر دیں"۔ سلیمان نے کہا جیسے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہو۔

" ٹھیک ہے ۔ کمرے کی میز کی دراز سے میرا پسٹل لے آؤ"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو سلیمان چونک کر عمران کی شکل دیکھنے لگا۔

" پسٹل ۔ پسٹل کا کیا کریں گے آپ"۔ سلیمان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں تمہیں شوٹ کر دوں اور شوٹ ظاہر ہے پسٹل سے ہی کیا جا سکتا ہے ۔ تمہیں شوٹ کرنے کے بعد مجھے بھی یقین ہو جائے گا کہ مجھے جو وہ ہوا تھا غلط نہیں ہوا تھا"۔ عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

" تو آپ مجھے گولی ماریں گے"۔ سلیمان نے عمران کے گھٹنے چھوڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" گولی ۔ ارے ہاں ۔ میں تمہیں گولی کیسے مار سکتا ہوں ۔ مجھے جو وہ ہوا تھا اس لحاظ سے تو تمہیں خودکشی کرنی ہے اور وہ بھی نو منزلہ عمارت کی کھڑکی سے کود کر"۔ عمران نے جلدی سے کہا۔

" خودکشی ۔ نو منزلہ عمارت کی کھڑکی سے کود کر ۔ کیوں ۔ میں کیوں کرنے لگا نو منزلہ عمارت سے کود کر خودکشی"۔ سلیمان نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

" مجھے وہ جو ہوا ہے"۔ عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

" اب تو واقعی مجھے خودکشی کرنا ہی پڑے گی اور میں نو منزلہ

عمارت سے نہیں بلکہ اٹھارہ منزلہ عمارت سے کود کر خودکشی کروں گا"۔ سلیمان نے ایک بار پھر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ تم اٹھارہ منزلہ عمارت سے نہیں نو منزلہ عمارت سے ہی کودو گے کیونکہ مجھے یہی محسوس ہو رہا ہے"۔ عمران نے کہا تو سلیمان بری طرح چونک پڑا۔

" محسوس ہونا ۔ تو آپ وہ محسوس ہونے کو کہہ رہے ہیں"۔ سلیمان نے جلدی سے اس کی بات کا مطلب نکالتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ میں جب صبح سو کر اٹھا تو مجھے محسوس ہوا تھا کہ میرا پیارا باورچی آج بارہ بجے سے پہلے کسی نہ کسی بات پر تنگ آکر نو منزلہ عمارت سے کود کر اپنی جان دے دے گا اور میں اپنے اس باورچی کو بھی نہیں دیکھ سکوں گا اسی لئے میں تمہارے سامنے آنسو بہا رہا ہوں تاکہ تمہیں یقین آجائے کہ میں تمہارا کس قدر خیر خواہ اور قدردان ہوں"۔ عمران نے کہا تو سلیمان کا دل چاہا کہ اپنے پاؤں سے جوتا اتار کر خود ہی اپنے سر پر مار مار کر اپنا گنجا کر لے ۔ اس نے اتنے دنوں سے عمران کو گلابی اردو بول بول کر پریشان کر رکھا تھا اور عمران نے ایک ہی دن میں اس کا حساب بے باق کر دیا تھا۔

" ہونہہ ۔ شاید اسے کہتے ہیں کھودا پہاڑ اور نکلا عمران"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر عمران نے اچھل کر یکدم اس کی گردن پکڑ لی۔

" تم نے مجھے چوہا کہا ۔ تم ۔ تم ایک معمولی باورچی ۔ علی عمران

ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کو چوہا کہو۔ میں تمہاری گردن توڑ دوں گا۔ مکا مار کر تمہارہ دانت توڑ دوں گا۔ اور۔ اور تمہیں وہ کر دوں گا۔ وہ مطلب۔ رنڈوا۔ اور وہ بھی بن بیاہا رنڈوا"۔ عمران نے اس کی گردن دبوچتے ہوئے مصنوعی غصے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"صاحب۔ ضروری نہیں ہے کہ پہاڑ کھودنے سے چوہے نکلیں۔ بعض پہاڑ کھودنے سے ہیرے بھی نکل آتے ہیں۔ میں نے صرف آپ کا نام لیا تھا۔ اب آپ خود کو ہیرا سمجھیں یا چوہا یہ تو آپ کی اپنی عقل کی بات ہے"۔ سلیمان نے عمران سے اپنی گردن چھڑاتے ہوئے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"چلو کسی کو تو میری قدر ہوئی جو مجھے ہیرا سمجھنے لگا ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہی انگریزی کا لفظ ہے جس کے معنی مرد کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور را قدیم زمانے کی عبرانی زبان میں چوہے کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے اس لئے آپ خود کو چوہا سمجھیں یا ہیرا۔ کیا فرق پڑتا ہے"۔ سلیمان نے عمران پر بڑی خوبصورت سی چوٹ کرتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے کہ عمران اس پر جوابی چوٹ کرتا سلیمان یکلخت بھاگ کر کمرے سے نکل گیا اور عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

"خدا کی پناہ۔ بڑا عالم فاضل باورچی ہے جسے قدیم زمانے کی

عبرانی زبان را کا مطلب بھی معلوم ہے۔ چاہے اس نے اس لفظ کا معنی اپنی پرسنل لغت سے ہی کیوں نہ بنایا ہو"۔ عمران نے کہا۔ باتوں باتوں میں اس نے ناشتہ بھی کر لیا تھا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا۔ اسی لمحے اچانک کمرے میں پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو۔ علی عمران بندہ جاہلاں بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی اور تشویش کا عنصر نمایاں تھا جیسے اس نے عمران کی مزاحیہ بات سنی ہی نہ ہو۔

"نہ سلام نہ دعا۔ بس فون اٹھایا، نمبر ملایا اور لٹھ مار دی۔ کیا یہی آداب ہیں تمہارے"۔ عمران نے غصے سے کہا۔

"اوہ سوری عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے جلدی سے کہا اور سلام کرنے لگا۔

"ہاں۔ اب ہوئی نا بات۔ بہرحال تو نہاؤ دودھوں پھلو اور وہ کیا کہتے ہیں جیوندا رہ سوہنیا"۔ عمران نے اس کے سلام کا جواب دے کر ایک بار پھر پٹڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں اس وقت بے حد پریشان ہوں۔ آپ فوراً میرے پاس آ جائیں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اسی طرح پریشان زدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں ۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ عمران نے بلیک زیرو کے لہجے میں شدید پریشانی کو محسوس کر کے سنجیدگی سے کہا۔

"جی ہاں ۔ بہت ہی خاص بات ہو گئی ہے ۔ آپ پلیز جلد آ جائیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں آرہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ سنجیدگی اور الجھن کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"کہیں واقعی وہ تو نہیں ہو گیا جس کے بارے میں، میں رات سے ہی پریشان اور فکر مند ہوں"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان خالی ٹرے لئے ہوئے اندر آ گیا ۔ وہ شاید ناشتے کے برتن اٹھانے آیا تھا۔

"صاحب جی ہور چاہ شاہ پینی ہے تے دسو ۔ آج میں نے"۔ سلیمان نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا مگر عمران کے چہرے پر تردد اور سنجیدگی دیکھ کر اس نے اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔

"سلیمان ۔ میں دانش منزل جا رہا ہوں ۔ دس بجے ایکریمیا سے ریڈ برونس کی کال آئے گی اسے دانش منزل کے فون سے لنک کر دینا"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"جی بہتر"۔ سلیمان نے بھی سنجیدگی سے کہا ۔ وہ عمران کے سنجیدہ ہونے کا مطلب جانتا تھا کہ عمران کی سنجیدگی خالی از علت نہیں ہوتی تھی ۔ ضرور کوئی اہم اور پریشان کن معاملہ ہو گا ۔ عمران

ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا اور سلیمان خاموشی سے برتن سمیٹنے لگا ۔ چند ہی لمحوں میں عمران ڈریسنگ روم سے لباس تبدیل کر کے باہر آ گیا اور پھر وہ فلیٹ سے نکلتا چلا گیا ۔ کچھ ہی دیر بعد وہ اپنی سپورٹس کار میں سوار دانش منزل کی جانب اڑا جا رہا تھا۔

خیابان ہوٹل کی تیسری منزل کے ایک کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تو کمرے میں موجود ایک غیر ملکی خوبصورت لڑکی کلاسٹا جو صوفے پر بیٹھی انگریزی اخبار کے مطالعے میں مصروف تھی بے اختیار چونک پڑی۔

"کون ہے"۔ کلاسٹا نے اونچی آواز میں کہا۔

"ویٹر مادام"۔ دروازے کے باہر سے آواز سنائی دی۔

"آجاؤ۔ دروازہ کھلا ہے"۔ کلاسٹا نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ویٹر کافی کی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ویٹر کے چہرے پر نظر پڑتے ہی کلاسٹا کے چہرے پر اطمینان سا چھا گیا تھا۔ ویٹر نے کلاسٹا کو سلام کیا اور ٹرے سے برتن اٹھا کر اس کے سامنے پڑی ہوئی میز پر سجانے لگا۔

"کیا خبر ہے"۔ کلاسٹا نے ویٹر کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتے

ہوئے دبے سے لہجے میں کہا۔

"کام ہو گیا ہے مادام۔ آپ فردوس کالونی کوٹھی نمبر چار سو دس میں پہنچ جائیں"۔ ویٹر نے کافی کی پیالی تیار کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا وہاں سب انتظام ہو چکا ہے"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"یس مادام۔ تمام کام مکمل ہے"۔ ویٹر نے مختصر سا جواب دیا۔

"بی جے کہاں ہے"۔ کلاسٹا نے پوچھا۔

"وہ بھی وہیں پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے مجھے آپ کو وہاں پہنچنے کا پیغام دینے کے لئے کہا تھا"۔ ویٹر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ بی جے نے کوئی خاص کوڈ بتایا ہے"۔ کلاسٹا نے اسی انداز میں کہا۔

"یس مادام۔ کوٹھی کے گیٹ پر آپ تین بار مخصوص انداز میں ہارن دیں گی تو گیٹ آٹومیٹک کھل جائے گا۔ آپ کار پورچ میں لے جائیں گی تو مسلح افراد آپ سے کوڈ پوچھیں گے تو آپ ایلائی کہیں گی جواب میں آپ کو اوپس کہا جائے گا اور پھر آپ کو مین روم میں بی جے کے پاس پہنچا دیا جائے گا"۔ ویٹر نے کافی میں چینی ملا کر کلاسٹا کے سامنے مؤدبانہ انداز میں کپ رکھتے ہوئے کہا۔

"ایلائی اوپس۔ گڈ۔ اچھا کوڈ ہے"۔ کلاسٹا نے کہا اور کافی کا کپ اٹھا لیا۔ ویٹر نے کلاسٹا کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور کمرے سے نکل گیا۔ کلاسٹا نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کافی پینی شروع کر دی۔ پھر اس نے کافی ختم کر کے اٹھ کر جلدی جلدی اپنا سامان

سمیتا اور ایک سفری بیگ میں ڈال کر وہ بڑے مطمئن انداز میں کمرے سے باہر نکل گئی ۔ پھر ہوٹل سے باہر آکر اس نے ایک ٹیکسی ہائر کی اور ایک کمرشل پلازہ میں آگئی ۔ کمرشل پلازہ کی بیسمنٹ میں جا کر اس نے ایک ہاسٹن نکالی اور اس کا کارڈ سیکورٹی گارڈ کو دے کر کار باہر لے آئی ۔ چند ہی لمحوں بعد اس کی کار شہر کی مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی فردوس کالونی کی جانب بڑھی چلی جا رہی تھی ۔

فردوس کالونی پہنچ کر وہ کوٹھیوں کے نمبر چیک کرنے لگی ۔ یہ جدید طرز کی نئی تعمیر شدہ کالونی تھی اور اس کالونی کی کوٹھیاں بے حد وسیع اور فرنشڈ تھیں ۔ کوٹھیوں کے نمبروں کو دیکھتی ہوئی اس نے براؤن رنگ کے ایک بڑی سی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے کار لے جا کر روک دی ۔ کوٹھی کے ایک پلر پر چار سو دس لکھا ہوا تھا ۔ کلاسٹا نے کار گیٹ کے قریب لے جا کر تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک خوفناک چہرے والے نوجوان نے جھانک کر غور سے کلاسٹا کو دیکھا ۔ پھر وہ چہرہ پیچھے ہٹ گیا اور کھڑکی بند ہو گئی اور پھر اس کے ساتھ ہی گیٹ خودکار انداز میں کھلتا چلا گیا ۔ جیسے ہی گیٹ کھلا کلاسٹا کار اندر لے گئی اور اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی جہاں ایسی ہی تین کاریں پہلے سے موجود تھیں ۔ کلاسٹا نے جیسے ہی کار پورچ میں روکی گیٹ خود بخود بند ہو گیا اور اسی لمحے ستونوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے تین نقاب پوش نکلے اور انہوں نے کار کو گھیر لیا ۔ ان کے ہاتھوں میں مشین

گنیں تھیں ۔

" کوڈ " ۔ ایک نقاب پوش نے کلاسٹا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

" ایلائی " ۔ کلاسٹا نے کہا ۔

" اوکے " ۔ نقاب پوش نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کی نال نیچے کر لی ۔ اس کے دیکھا دیکھی دوسرے نقاب پوشوں نے بھی گنیں نیچے کر لی تھیں اور وہ تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے ۔

" آئیے مادام ۔ باس آپ کا انتظار کر رہے ہیں " ۔ اس بار اس نقاب پوش نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کلاسٹا سے مخاطب ہو کر کہا جس نے اس سے کوڈ پوچھا تھا ۔ کلاسٹا کار سے باہر نکل آئی ۔ نقاب پوش اسے لئے ہوئے کوٹھی کے مختلف کمروں سے ہوتا ہوا ایک چھوٹے سے کمرے میں آگیا ۔ اس نے کمرے کی شمالی دیوار کے قریب لگا ایک سوئچ بٹن تین بار مخصوص انداز میں دبایا تو دیوار درمیانی حصے سے پھٹ کر سائیڈوں کی دیواروں میں گھستی چلی گئی ۔ اب وہاں ایک اور چھوٹا سا کمرہ نظر آ رہا تھا ۔

" لفٹ میں تشریف لے جائیں مادام ۔ یہ آپ کو باس تک لے جائے گی " ۔ نقاب پوش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کلاسٹا اس چھوٹے سے کمرے میں داخل ہو گئی ۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی اس کا دروازہ بند ہو گیا اور ساتھ ہی کلاسٹا کو یوں لگا جیسے چھوٹا کمرہ نیچے کی طرف جا رہا ہو ۔ چند لمحوں بعد فرش کو خفیف سا جھٹکا لگا اور اسی لمحے اس کے سامنے دروازہ کھل گیا ۔ سامنے ایک ہال نما بڑا سا کمرہ تھا ۔

کمرے میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی اور کمرہ کسی بڑی لیبارٹری کا منظر پیش کر رہا تھا۔ دیواروں کے ساتھ بے شمار بڑی بڑی عجیب و غریب اور پیچیدہ مشینیں لگی ہوئی تھیں اور وہاں چھ افراد سفید کپڑوں میں ملبوس اور چہروں پر سفید نقاب لگائے ان مشینوں پر کام کرتے نظر آ رہے تھے۔ سامنے ایک دیوار کے کونے میں شیشے کا ایک بڑا سا کیبن بنا ہوا تھا جس میں ایک بڑی میز کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا اور ورزشی جسم کا شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا اور اس کے چہرے پر بھی سیاہ نقاب تھا۔ کلاسٹا تیزی سے قدم اٹھاتی ہوئی اس کیبن کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ کلاسٹا نے کیبن کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی نقاب پوش نے میز کے نیچے ہاتھ ڈال کر کوئی بٹن پریس کیا تو شیشے کی دیواریں یکلخت سیاہ ہو گئیں۔ اب کیبن سے باہر کا منظر تو دیکھا جا سکتا مگر باہر سے کیبن میں نہیں جھانکا جا سکتا تھا۔

" بیٹھو "۔ نقاب پوش نے کلاسٹا کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو کلاسٹا میز کے سامنے موجود ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

" بہت زبردست انتظام کیا ہے یہاں تم نے جیک "۔ کلاسٹا نے سیاہ پوش کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں جہاں بھی جاتا ہوں ایسے ہی انتظامات کرتا ہوں کلاسٹا۔ تم بتاؤ۔ تمہیں یہاں آنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی "۔ نقاب پوش نے اپنے چہرے سے نقاب اتارتے ہوئے کہا۔ وہ خاصا خوش

شکل نوجوان تھا جس کی آنکھوں میں بلا کی چمک تھی اور وہ ایک غیر ملکی تھا۔

" پریشانی۔ کیسی پریشانی۔ اس پسماندہ سے ملک میں بھلا مجھے کیا پریشانی ہو سکتی ہے "۔ کلاسٹا نے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" نہیں کلاسٹا۔ بعض اوقات خوش فہمیاں بڑے نقصان کا بھی پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہیں اس لئے ہمیں ایسا نہیں سوچنا چاہئے۔ ہمارا ہوشیار اور محتاط رہنا بے حد ضروری ہے "۔ جیک نے کہا۔

" تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہو۔ یہ ایشیائی تو میرے نزدیک نرے بے وقوف ہیں "۔ کلاسٹا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بہرحال چھوڑو۔ یہ بتاؤ تمہیں جس کام کے لئے بھیجا گیا تھا اس کا کیا ہوا "۔ جیک نے سر جھٹکتے ہوئے کہا جیسے وہ اس سلسلے میں کلاسٹا سے مزید نہ الجھنا چاہتا ہو۔

" کلاسٹا جس کام کے لئے جائے وہ پورا نہ ہو یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے تمہیں بتایا ہے ناں کہ یہ ایشیائی باشندے بھیڑ کی طرح معصوم اور بے ضرر انسان ہیں اور پھر وہ بوڑھا وہ تو میرے سامنے ایک بچے کی طرح معصوم اور بے ضرر ثابت ہوا تھا "۔ کلاسٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے ڈاکٹر ثاقب کے جسم میں ... آر انجیکٹ کر دیا ہے "۔ جیک نے مسرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں" ۔ کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" گڈ ۔ لیکن یہ سب ہوا کیسے ۔ ڈاکٹر ثاقب تو اپنے سائے سے بھی بدکنے والا انسان ہے اور اس کی سیکورٹی ۔ وہ جہاں جاتا ہے مسلح سیکورٹی گارڈز سائے کی طرح اس کے سر پر مسلط رہتے ہیں پھر وہ اتنی جلدی اور آسانی سے تمہارے قابو میں کیسے آگیا"۔ جیک نے کلاسٹا کی جانب اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ شاید وہ کلاسٹا کی کارکردگی کے بارے میں تفصیل جاننا چاہتا تھا۔

" میں نے سب سے پہلے ڈاکٹر ثاقب کے بارے میں انفارمیشن حاصل کیں اور یہ جاننے کی کوشش کی کہ ڈاکٹر ثاقب کے سب سے زیادہ روابط کس کے ساتھ ہیں ۔ ڈاکٹر ثاقب نے چونکہ اپنی زندگی اپنے ملک کے لئے وقف کر رکھی ہے اس لئے وہ ہر وقت سپیشل لیبارٹری میں ہی رہتا ہے اور شب و روز ملک کے مفادات کے لئے کام کرتا رہتا ہے ۔ اس کے بارے میں یہی بتایا جا رہا تھا کہ اسے لیبارٹری سے نکلتے اور لوگوں سے ملتے جلتے بہت کم دیکھا گیا ہے ۔ زیادہ سے زیادہ وہ پرائم منسٹر یا صدر مملکت یا پھر اہم سائنسی کانفرنسوں میں شرکت کے لئے لیبارٹری سے باہر آتا ہے ورنہ اس نے اپنی رہائش گاہ اسی سپیشل لیبارٹری میں بنا رکھی تھی ۔ ڈاکٹر ثاقب کے عزیز رشتہ داروں سے روابط بے حد کم تھے ۔ اس کی بیوی عرصہ ہوا فوت ہو چکی تھی ۔ اس کی ایک بیٹی جو شادی شدہ ہے اور اپنے شوہر کے ساتھ ویسٹرن کارمن میں رہتی ہے اس سے ملنے کبھی کبھار

پاکیشیا آجاتی تھی ۔ چونکہ ڈاکٹر ثاقب اپنے سائے سے بھی محتاط رہنے والا انسان تھا اس لئے وہ اپنی بیٹی کو بھی سپیشل لیبارٹری میں نہیں لے جاتا تھا ۔ اس کی بیٹی نیلوفر جب بھی اپنے باپ سے ملنے آتی تو وہ ہوٹل میں رہائش اختیار کرتی اور اپنے آنے کی اطلاع ڈاکٹر ثاقب کو دے دیتی ۔ تب ڈاکٹر ثاقب اس سے ملنے کے لئے سپیشل سیکورٹی کے ساتھ اس ہوٹل میں جاتا اور اپنی بیٹی سے مل کر واپس لیبارٹری میں آجاتا ہے ۔ مجھے جب ڈاکٹر ثاقب کی بیٹی نیلوفر کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں تو میں نے اپنے سپیشل گروپ کو فوری طور پر ویسٹرن کارمن روانہ کر دیا ۔ میرے گروپ نے ڈاکٹر ثاقب کی بیٹی کو اغوا کر لیا اور پھر میں ویسٹرن کارمن روانہ ہو گئی ۔ میں نے ویسٹرن کارمن پہنچ کر نیلوفر سے جبراً اس کے اور اس کے والد ڈاکٹر ثاقب کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر میں وہیں سے نیلوفر کے میک اپ میں پاکیشیا واپس پہنچ گئی ۔ میں نے ہوٹل خیابان میں نیلوفر کے نام سے کمرہ بک کرا لیا اور پھر ڈاکٹر ثاقب کو سپیشل لیبارٹری میں فون کر کے اپنی آمد کی اطلاع دے دی ۔ میری غیر متوقع آمد پر ڈاکٹر ثاقب حیران تو بہت ہوا لیکن میں نے ڈاکٹر ثاقب کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ میں اپنے شوہر کے ساتھ ورلڈ ٹور پر جا رہی ہوں اس لئے میں خاص طور پر ان سے ملنے کے لئے یہاں آئی ہوں ۔ چونکہ تھا بھی ایسا ہی اس لئے ڈاکٹر ثاقب کو میری بات پر یقین آگیا اور انہوں نے مجھ سے اگلے دن ملنے کا وعدہ کر لیا۔

ادھر میرے گروپ کے آدمیوں نے نیلوفر کے شوہر کو بھی قابو میں کر رکھا تھا تاکہ ڈاکٹر ثاقب اگر اس سے کنفرم کرنا چاہے تو میرے لئے کوئی پرابلم نہ ہو۔ بہرحال اگلے روز ڈاکٹر ثاقب مجھ سے ملنے ہوٹل خیابان آ گئے۔ میں نے چونکہ نیلوفر کا مکمل میک اپ کر رکھا تھا اور میں نے اس کی چند ادائیں بھی اس کے ساتھ رہتے ہوئے اپنا لیں تھیں اس لئے ڈاکٹر ثاقب کو مجھ پر شک نہ ہو سکا۔ اسے میری آواز پر شک ضرور ہوا تھا لیکن میں نے اسے زیادہ شک کرنے کا موقع نہیں دیا اور میں نے اسے نیڈل تھرو گن سے نیڈل مار کر بے ہوش کر دیا۔ پھر میں نے برق رفتاری سے کام کرتے ہوئے اس کے سر میں سی آر انجیکٹ کیا اور خاموشی سے اس کمرے کے ملحقہ کمرے میں آ گئی جو میرے دوسرے نام سے بک تھا۔ میں نے اپنے کمرے میں آ کر اپنا نیلوفر والا میک اپ ختم کیا اور اس کی جگہ ایک اور میک اپ کر لیا۔ میرا چونکہ اس وقت تک اس ہوٹل میں رہنا ضروری تھا جب تک ڈاکٹر ثاقب کو ہوش نہ آ جاتا کیونکہ اس کے ہوش میں آنے کے بعد ہی میں اس کے سر میں موجود سی آر کو آن کر سکتی تھی۔ اس ہوٹل میں البرٹ جو میرے معاون کے طور پر ویٹر بنا ہوا تھا وہ مجھ تک پل پل کی خبر پہنچاتا رہا۔ پھر اس نے جیسے ہی مجھے اطلاع دی کہ ڈاکٹر ثاقب کو ہوش آ گیا ہے اور وہ بے ہوش ہونے اور اپنی بیٹی کے غائب ہونے پر واویلا مچا رہا ہے تو میں نے سی آر آن کر دیا جس سے ڈاکٹر ثاقب اسی وقت بے ہوش ہو کر گر گیا۔ ڈاکٹر ثاقب کے اس

طرح اچانک بے ہوش ہونے پر ہوٹل میں جیسے زلزلہ سا آ گیا تھا۔ بہرحال ڈاکٹر ثاقب کو وہاں سے فوری طور پر لے جانے کا بندوبست کیا گیا اور جب ڈاکٹر ثاقب کو خصوصی طور پر ایک سپیشل ایمبولینس میں لے جایا گیا تو مجھے اطمینان ہو گیا۔ اب ڈاکٹر ثاقب جہاں بھی ہو اس کے سر میں موجود چونکہ سی آر پوری طرح سے ورک کر رہا ہے اس لئے اسے کسی بھی طرح ہوش میں لایا ہی نہیں جا سکتا اور ہم یہاں بیٹھے آسانی سے ڈاکٹر ثاقب کی مائینڈ میموری کیچ کر لیں گے اور ڈاکٹر ثاقب کا دماغ پوری طرح سے صاف ہو جائے گا۔ مجھے تمہاری کال کا انتظار تھا اور جیسے ہی البرٹ نے مجھے اطلاع دی میں سامان سمیٹ کر یہاں پہنچ گئی"۔ کلاسٹا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویل ڈن کلاسٹا۔ تم نے واقعی طویل مگر بہترین حکمت عملی کا مظاہرہ کر کے ڈاکٹر ثاقب جیسے خبطی اور شکی المزاج انسان کو سپیشل لیبارٹری سے باہر لانے کا پلان بنایا تھا ورنہ اس جیسے آدم بیزار انسان کو لیبارٹری سے باہر لانا ناممکن تھا۔ لیکن تم نے اس ناممکن کو بھی ممکن کر دکھایا ہے۔ ویل ڈن۔ ویل ڈن"۔ جنیک نے کلاسٹا کی دل کھول کر تعریف کرتے ہوئے کہا تو کلاسٹا کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھا۔

" میں نے تو اپنا کام کر دیا ہے۔ تم بتاؤ مائینڈ میموری کیچر مشین تیار ہے یا نہیں"۔ کلاسٹا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایم سی پر ہی کام ہو رہا ہے۔ بس زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں

مشین پوری طرح سے ورکنگ پوزیشن میں آ جائے گی اور پھر اس مشین میں ڈاکٹر ثاقب کی مائینڈ میموری پوری طرح ٹرانسفر ہو جائے گی اور ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ مکمل طور پر بلینک ہو جائے گا ۔ ڈاکٹر ثاقب کی مائینڈ میموری پوری طرح ایم سی کمپیوٹرائزڈ مشین میں ہو گی جس سے ہم اس کے ذہن میں موجود تمام فارمولوں کی تفصیل حاصل کر لیں گے اور ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ ہمارے لئے ایک کھلی کتاب کی طرح ہو گا جس سے ہم اپنے مطلب کے تمام راز حاصل کر سکتے ہیں "۔ جیک نے کہا۔

" یہ سب تو میں جانتی ہوں لیکن میری سمجھ میں ایک بات نہیں آ رہی "۔ کلاسٹا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کون سی بات "۔ جیک نے چونک کر پوچھا۔

" یہ تو مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر ثاقب ان دنوں ایک اہم اور انقلابی ایجاد میں مصروف ہے ۔ وہ ایک آئی بی نامی ایسے فارمولے پر کام کر رہا ہے جس سے وہ دفاع کی دنیا میں انقلاب لا سکتا ہے ۔ اس ایجاد کو اس نے آئرن بلاک کا نام دیا ہے جسے کوڈ میں آئی بی کہا جاتا ہے ۔ آئی بی ایسی ریز کا مجموعہ ہے جسے ڈاکٹر ثاقب پاکیشیا میں ایک بلاک کی صورت میں پھیلانا چاہتا ہے ۔ اس ریز کی موجودگی میں دنیا کے کسی بھی حصے سے چلایا گیا میزائل ری بیک ہو سکتا ہے جس سے پاکیشیا کا دفاعی نظام مضبوط ترین بن جائے گا اور پاکیشیا پر میزائل فائر کرنے کا کوئی خواب میں بھی تصور نہیں کر سکے گا کیونکہ جس

ملک سے اس میزائل کو فائر کیا جاتا آئی بی ریز کی زد میں آ کر وہ میزائل واپس اسی ملک میں جا گرتا ۔ ہماری اطلاعات کے مطابق ڈاکٹر ثاقب ان ریز پر برسوں سے کام کر رہا ہے اور وہ ان ریز کا جال پھیلانے میں مصروف ہے ۔ یہ فارمولا انتہائی پیچیدہ اور انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس لئے میں سوچ رہی تھی کہ ڈاکٹر ثاقب جو اس فارمولے پر کام کر رہا ہے اس فارمولے کو مکمل طور پر اپنے ذہن میں کیسے رکھ سکتا ہے ۔ اس فارمولے پر اس نے یقیناً فائل ورک کیا ہو گا اور وہ اسی فائل ورک پر ہی عمل کرتا ہو گا ۔ ہمارا مشن چونکہ آئی بی فارمولے کا حصول ہے تو ہمیں صرف اور صرف اس فارمولے کے حصول پر کام کرنا چاہئے ۔ ڈاکٹر ثاقب کے دماغ کی میموری کو حاصل کر کے ہمیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے ۔ تمہارا کیا خیال ہے ڈاکٹر ثاقب کے ذہن میں وہ تمام فارمولا ہو گا اور ایم سی مشین اس مکمل فارمولے کو اس کے ذہن سے نکال لے گی ۔ اگر اس کے ذہن میں مکمل فارمولا نہ ہوا تو "۔ کلاسٹا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" تمہاری بات اپنی جگہ بالکل درست ہے کلاسٹا ۔ واقعی بڑے سے بڑا سائنس دان کسی فارمولے کو مکمل طور پر اپنے ذہن میں نہیں رکھ سکتا ۔ اس کے لئے وہ باقاعدہ اس کا فائل ورک کرتا ہے اور پھر اس فائل ورک پر عمل کرتے ہوئے وہ اس فارمولے کو آگے بڑھاتا ہے ۔ مگر تم شاید بھول رہی ہو کہ آئی بی صرف اور صرف ڈاکٹر ثاقب کی ہی ایجاد ہے ۔ اس فارمولے پر نقطہ اول سے آخر تک اس نے ہی

کام کیا ہے ۔ اس کام میں اسے برسوں لگے ہوں گے وہ یقیناً فائل ورک کے تحت اس فارمولے کو آگے بڑھاتا رہا ہو گا مگر حقیقت میں اس کے ذہن میں مکمل فارمولا موجود ہو گا ۔ کچھ اس کے شعور میں اور کچھ لاشعور میں ۔ شعور میں رہ کر اسے فائل ورک کی ضرورت نہیں پڑتی ہو گی ۔ جہاں اسے ضرورت محسوس ہوتی ہو گی تب ہی وہ فائل ورک کرتا ہو گا ۔ ہماری مائینڈ کیچر مشین میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود ہے کہ وہ شعور اور لاشعور کو مکمل طور پر کیچ کر سکتی ہے ۔ اس مشین پر کام کر کے میں ڈاکٹر ثاقب کے شعور اور لاشعور میں موجود آئی بی فارمولے کو آسانی سے نکال لوں گا ۔ اگر بفرض محال اس فارمولے پر کوئی کام ہونا باقی بھی ہو گا تو میں اس مشین کو اس انداز میں استعمال کروں گا کہ وہ باقی ماندہ فارمولے کو بھی آسانی سے مکمل کر لے گی" ۔ جیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے ورنہ میرا تو یہی خیال تھا کہ ہمیں کسی طرح ڈاکٹر ثاقب سے ڈائریکٹ اس کے تحریری فارمولے کو حاصل کرنا چاہئے ، چاہے اس کے لئے ہمیں سپیشل لیبارٹری پر ریڈ ہی کیوں نہ کرنا پڑتا" ۔ کلاسٹا نے کہا ۔

" جب سیدھی انگلیوں سے گھی نکل رہا ہے تو انگلیاں ٹیڑھی کرنے کی کیا ضرورت ہے" ۔ جیک نے کہا تو کلاسٹا بے اختیار ہنس پڑی ۔

" یہ بھی ٹھیک ہے ۔ لیکن جیک ایک بات اور میرے ذہن میں آ رہی ہے" ۔ کلاسٹا نے کسی خیال کے تحت چونک کر پوچھا ۔

" وہ کیا" ۔ جیک نے پوچھا ۔

" ڈاکٹر ثاقب اپنا فارمولا مکمل کر چکا ہے اور وہ ایسی مشینری بنانے میں بھی کامیاب ہو چکا ہے جس سے وہ پاکیشیا میں آئی بی کی ریز پھیلا کر پاکیشیا کو دفاعی لحاظ سے مضبوط کر سکتا ہے ۔ ہم اگر ڈاکٹر ثاقب کا فارمولا حاصل کر لیں گے تو اس سے پاکیشیا کو کیا نقصان پہنچے گا ۔ اس کا دفاع تو بہرحال مضبوط ہی ہو گا ۔ ڈاکٹر ثاقب کی بنائی ہوئی مشین کو پاکیشیا کا کوئی اور سائنس دان بھی تو استعمال میں لا سکتا ہے" ۔ کلاسٹا نے کہا ۔

" ہمارا مشن اس فارمولے کے ساتھ ساتھ اس سپیشل مشین کو تباہ کرنے کا بھی ہے کلاسٹا ۔ فارمولا حاصل کرنے کے بعد ہم اس مشین کو بھی تباہ کریں گے" ۔ جیک نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" لیکن کیسے ۔ وہ مشین سپیشل لیبارٹری میں ہے جس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ اس لیبارٹری میں ایک مکھی بھی ان لوگوں کی نظروں میں آئے بغیر نہیں گزر سکتی" ۔ کلاسٹا نے کہا ۔

" اگر ڈاکٹر ثاقب اس مشین کو خود جا کر تباہ کر دے تو" ۔ جیک نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر کلاسٹا بے اختیار چونک پڑی ۔

" ڈاکٹر ثاقب ۔ اوہ ۔ مگر کیسے ۔ اس کا ذہن تو مکمل طور پر خالی ہو جائے گا ۔ ایم سی مشین جب اس کے ذہن سے اس کی تمام میموری حاصل کر لے گی تو ڈاکٹر ثاقب کا ذہن کسی سلیٹ کی طرح صاف ہو

جائے گا۔ یہاں تک کہ ہوش میں آنے کے بعد وہ خود کو بھی نہیں پہچان سکے گا۔ پھر وہ بھلا اس مشین کو سپیشل لیبارٹری میں جا کر کیسے تباہ کر سکتا ہے"۔ کلاسٹا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" تم بلیک جیک کی صلاحیتوں سے واقف نہیں ہو کلاسٹا۔ تمہیں صرف مائینڈ کیچر مشین کے بارے میں معلوم ہے۔ میں بلیک جیک ایک ایسا سائنس دان ہوں جس کے سامنے دنیا بھر کے سائنس دان ہیچ اور ان کے مائینڈ زیرو ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اگر میں کسی انسان کے دماغ کو اپنی کمپیوٹرائزڈ مشین میں ٹرانسفر کر سکتا ہوں اور اس انسان کا ذہن بلینک کر سکتا ہوں تو تمہارا کیا خیال ہے میں اس انسان کے ذہن کو اپنے حکم کی تعمیل کے لئے اسے اپنے کنٹرول میں نہیں کر سکتا"۔ جیک نے کہا۔

" اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ "۔ کلاسٹا نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ میرے پاس ایسی مشین بھی ہے جس سے میں کسی بھی انسان کے خالی ذہن کو اپنی ہدایات کے مطابق اپنے حکم پر چلانے پر مجبور کر سکتا ہوں۔ تم اس مشین کو مائینڈ کنٹرولر مشین بھی کہہ سکتی ہو"۔ جیک نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" گڈ شو۔ رئیلی جیک تم اعلیٰ درجے کی صلاحیتوں کے مالک ہو۔ ایکریمیا میں تمہارے نام کی شہرت یوں ہی نہیں ہے۔ تم ذہین ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اتنے بڑے سائنس دان ہو گے یہ تو میرے تصور میں بھی نہیں تھا۔ تم اپنی ان مشینوں کے ذریعے واقعی

پوری دنیا کو اپنے اشاروں پر ناچنے پر مجبور کر سکتے ہو"۔ کلاسٹا نے جیک کی طرف دیکھتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ابھی تم بلیک جیک کی صلاحیتوں سے پوری طرح سے واقف نہیں ہو کلاسٹا۔ میرے ساتھ رہو گی تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ بلیک جیک واقعی ماسٹر مائینڈ ہے جس کا مقابلہ کرنا اس دنیا میں کسی کے بس کی بات نہیں ہے"۔ بلیک جیک نے فاخرانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" بہر حال مجھے خوشی ہے کہ مجھے تم جیسے ذہین ایجنٹ کے ساتھ کام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں کوشش کروں گی کہ چیف مجھے اور میری سپیشل ایجنسی کو تمہاری آرگنائزیشن میں شامل کر دے۔ میں اور تم مل کر اس پوری دنیا میں انقلاب برپا کر دیں گے۔ کیا تم مجھے اپنے ساتھ رکھنے اور اپنے ساتھ کام کرنے کی اجازت دو گے"۔ کلاسٹا نے سوالیہ نظروں سے جیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" اگر کلاسٹا جیسی حسین پارٹنر مجھے مل جائے تو اسے میں اپنی خوش نصیبی سمجھوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں تمہاری صلاحیتیں کسی بھی طرح میری صلاحیتوں سے کم نہیں ہیں۔ میں نے اگر ایکریمیا میں اپنا نام پیدا کیا ہے تو تم بھی اسرائیل کی ناک سمجھی جاتی ہو ورنہ تم جیسی بظاہر سیدھی سادی نظر آنے والی لڑکی اسرائیل کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کی سربراہ ہو یہ کیسے ممکن ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

" گڈ۔ پھر آج کے بعد بلیک جیک اور کلاسٹا ایک ساتھ کام کریں

گے ۔ بلیک جیک کا ہر مشن کلاسٹا کا اور کلاسٹا کا ہر مشن بلیک جیک کا ہو گا"۔ کلاسٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ڈن "۔ بلیک جیک نے اٹھ کر کلاسٹا کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو کلاسٹا نے بھی اٹھ کر اس سے بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔

" آؤ اب اس مشن کو مکمل کریں ۔ پھر ہمیں یہاں سے واپس بھی جانا ہے ۔ اپنی نئی دوستی اور اپنے نئے سفر کا آغاز کرنے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ہماری یہ دوستی بے حد مضبوط اور زندگی بھر کا ساتھ دینے کے لئے ہو گی"۔ کلاسٹا نے بھی جواباً مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں شیشے کے کیبن سے نکل کر ہال میں آ گئے جہاں مشینوں پر سفید ایپرن اور نقاب پہنے چھ افراد کام کر رہے تھے بلیک جیک نے ان سے مشینوں کی رپورٹ مانگی ۔ کیبن سے نکلتے وقت اس نے چہرے پر سیاہ نقاب چڑھا لیا تھا ۔ وہ چند لمحے خود تمام مشینوں کو چیک کرتا رہا پھر وہ مطمئن ہو کر کلاسٹا کے پاس آ گیا۔

" کیبن میں چلو "۔ بلیک جیک نے کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں واپس کیبن میں آ گئے ۔ بلیک جیک اپنی کرسی پر اور کلاسٹا اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی ۔ بلیک جیک نے میز کی دراز کھولی ۔ اس دراز میں ایک کنٹرول پینل تھا ۔ بلیک جیک نے ایک بٹن دبایا تو اچانک اس کی اور کلاسٹا کی کرسیوں کے نیچے زمین اوپن ہوئی اور پھر ان کی کرسیاں جیسے زمین میں اترتی چلی گئیں۔

" سنبھل کر ۔ ہم نیچے تہہ خانے میں موجود آپریشن روم میں جا رہے ہیں"۔ بلیک جیک نے کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران جیسے ہی بلیک روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس
احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" عمران صاحب "۔ بلیک زیرو نے سلام دعا کے بعد عمران
کچھ کہنا چاہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا۔

" یہ بتاؤ بلیک جیک اکیلا آیا ہے یا وہ اپنے ساتھ نہ ہونے
بیوہ ۔ میرا مطلب ہے سالی کی بڑی بہن کو بھی لایا ہے "۔ عمران
کرسی پر بیٹھتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" بلیک جیک ۔ کون بلیک جیک "۔ بلیک زیرو نے
ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس نام سے قطعی
ہو۔

" تم بلیک جیک کو نہیں جانتے ۔ حیرت ہے ۔ اس نے تو
دنیا میں اپنے کام کا ڈنکا بجا رکھا ہے ۔ حال ہی میں اس نے

م سرانجام دیا ہے جس سے پوری دنیا کے سائنس دان اس کا
م جان کر سر کے بل کھڑے ہو گئے تھے "۔ عمران نے کہا۔

" آپ شاید مذاق کر رہے ہیں "۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے

" ارے نہیں ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ وہ ایک بہت بڑا سائنس
ن ہے ۔ اس نے پچھلے دنوں چار مرغیوں کے انڈوں سے دس ہاتھی
ں کو پیدا کر کے سائنس دانوں کو اپنے سر دیواروں پر مارنے
دیا تھا ۔ یہی نہیں اس سے پہلے وہ انسان کو گدھا اور
و عالم فاضل انسان بنانے کا بھی کامیاب تجربہ کر چکا ہے "۔
نے ایسے انداز میں کہا جیسے وہ بلیک زیرو کی کم عقلی پر واقعی
رہا ہو۔

" عمران صاحب ۔ معاملہ انتہائی سیریئس ہے ۔ پلیز ۔ میری بات
بلیک زیرو نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے سنجیدگی سے کہا ۔ وہ
تھا کہ عمران پر اس وقت احمق پن کا بھوت سوار ہے ۔ جس
ں پر اگر اس نے ہنسنا شروع کر دیا تو وہ عمران کو وہ بات نہیں
جس کے لئے اس نے عمران کو بلایا تھا۔

" معاملہ سیریئس ہے ۔ ارے باپ رے ۔ لک ۔ کیا کہہ رہے ہو
نے بھی مرغی کے انڈوں سے ہاتھی کے بچے نکالنے کا تجربہ تو
لیا "۔ عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا ۔ عمران کی
بلیک زیرو کو ہنسی تو بہت آئی مگر وہ سنجیدہ ہی رہا تھا۔

" ڈاکٹر ثاقب نے اپنی ایجاد کردہ آئی بی مشین تباہ کر دی ہے"۔ بلیک زیرو نے عمران کو سنجیدہ کرنے کے لئے اچانک کہا تو اس کی بات سن کر عمران حقیقتاً اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا کہا تم نے"۔ عمران نے بلیک زیرو کی جانب ایسی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جیسے اس نے بلیک زیرو کی بات ص... طریقے سے سنی ہی نہ ہو۔

" سپیشل لیبارٹری میں ڈاکٹر ثاقب نے اپنی ایجاد کردہ آئی ... مشین تباہ کر دی ہے۔ اس مشین کی تباہی سے نہ صرف خود ڈا... ثاقب بلکہ بیس سائنس دان بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور لیبارٹری ... ایک حصہ بری طرح سے تباہ ہو گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے عمران ... سنجیدہ ہوتے دیکھ کر جلدی سے کہا تو عمران کے چہرے پر ش... حیرت اور پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

" یہ رپورٹ تمہیں کس نے دی ہے کہ آئی بی مشین کو خود ڈ... ثاقب نے ہی تباہ کیا ہے"۔ عمران نے پریشانی کے عالم میں ہو... چباتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر ثاقب سپیشل لیبارٹری کے ایک مخصوص حصے میں ت... چوبیس سائنس دانوں کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ جب ڈاکٹر ثا... نے اس مشین کو تباہ کیا تو اس وقت ان کے ہمراہ ان کی پوری ... تھی جن میں سے بیس سائنس دان ہلاک اور چار شدید زخمی ہو... انہی میں سے ایک، ڈاکٹر نے جس کا نام ڈاکٹر قاسم ہے سرداور کو...

اور سرداور نے مجھے رپورٹ دی۔ اس کے علاوہ لیبارٹری میں روزمرہ کی بننے والی فلم میں بھی ڈاکٹر ثاقب کو مشین تباہ کرتے دکھایا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہونہہ۔ لیکن ڈاکٹر ثاقب نے ایسا کیوں کیا۔ وہ تو پچھلے پندرہ برسوں سے اس مشین پر کام کر رہے تھے اور اب جب ان کی مشین پوری طرح مکمل ہو چکی تھی تو انہوں نے خود ہی اس مشین کو تباہ کر دیا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں"۔ عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"یہی تو حیرت اور پریشانی کی بات ہے۔ اس واقعے نے سرداور سمیت پوری حکومتی مشینری کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ جناب صدر اور پرائم منسٹر تک سپیشل لیبارٹری میں پہنچ چکے ہیں۔ معاملے کی تحقیق کے لئے سرسلطان نے خصوصی طور پر صدر صاحب کے حکم سے یہاں فون کیا تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران سوچ میں ڈوب گیا۔

" تم نے حیرت انگیز اور انتہائی سنسنی خیز خبر سنائی ہے۔ اس خبر کو سن کر میں بھی ہل گیا ہوں۔ اس مشین کی تیاری میں پاکیشیا کے کروڑوں عوام کے خون پسینے کی کمائی لگائی جا رہی تھی۔ ڈاکٹر ثاقب نے اس مشین کو تیار کرنے کے لئے دن رات ایک کر رکھا تھا۔ وہ جس جوش اور جنون کی کیفیت سے اس مشین کو تیار کر رہے تھے وہ خود ہی اس مشین کو تباہ کر دیں گے بات کچھ حلق سے نہیں اتر رہی"۔ عمران نے واقعی انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں ۔ عمران صاحب ۔یہی سوچ سوچ کر میں بھی پریشان ہو رہا ہوں ۔آخر ڈاکٹر ثاقب کو یکلخت ہو کیا گیا تھا ۔جس مشین کو بنانے میں انہوں نے اپنی زندگی کے بہترین پندرہ سال صرف کر دیئے تھے وہ خود اپنے ہاتھوں سے اس مشین کو تباہ کر دیں گے ۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے" ۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ۔ڈاکٹر ثاقب کو میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں ۔وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے ۔ایک انسان اپنی اولاد کو انتہائی ناز و نعم سے پال پوس کر بڑا کرے اور پھر بغیر کسی وجہ کے اس کا گلا گھونٹ کر اسے مار دے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا ۔ناممکن ۔قطعی ناممکن" ۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ۔یہ کام کس کا ہو سکتا ہے ۔آپ کا کیا خیال ہے ۔ڈاکٹر قاسم نے غلط رپورٹ دی ہو گی" ۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ۔ڈاکٹر قاسم بھی ایک ذمہ دار اور محب الوطن سائنس دان ہیں ۔وہ بھی کوئی غلط بات نہیں کر سکتے" ۔ عمران نے کہا۔

"تب پھر ایک ہی امکان باقی رہ جاتا ہے" ۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیسا امکان" ۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ کہ ڈاکٹر ثاقب کی جگہ کسی اور نے لے رکھی ہو گی اور اس نے خود کش حملے کے تحت اس مشین کو تباہ کیا ہو گا ۔آج کل خود کش حملے جس طرح پوری دنیا میں زور پکڑتے جا رہے ہیں یہ ایسا ہی معاملہ معلوم ہوتا ہے" ۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری عقل گھاس کھا گئی ہے کیا ۔ڈاکٹر ثاقب کی جگہ لینا اور سپیشل لیبارٹری میں جانا کیا کسی کے لئے اس قدر آسان ہو سکتا ہے" ۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر جھلاہٹ ناچنے لگی ۔واقعی ڈاکٹر ثاقب جو چوبیس گھنٹے لیبارٹری میں رہتے تھے ان کی جگہ کون لے سکتا تھا اور پھر سپیشل لیبارٹری کے انتظام اس قدر سخت اور فول پروف تھے کہ کسی بھی طرح غیر متعلق آدمی سپیشل لیبارٹری میں داخل ہو ہی نہیں سکتا

"سوری عمران صاحب ۔میں نے تو ایک امکان ظاہر کیا تھا" ۔ بلیک زیرو نے شرمندگی سے کہا۔

"کبھی کبھی تمہاری سوچ اور تمہاری عقل تمہارے نام کی طرح بالکل ہی زیرو ہو جاتی ہے ۔اپنے دماغ کو حاضر رکھا کرو ۔ایکسٹو کی ایسی سوچ ہو گی تو اس کی ٹیم کے ممبروں کا کیا حال ہو گا" ۔ عمران نے تلخ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ لئے اور سر جھکا لیا ۔اب وہ عمران کی بات کا کیا جواب دیتا ۔معاملہ انتہائی نازک اور خوفناک تھا جس نے عمران جیسے انسان کو بھی اس قدر الجھا اور پریشان کر دیا تھا ۔ایسی صورت حال میں عمران واقعی کسی غلط سوچ اور غلط بات کو برداشت نہیں کر سکتا تھا ۔عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھا اور پھر سر جھٹک کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔چند ہی لمحوں میں

رابطہ مل گیا۔

" یس "۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو "۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ یس چیف ۔ جولیا سپیکنگ "۔ ایکسٹو کی آواز سن کر دوسری طرف سے جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میں عمران کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں ۔ تمہیں اس کے ساتھ فوری طور پر سپیشل لیبارٹری میں جانا ہے "۔ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

" یس چیف "۔ جولیا نے بغیر کسی تمہید کے کہا۔

" تم نے وہاں ایکسٹو کی نمائندگی کرنی ہے ۔ وہاں ایک حادثہ ہوا ہے جس کے بارے میں تمہیں انکوائری کرنی ہے کہ وہ حادثہ کیوں اور کیسے رونما ہوا "۔ عمران نے کہا۔

" اوکے چیف ۔ کیا آپ مجھے اس حادثے کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں "۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" سپیشل لیبارٹری کے ایک مخصوص حصے میں سائنس دان ڈاکٹر ثاقب ایک فارمولے پر کام کر رہا تھا۔ وہ ایک سپیشل مشین تیار کر رہا تھا جس پر پچھلے پندرہ برسوں سے کام ہو رہا تھا ۔ ڈاکٹر ثاقب چوبیس سائنس دانوں کی ٹیم کے ساتھ مل کر اس مشین کو مکمل کر چکا تھا۔ اس مشین کی ایجاد سے دفاع کی دنیا میں انقلاب آ سکتا تھا اور پاکیشیا کا دفاع پوری دنیا کے دفاعی نظام سے مضبوط اور انتہائی

طاقتور ہو سکتا تھا مگر اب اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر ثاقب نے اپنی ایجاد کردہ آئی بی مشین کو خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دیا ہے ۔ اس مشین کی تباہی سے نہ صرف ڈاکٹر ثاقب بلکہ پاکیشیا کے بیس بہترین سائنس دان بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور چار سائنس دان شدید زخمی ہوئے ہیں ۔ ان سب کی ہلاکت سے ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے ۔ زخمی ہونے والے سائنس دانوں میں ڈاکٹر قاسم کے کہنے کے مطابق یہ ساری کارروائی خود ڈاکٹر ثاقب نے کی تھی ۔ اس کی حالت چونکہ تشویش ناک ہے اس لئے وہ زیادہ بیان نہیں دے سکا۔ ایسا ہی لیبارٹری میں روزمرہ کی بننے والی فلم میں بھی ریکارڈ ہے ۔ تمہیں وہاں جا کر صورت حال کا جائزہ لینا ہے اور یہ معلوم کرنا ہے کہ ڈاکٹر قاسم نے جو بیان دیا ہے وہ کہاں تک صحیح ہے اور اس فلم میں کیا ہے ۔ بہر حال مجھے مفصل رپورٹ چاہئے کہ وہاں دراصل ہوا کیا تھا "۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ اور کوئی حکم "۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ عمران نے چونکہ اسے خود ہی تفصیل بتا دی تھی اس لئے اس بار اسے چیف سے یہ پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی کہ کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے۔

" ایک بات اور ۔ تم ڈپٹی چیف ہو اس لئے عمران تمہاری ماتحتی میں کام کرے گا ۔ میں نے اسے وارن کر دیا ہے ۔ اگر وہ تمہارے ساتھ تعاون نہ کرے اور اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے تو مجھے فون کر

دینا۔ پھر دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں عمران کو سمجھا دوں گی"۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر اس نے ریسٹ واچ پر ٹائم دیکھ کر فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو"۔ عمران نے رسیور اٹھا کر ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ہاں بولو"۔ عمران نے اصل آواز میں کہا۔

"ایکریمیا سے ریڈ برونس کی کال ہے"۔ دوسری طرف سے سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس نمبر پر اس کال کو لنک کر دو"۔ عمران نے کہا چند لمحوں بعد ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ ہیلو"۔ دوسری طرف سے ایک منحنی سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ"۔ عمران نے کہا۔ عمران نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا تاکہ بلیک زیرو بھی ان کی باتیں سن سکے۔

"اوہ پرنس۔ میں برونس بول رہا ہوں۔ ریڈ برونس"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"معلوم ہے۔ یہ بتاؤ کام کا کیا ہوا ہے"۔ عمران نے بدستور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے بلیک جیک کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لی ہیں۔ آپ کی اطلاع بالکل درست ہے۔ بلیک جیک ناراک بلکہ پورے ایکریمیا میں کہیں موجود نہیں ہے۔ انتہائی خفیہ ذرائع سے صرف اس بات کا پتہ چلا ہے کہ وہ کسی ایشیائی ملک میں گیا ہوا ہے تاحال مجھے اس کی انفارمیشن نہیں مل سکیں کہ وہ کہاں گیا ہے۔ میرے آدمی کام کر رہے ہیں۔ وہ جلد ہی معلوم کر لیں گے کہ بلیک جیک اس وقت کہاں ہے"۔ دوسری طرف سے ریڈ برونس نے کہا جو ایکریمیا میں بطور فارن ایجنٹ کام کرتا تھا۔

"کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ بلیک جیک ایشیا کب روانہ ہوا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"بلیک جیک آج سے ٹھیک ایک ماہ پہلے ایئرپورٹ کی طرف جاتے دیکھا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ نظر نہیں آیا"۔ ریڈ برونس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ اپنے اصل حلیئے میں تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ وہ اپنے اصل حلیئے میں ایئرپورٹ کی طرف جاتے دیکھا گیا تھا"۔ ریڈ برونس نے کہا۔

"وہ اکیلا تھا یا اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ اپنی کار میں اکیلا جاتے دیکھا گیا تھا باس۔ اس کی کار ایک ماہ

سے ایئرپورٹ پارکنگ میں موجود ہے"۔ ریڈ برونس نے کہا۔

" اگر وہ اصل حلیئے میں تھا تو اس نے جس فلائٹ میں سفر کیا ہوگا اپنے اصل نام سے ہی کیا ہوگا۔ ایئرپورٹ سے انکوائری کرو کہ وہ کہاں گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" یس باس ۔ میرے آدمی انکوائری کر رہے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں تک آپ کو میں بتا دوں گا کہ بلیک جیک کہاں گیا ہے"۔ ریڈ برونس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اب تم میرے نمبر کی بجائے چیف کے نمبر پر کال کر لینا اور چیف کو ہی رپورٹ دے دینا ۔ یہ چیف کا حکم ہے"۔ عمران نے کہا۔

" اوکے باس "۔ ریڈ برونس نے کہا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ بلیک زیرو خاموشی سے عمران اور ریڈ برونس کی باتیں سن رہا تھا۔ البتہ وہ بلیک جیک کا نام سن کر چونکا ضرور تھا کیونکہ عمران نے مذاق میں کسی بلیک جیک کا ہی نام لیا تھا اور وہ اس سلسلے میں فارن ایجنٹ سے بلیک جیک کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا۔

" اب تم کیوں روٹھی ہوئی بیوی کی طرح منہ پھلائے بیٹھے ہو"۔ عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" کچھ نہیں عمران صاحب ۔ بس یونہی "۔ بلیک زیرو نے مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" بس کرو ۔ اب ہنس دو ورنہ میں اٹھ کر سچ مچ تمہیں گدگدی کرنا شروع کر دوں گا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا۔

" یہ بلیک جیک کا کیا چکر ہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو سے آخر رہا نہ گیا تو اس نے عمران سے پوچھ ہی لیا۔

" چکر نہیں اسے گھن چکر کہو۔ انتہائی خطرناک، زیرک، چالاک اور ذہین ترین ایجنٹوں میں شمار ہوتا ہے اس کا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں میرے ساتھ پڑھتا تھا۔ میری طرح وہ بھی ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہلاتا ہے ۔ جس طرح اتنی بڑی سائنس کی ڈگری حاصل کرنے کے باوجود میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے اپنی جوتیاں گھسیٹتا پھرتا ہوں اسی طرح اس بلیک جیک نے بھی ایکریمیا میں سپیشل سیکرٹ ایجنسی قائم کر رکھی ہے ۔ ایکریمیا کے لئے بڑے بڑے مشنز سرانجام دینے کے لئے وہ سردھڑ کی بازی لگا دیتا ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ اس کے ایکریمیا کے صدر اور اسرائیل کے وزیراعظم کے ساتھ نزدیکی تعلقات ہیں جس کی وجہ سے وہ ایکریمیا اور اسرائیل کی تمام ایجنسیوں سے بڑھ کر اختیارات رکھتا ہے اور بڑی بڑی سرکاری اور غیر سرکاری ایجنسیاں اس کے نام سے کانپ اٹھتی ہیں"۔ عمران نے بلیک زیرو کو بلیک جیک کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں سنجیدگی ایک بار پھر عود کر آئی تھی۔

" اگر وہ آپ کے ساتھ آکسفورڈ میں پڑھتا رہا ہے پھر تو وہ یقیناً آپ

کا دوست رہا ہو گا"۔ بلیک زیرو نے دلچسپی سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"دوست نہیں بلکہ یونیورسٹی میں وہ میرا سب سے بڑا رقیب تھا۔ وہ ہر معاملے میں مجھ سے آگے نکلنے کی کوشش میں رہتا تھا لیکن بے چارہ ہمیشہ منہ کی ہی کھاتا تھا۔ اس نے کئی بار مجھے کھلے عام چیلنج بھی کیا تھا اور مجھے نقصان پہنچانے کی بھی بے حد کوشش کی تھی مگر سوائے ناکامی کے اس کے ہاتھ کچھ نہ آتا تھا۔ اس وقت تو اس کی حالت دیکھنے والی تھی جب میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی میں ٹاپ کیا تھا اور وہ دوسرے نمبر پر رہا تھا۔ اس وقت اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ مجھے کچا چبا جاتا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ اب تک اس کے دشمنوں کی لسٹ میں سرفہرست ہوں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو اتنے عرصے بعد اس کا خیال کیسے آ گیا۔ آپ تو ریڈ برونس سے اس کے بارے میں ایسے تفصیلات پوچھ رہے تھے جیسے آپ کو شک ہو کہ بلیک جیک پاکیشیا میں کہیں موجود ہے"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری چھٹی بلکہ ساتویں اور آٹھویں حس بھی مجھے کچھ ایسا ہی احساس دلا رہی ہیں جیسے بلیک جیک میرے ارد گرد ہی کہیں موجود ہو۔ رات کو اچانک میری آنکھ کھل گئی تھی۔ میری آنکھوں کے

سامنے بار بار بلیک جیک کا چہرہ آ رہا تھا۔ میں جس قدر اسے جھٹکنے کی کوشش کرتا اس کا میری طرف گھورتا ہوا کرخت چہرہ اور زیادہ نمایاں ہو جاتا تھا اور میرے احساسات چیخ چیخ کر مجھے بتا رہے تھے کہ جلد یا بدیر میرا کسی نہ کسی محاذ پر بلیک جیک سے سامنا ہونے والا ہے۔ جب میرے احساسات کسی بھی طرح ختم نہ ہوئے تو میں نے رات کو ہی ایکریمیا کے فارن ایجنٹ ریڈ برونس کو فون کر دیا تھا اور اسے ہدایات دے دی تھیں کہ وہ معلومات حاصل کرے کہ ان دنوں بلیک جیک کی کیا مصروفیات ہیں۔ میں نے اس پر اپنے خدشے کا برملا اظہار کر دیا تھا کہ میرے خیال کے مطابق بلیک جیک ان دنوں ایکریمیا میں موجود نہیں ہے بلکہ وہ کسی خاص مقصد کے لئے ایکریمیا سے گیا ہوا ہے۔ ریڈ برونس نے مجھے دس بجے فون کر کے رپورٹ دینے کے لئے کہا تھا اور دیکھ لو میری بے قراری کس قدر درست ثابت ہوئی ہے۔ بلیک جیک واقعی ایکریمیا میں نہیں ہے بلکہ اسے کسی ایشیائی ملک میں جاتے دیکھا گیا ہے اور اب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ بلیک جیک ایشیا کے کسی اور ملک میں نہیں بلکہ پاکیشیا میں ہی موجود ہے"۔ عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ بلیک جیک ایکریمیا یا اسرائیل کے کسی مشن پر پاکیشیا آیا ہو گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ وہ یہاں آلو چنے کی ریڑھی لگانے آیا ہو گا کیونکہ اس کی

نظر میں پاکیشیا میں اس سے بڑا فائدہ مند اور کوئی کاروبار نہیں ہے۔
کیا ہو گیا ہے تمہیں بلیک زیرو۔ مجھے تمہاری انہی باتوں پر غصہ آتا ہے اور پھر تم منہ بنا کر بیٹھ جاتے ہو۔ میں تمہیں بلیک جیک کے بارے میں سب کچھ بتا بھی چکا ہوں۔ وہ بلاوجہ اور بغیر کسی غرض کے اپنے گھر کے ایک کمرے سے دوسرے کمرے تک جانا پسند نہیں کرتا پھر ظاہر ہے وہ یہاں کسی مشن پر ہی آیا ہو گا"۔ عمران نے ایک بار پھر موڈ بگاڑتے ہوئے کہا۔

" میرا مطلب ہے بلیک جیک جیسے ذہین ایجنٹ کے لئے پاکیشیا جیسے ترقی پذیر ملک میں کیا مشن ہو سکتا ہے۔ وہ آپ کے خیال کے مطابق یہاں کیوں آیا ہو گا"۔ بلیک زیرو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اس بات کا پتہ چلانا ہو گا کیونکہ بلیک جیک واقعی چھوٹے موٹے مشنز پر کام نہیں کرتا۔ وہ جب بھی اپنے کسی مشن پر کام کرتا ہے تو ملک کی پوری مشینری کو ہلا دیتا ہے۔ جس ملک میں وہ قدم رکھتا ہے وہاں وہ اپنے قدموں کے ایسے نشان چھوڑ جاتا ہے جہاں ہر طرف تباہی اور بربادی کی مہریں ثبت ہو جاتی ہیں"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

" اوہ۔ اگر وہ اس قدر خطرناک مجرم ہے تو پھر اس کا پاکیشیا میں ہونا نیک شگون نہیں ہو سکتا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ وہ واقعی خطرناک مجرم ہے۔ بے حد خطرناک"۔ عمران

نے کہا۔

" پھر آپ کا کیا حکم ہے۔ سیکرٹ سروس کو اس کی تلاش پر لگا دوں"۔ بلیک زیرو نے عمران کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ پہلے کنفرم تو ہو لینے دو کہ وہ پاکیشیا میں آیا بھی ہے یا نہیں۔ خواہ مخواہ ممبروں کی جوتیاں گھسانے کا کیا فائدہ۔ تم ریڈ برونس سے رپورٹ لے لینا میں جولیا کو لے کر سپیشل لیبارٹری جا رہا ہوں۔ وہ اب تک تیار ہو چکی ہو گی"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ چند ہی لمحوں بعد عمران دانش منزل سے نکل کر جولیا کے فلیٹ کی جانب اڑا جا رہا تھا۔ پھر ایک سگنل پر اس نے کار روکی تو اس کی کار کی دائیں جانب ایک سیاہ کار آ کر رک گئی۔ اس کار میں ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ عمران نے لڑکی پر اچٹتی ہوئی نظر ڈالی اور پھر سگنل کی طرف دیکھنے لگا مگر دوسرے ہی لمحے اچانک اس کے ذہن میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اسے سردی کی شدید لہر اپنی ریڑھ کی ہڈی تک اترتی محسوس ہوئی اور وہ پلٹ کر غور سے اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔

کلاسٹا بلیک جیک کے مخصوص کیبن میں داخل ہوئی تو بلیک جیک چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ رسیور کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ بلیک جیک نے اشارے سے کلاسٹا کو بیٹھنے کے لئے کہا تو کلاسٹا میز کے قریب ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس کی لوکیشن معلوم کرو اور مجھے ایک گھنٹے کے اندر اندر اس کے بارے میں رپورٹ دو"۔ بلیک جیک نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا بات ہے جیک۔ کس لئے بلایا ہے تم نے مجھے اور تمہارے چہرے پر پریشانی کیسی ہے"۔ کلاسٹا نے غور سے بلیک جیک کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"چوٹ ہو گئی کلاسٹا"۔ بلیک جیک نے پریشانی کے عالم میں

ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"۔ کلاسٹا نے چونک کر کہا۔

"ڈاکٹر ثاقب کی مائینڈ میموری لاکڈ ہے کلاسٹا۔ جسے اوپن کرنے میں ایم سی مشین بھی ناکام ہو گئی ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"مائینڈ میموری لاکڈ ہے۔ میں سمجھی نہیں۔ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ کلاسٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی ملک میں کوئی بہت بڑا ہپناٹائسٹ موجود ہے جس نے ڈاکٹر ثاقب کو ٹرانس میں لے کر اس کا مائینڈ لاکڈ کر رکھا ہے۔ مطلب یہ کہ ڈاکٹر ثاقب کے دماغ کا وہ حصہ جس میں اس کی ایجادات اور فارمولوں کی میموری ہونی چاہئے تھی ایم سی مشین اسے کرنے کے باوجود اوپن نہیں کر رہی۔ ایسا عام طور پر بڑے ئنس دانوں کے ساتھ سپر پاورز ممالک میں کیا جاتا ہے۔ ان کے ئینڈ کو مشینوں سے کنٹرول کر کے ان کے ذہنوں میں یہ فیڈ کر دیا تا ہے کہ وہ نہ صرف ملک کے وفادار رہیں گے بلکہ اگر ان سے کوئی ر بھی فارمولوں یا ایجادات کے بارے میں جاننے کی کوشش کرنا ہے تو ان کے ذہن لاکڈ ہو جائیں اور وہ اپنی ایجادات اور رمولوں کا راز کسی کو نہ بتا سکیں۔ ڈاکٹر ثاقب کا ذہن بھی کسی پناٹائسٹ کے زیر اثر تھا۔ عام حالات میں تو اس کا ذہن کام کرتا ہتا تھا لیکن اگر کوئی اسے اغوا کر کے اس پر تشدد کرتا یا اس کے ہن کو کھنگالنے کی کوشش کرتا تو اس کا ذہن خود بخود لاکڈ ہو جاتا۔

ایم سی مشین نے سی آر کی وجہ سے جیسے ہی ڈاکٹر ثاقب کی مائینڈ میموری کیچ کر کے کمپیوٹر میں فیڈ کی اس وقت ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ لاکڈ ہو گیا۔ اب ایم سی مشین میں ڈاکٹر ثاقب کی بچپن سے لے کر اب تک کی تمام میموری موجود ہے مگر اس کے دماغ کے بڑے حصے میں کمپیوٹر ریڈ مارک دے رہا ہے جس کا صاف مطلب ہے کہ ڈاکٹر ثاقب کو بھی کسی مائینڈ کنٹرولر مشین سے گزارا گیا تھا یا پھر اس کے دماغ پر کسی ماہر ہپناٹائسٹ نے لاک لگا رکھا تھا"۔ بلیک جیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے ہم اپنے مشن میں ناکام ہو چکے ہیں"۔ کلاسٹا نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہو رہا ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"بظاہر سے تمہاری کیا مراد ہے۔ اگر مائینڈ کیچر مشین سے ڈاکٹر ثاقب کی مائینڈ میموری اوپن نہیں ہو رہی تو اس سے ہم کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ تم نے ڈاکٹر ثاقب کے بلینک مائینڈ کو کنٹرول کر کے اس سے اس کی ایجاد کردہ آئی بی مشین بھی تباہ کر دی تھی جس سے وہ اپنی پوری ورکنگ ٹیم کے ساتھ وہیں ہلاک ہو گیا تھا۔ اب جب ڈاکٹر ثاقب زندہ ہی نہیں رہا تو ہم اس سے آئی بی کا فارمولا کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو ہم اس کے مائینڈ کو دوبارہ ایم سی مشین سے لنک کر کے اس کی سکیننگ کرتے جس سے اس کا لاکڈ مائینڈ اوپن ہو جاتا۔ مگر اب"۔ کلاسٹا نے پریشانی کے

عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بہرحال جو ہوا سو ہوا۔ ڈاکٹر ثاقب کی مکمل مائینڈ میموری ہمارے کمپیوٹر میں آ چکی ہے۔ اب اگر کسی طرح ہمیں اس کی مائینڈ میموری کے لاکڈ حصے کی کوڈ کی مل جائے تو ہم اس فارمولے کو حاصل کر سکتے ہیں"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ ہمیں ایسی کوڈ کی کہاں سے ملے گی جس سے ہم ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ کے لاک کو کھول سکیں"۔ کلاسٹا نے سر جھٹک کر کہا۔

"ڈاکٹر ثاقب کی باقی میموری کو میں نے چیک کیا ہے۔ اسے کسی مائینڈ کنٹرولر مشین سے نہیں گزارا گیا بلکہ ایک ماہر ہپناٹائسٹ جس کا نام علی عمران ہے، نے اس کے ذہن کو مخصوص انداز میں لاکڈ کر رکھا تھا۔ اگر ہمیں اس کا کی کوڈ جسے زیرو کی کہا جاتا ہے حاصل ہو جائے تو ڈاکٹر ثاقب کے لاکڈ مائینڈ کو اوپن کیا جا سکتا ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"علی عمران۔ یہ نام کچھ سنا سنا سا لگتا ہے"۔ کلاسٹا نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ایک نام میرے ذہن میں بھی ہے مگر وہ انتہائی احمق اور پرلے درجے کا بے وقوف انسان ہے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں وہ میرے ساتھ پڑھتا تھا۔ عجیب و غریب حلیئے میں رہنا اور احمقانہ باتیں کرنا اس کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی لیکن اس نے اس دور میں

آکسفورڈ میں ٹاپ کر کے پوری یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس اور پروفیسرز کو حیران کر دیا تھا۔ میں پوری طرح سے مطمئن تھا کہ یونیورسٹی میں ٹاپ پوزیشن میرے سوا کوئی حاصل نہیں کر سکتا لیکن عمران، عمران نے ٹاپ پوزیشن حاصل کی اور میں دوسرے نمبر پر رہا تو میرا ذہن جھنجھلا اٹھا۔ میرا بس نہیں چلتا تھا ورنہ میں اس علی عمران کے ٹکڑے اڑا دیتا۔ اس دن سے میں اسے اپنا دشمن نمبر ون سمجھتا ہوں اس کا تعلق بھی کسی ایشیائی ملک سے تھا لیکن کس ملک سے یہ مجھے یاد نہیں۔ بہرحال اگر میرا اس کا کبھی آمنا سامنا ہوا تو میں اس سے اپنی بے عزتی کا بدلہ ضرور لوں گا جس کی وجہ سے میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں ٹاپ نہیں کر سکا تھا"۔ بلیک جیک نے غصے اور نفرت سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا جیسے وہ خیالوں ہی خیالوں میں علی عمران کے ٹکڑے کر رہا ہو۔

" ہونہہ۔ یہ تم کس علی عمران کی باتیں لے بیٹھے ہو۔ اس ہنپاٹائنٹسٹ علی عمران کے بارے میں سوچو جس نے ڈاکٹر ثاقب کے ذہن کو لاکڈ کر رکھا ہے۔ ہمیں بہرحال اس علی عمران کو تلاش کر کے اس سے زیرو کی حاصل کر کے ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ کو اوپن کرنا ہے۔ اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو ہماری ساکھ متاثر ہو جائے گی کیونکہ ہمارے مشن میں ڈاکٹر ثاقب کی ہلاکت اور مشین کی تباہی سے زیادہ فارمولے کی اہمیت ہے۔ ہم ہر صورت میں اس فارمولے کو حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ کلاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" تم فکر مت کرو ڈیئر۔ ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ کی میموری سے مجھے اس علی عمران کا ایک کلیو بہرحال مل گیا ہے۔ وہ علی عمران یہاں کے سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمان کا بیٹا ہے۔ میں نے اپنے آدمی سر عبدالرحمان کے پیچھے لگا دیئے ہیں۔ وہ جلد ہی اس کی رہائش گاہ اور اس کے بیٹے کا پتہ لگا لیں گے۔ پھر وہ اسے اغوا کر کے یہاں لے آئیں گے اور پھر میں اس سے کسی بھی حالت میں ڈاکٹر ثاقب کے لاکڈ مائینڈ کی کوڈ کی حاصل کر لوں گا اس کے لئے چاہے مجھے اس علی عمران کی بوٹی بوٹی ہی کیوں نہ کرنی پڑے"۔ بلیک جیک نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

" ہونہہ۔ جبکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ تم یہ سب کچھ نہیں کر سکو گے"۔ کلاسٹا نے سر جھٹک کر کہا۔

" کیا مطلب۔ کیوں نہیں کر سکوں گا"۔ بلیک جیک نے کلاسٹا کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اس علی عمران کا نام میرے ذہن میں زہریلے سانپ کی طرح رینگ رہا ہے۔ جیسے۔ جیسے۔ جیسے"۔ کلاسٹا کہتے کہتے رک گئی۔ اس کے چہرے سے یوں ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ہو۔

" جیسے کیا"۔ بلیک جیک نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" کچھ نہیں۔ مجھے فی الحال یاد نہیں آ رہا"۔ کلاسٹا نے سر جھٹک کر

کہا اور پھر وہ یکلخت اٹھ کھڑی ہوئی۔

" کیا مطلب ۔ تم کہاں جا رہی ہو"۔ بلیک جیک نے اسے اس طرح اٹھتے دیکھ کر کہا۔

" میرا خیال ہے اس مشن پر ہم اکٹھے کام کر کے غلطی کر رہے ہیں اس لئے میں سوچ رہی ہوں کہ تم اپنے انداز میں کام کرو اور میں اپنے انداز میں کام کروں"۔ کلاسٹا نے کہا تو بلیک جیک کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" یہ تم کیا کہہ رہی ہو کلاسٹا ۔ اس مشن میں، میں نے تمہیں خصوصی طور پر اپنے ساتھ کام کرنے کے لئے اسرائیل سے بلایا تھا ۔ تم نے میرے ساتھ مل کر اس مشن کو سرانجام دینے کا معاہدہ کیا تھا پھر تم اپنے معاہدے سے روگردانی کیسے کر سکتی ہو"۔ بلیک جیک کے لہجے میں بے پناہ حیرت اور ترشی تھی۔

" اس معاہدے میں یہ بھی شامل تھا کہ میں اس مشن پر آزادی سے کام کروں گی ۔ جہاں مجھے ضرورت ہو گی میں تم سے الگ رہ کر بھی اس مشن کی کامیابی کے حصول کے لئے ہاتھ پیر مار سکتی ہوں"۔ کلاسٹا نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

" لیکن تم اپنے طور پر کرو گی کیا ۔ ڈاکٹر ثاقب تو اب زندہ نہیں جو تم دوبارہ اس کے پاس جا کر فارمولا حاصل کر سکو"۔ بلیک جیک نے منہ بنا کر کہا۔

" ابھی میرے ذہن میں اس فارمولے کو حاصل کرنے کی ایک

آپشن باقی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ میں اس آپشن پر کام کروں گی تو اس فارمولے کو ضرور حاصل کر لوں گی"۔ کلاسٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپشن ۔ اوہ ۔ شاید تم اس تحریری فارمولے کے متعلق سوچ رہی ہو جسے ڈاکٹر ثاقب نے کسی ڈائری، نوٹ بک یا کسی فائل میں درج کر رکھا ہو گا"۔ بلیک جیک نے کہا۔

" ہاں ۔ ہم اس مشن کو بظاہر ایک ساتھ مکمل کرنے آئے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس فارمولے کی جتنی تمہارے ملک ایکریمیا کو ضرورت ہے اتنی ہی اسرائیل کو بھی ہے ۔ ہمارا مشترکہ مشن یہی تھا کہ ہم اس فارمولے کو حاصل کر کے اس کی کاپی کر لیں گے ۔ ایک فارمولا ایکریمیا جائے گا تو دوسرا اسرائیل"۔ کلاسٹا نے کہا۔

" ہاں ۔ اس لئے ہماری حکومتوں نے ہم دونوں کو اس خصوصی مشن پر ایک ساتھ کام کرنے کی اجازت دی تھی ۔ ایلائی اوپس فارمولا دونوں ملکوں کے مفادات کے لئے ہو گا"۔ بلیک جیک نے اس بار اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ایلائی اوپس ۔ اوہ یہ ایلائی اوپس کیا ہے ۔ کیا اس فارمولے کا نام ہے ۔ لیکن پہلے تو تم نے کہا تھا کہ اس فارمولے کا نام آئرن بلاک ہے"۔ کلاسٹا نے چونک کر کہا۔

" ہاں ۔ فارمولے کا اصل نام ڈاکٹر ثاقب نے آئرن بلاک رکھا تھا جسے کوڈ میں آئی بی کہا جاتا ہے مگر ہم نے اس کا کوڈ نام بدل کر

ایلائی اوپس رکھ دیا ہے تاکہ کسی پر اس کی اصلیت ظاہر نہ ہو"۔ بلیک جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب سمجھی ۔ تم نے اس کوڈ کو یہاں اپنی مخصوص پہچان اور شناخت کے طور پر استعمال کیا تھا"۔ کلاسٹا نے کہا تو بلیک جیک نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ ہمارا مشن مشترکہ ہی ہو گا۔ مگر اب چونکہ معاملہ کھٹائی میں پڑتا نظر آ رہا ہے اس لئے مجھے اس تحریری فارمولے ایلائی اوپس کو حاصل کرنے کے لئے اپنے طور پر کام کرنا ہو گا ۔ اگر تم ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ اوپن کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو تب بھی ٹھیک ہے ورنہ تحریری فارمولا بہرحال ہمارے قبضے میں آجائے گا۔ تب بھی ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے ۔ ویسے بھی ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک میں ایلائی اوپس کا فارمولا نہ رہے ۔ اگر ہم ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ سے فارمولا حاصل کر کے اطمینان سے یہاں سے چلے گئے تو پاکیشیائی سائنس دان اس فارمولے کو دوبارہ اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں جبکہ ایلائی اوپس جیسے فارمولے کو اپنے پاس رکھنے کا حق صرف اسرائیل اور ایکریمیا کو ہے"۔ کلاسٹا نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ واقعی اس طرف تو میرا دھیان ہی نہیں گیا تھا ۔ تحریری فارمولے سے واقعی پاکیشیائی سائنس دان دوبارہ اس فارمولے پر کام کر سکتے ہیں"۔ بلیک جیک نے چونک کر کہا۔

" اسی لئے تو میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ مجھے اپنے طور پر کام کرنے دو تاکہ پاکیشیا کم از کم دوبارہ اس فارمولے کا فائدہ نہ اٹھا سکے"۔ کلاسٹا نے کہا۔

" ٹھیک ہے کلاسٹا ۔ میں تمہیں اپنے طور پر کام کرنے کی اجازت دیتا ہوں ۔ ڈاکٹر ثاقب کا کمپیوٹرائزڈ مائینڈ اوپن ہو نہ ہو ہمیں ایلائی اوپس کا فارمولا ہر حال میں حاصل کرنا ہو گا ۔ یہ بہت ضروری ہے۔ بہت ضروری"۔ بلیک جیک نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

" شکر ہے تمہاری سمجھ میں بات تو آئی"۔ کلاسٹا نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک جیک بھی مسکرا دیا۔

" لیکن تم کرو گی کیا ۔ تمہارے خیال میں فارمولا کہاں ہو سکتا ہے اور تم اسے کیسے حاصل کرو گی"۔ بلیک جیک نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

" یہ تم سب مجھ پر چھوڑ دو ۔ فارمولا جہاں بھی ہے میں اس تک پہنچ جاؤں گی ۔ اس کے حصول کے لئے چاہے مجھے پاکیشیا کی ایک ایک اینٹ کو ہی کیوں نا اکھاڑنا پڑے میں اکھاڑ دوں گی"۔ کلاسٹا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

" اوکے ۔ اگر ایسا ہے تو پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔ بلیک جیک نے کندھے جھٹک کر کہا۔

" تمہیں میری ضرورت ہو یا مجھے تمہاری ہم دونوں کا رابطہ ایف سکس ٹرانسمیٹر پر ہو گا اور ہمارا کوڈ یہی ایلائی اوپس ہی ہو گا ۔

"رائٹ" ۔ کلاسٹا نے کہا۔

"رائٹ" ۔ بلیک جیک نے کہا۔

"اوکے ۔ پھر مجھے اجازت دو ۔ میں اپنے کام کا آغاز آج سے بلکہ ابھی سے کرنا چاہتی ہوں" ۔ کلاسٹا نے کہا تو بلیک جیک سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس نے کلاسٹا سے ہاتھ ملایا اور پھر کلاسٹا اس کے کیبن سے نکلتی چلی گئی۔

"تم کچھ بھی کر لو کلاسٹا ۔ ایلائی اوپس صرف اور صرف بلیک جیک کے حصے میں ہی آئے گا ۔ تم ڈاکٹر ثاقب کا تحریر کردہ فارمولا حاصل کر بھی لو تو بلیک جیک تمہیں مجبور کر دے گا کہ تم فارمولا بلیک جیک کے قدموں میں لا کر رکھ دو ۔ میں نے تمہیں اس مشن پر کام کرنے کے لئے ضرور اپنے ساتھ رکھا ہے لیکن اس کے پیچھے میرا کیا مقصد ہے یہ تم نہیں جان سکتی" ۔ کلاسٹا کے جاتے ہی بلیک جیک نے خودکلامی کے انداز میں کہا ۔ اس کا لہجہ بے حد زہریلا تھا ۔ اسی لمحے اس کے قریب پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔ بلیک جیک نے اپنے لہجے میں سرد مہری پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ون تھری بول رہا ہوں" ۔ دوسری طرف سے ایک منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کوڈ" ۔ بلیک جیک نے کہا۔

"ایلائی" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوپس" ۔ بلیک جیک نے کہا ۔ اس کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"اوکے ۔ باس ۔ میں مارگ بول رہا ہوں ۔ میں نے مطلوبہ شخص کا پتہ لگا لیا ہے" ۔ دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا۔

"کون ہے وہ اور کہاں رہتا ہے" ۔ بلیک جیک نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس کا نام علی عمران ہے اور وہ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہتا ہے" ۔ مارگ کی آواز سنائی دی۔

"فلیٹ میں ۔ لیکن تم نے تو کہا تھا کہ وہ یہاں کے سنٹرل انٹیلی جنس سر عبدالرحمان کا بیٹا ہے تو پھر وہ فلیٹ میں کیسے رہ سکتا ہے" ۔ بلیک جیک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس کے بارے میں پوری معلومات حاصل کر لی ہیں باس ۔ اسے سر عبدالرحمان نے کسی بات پر ناراض ہو کر اپنے گھر سے نکال دیا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے ایک باورچی کے ساتھ فلیٹ میں رہتا ہے ۔ بظاہر وہ ایک سیدھا سادہ اور احمق سا نوجوان ہے مگر حقیقت میں وہ انتہائی ذہین، چالاک، شاطر اور خطرناک ترین ایجنٹوں میں شمار ہوتا ہے ۔ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے ۔ ملکی اور غیر ملکی مشنز پر کام کرنے کے لئے یہی علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لیڈ کرتا ہے اور یہی عمران اب تک بے شمار نامی گرامی ایجنٹوں، ٹاپ ایجنٹوں اور سپر پاورز کی سرکاری اور غیر سرکاری

بے شمار پاور ایجنسیوں اور سینڈیکیٹس کو ختم کر چکا ہے۔ انتہائی زیرک اور خطرناک ایجنٹ بھی اس کے ہاتھوں اپنی گردنیں تڑوا چکے ہیں اور کہا جاتا ہے یہ ایک بار وہ جس کے پیچھے پڑ جائے اسے بھوت بن کر چمٹ جاتا ہے اور مجرموں کو تو وہ پاتال کی گہرائیوں سے بھی کھینچ نکالتا ہے"۔ مارگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو بلیک جیک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا وہ ہپناٹائسٹ بھی ہے"۔ بلیک جیک نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"یس باس۔ ہپناٹائسٹ، ٹیلی پیتھی اور آئی ٹی جیسے بے شمار فنون میں وہ بے پناہ مہارت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ایک خطرناک فائٹر اور بہت بڑا سائنس دان بھی ہے"۔ مارگ نے کہا تو بلیک جیک بے اختیار چونک پڑا۔

"سائنس دان"۔ بلیک جیک کے منہ سے فوراً نکلا۔

"یس باس۔ وہ ہمیشہ اپنا تعارف علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہہ کر کراتا ہے"۔ مارگ نے کہا اور اس کی بات سن کر بلیک جیک پہلے تو خاموش رہا پھر اچانک جیسے اس کے قدموں میں کوئی طاقتور اور خوفناک بم آ پھٹا ہو۔ وہ بے اختیار اچھل پڑا تھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے آثار ابھر آئے تھے۔

"ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اوہ۔ کیا تمہیں اس کا حلیہ معلوم ہے"۔ بلیک جیک نے حیرت اور پریشانی کے عالم میں کرسی پر

پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں یکلخت جیسے لکنت سی آ گئی تھی۔

"یس باس"۔ مارگ نے کہا اور پھر وہ اسے عمران کا حلیہ بتانے لگا۔ عمران کا حلیہ سن کر بلیک جیک ساکت ہو کر رہ گیا تھا۔ اس کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا تھا اور آنکھیں سکڑ کر کبوتر کے خون کی طرح سرخ ہو گئی تھیں۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت اس علی عمران کا چہرہ ابھر آیا تھا جسے آکسفورڈ یونیورسٹی میں وہ اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا تھا۔ یہی علی عمران یونیورسٹی میں ہر معاملے میں اس سے کئی قدم آگے رہتا تھا اور بلیک جیک شدید محنت اور کوششوں کے باوجود اس سے پیچھے رہ جاتا تھا۔ اس علی عمران کی بلیک جیک کو ایک عرصہ سے تلاش تھی لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ علی عمران کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اگر اسے معلوم ہوتا تو شاید وہ اپنا پہلا مشن عمران کے لئے ہی مکمل کرتا اور اس کا مشن عمران کی ہلاکت کے سوا اور کچھ نہ ہوتا۔ اب عمران کا نام اس کے سامنے آیا تھا تو اسے خواب میں بھی یہ توقع نہیں تھی کہ یہ وہی علی عمران ہو گا جس کو ہلاک کرنا اور اپنی ناکامیوں کا انتقام لینا اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد تھا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے باس۔ کیا میں اسے اغوا کر کے آپ کے پاس لے آؤں"۔ اچانک مارگ کی آواز سنائی دی تو بلیک جیک چونک پڑا۔

" نہیں ۔ تم کچھ نہیں کرو گے ۔ اس علی عمران سے میں خود نپٹوں گا ۔ وہ میرا پرانا دشمن ہے اور مجھے اس سے بہت سے حساب بے باق کرنے ہیں "۔ بلیک جیک نے کہا اور پھر اس نے دوسری طرف سے مارگ کا جواب سنے بغیر رسیور رکھ دیا۔

" علی عمران ۔ ہونہہ ۔ اب آئے گا مزا ۔ میرا سب سے بڑا رقیب ۔ میرا سب سے بڑا دشمن پاکیشیا میں ہے اور اس نے ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ لاکڈ بھی کر رکھا ہے ۔ بہت خوب ۔ اب واقعی بہت مزا آئے گا میں عمران پر ثابت کر دوں گا کہ بلیک جیک پہلے بھی نمبر ون تھا اور آج بھی نمبر ون ہے اور آئندہ بھی نمبر ون ہی رہے گا "۔ بلیک جیک نے زہریلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ وہ چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" میں سب سے پہلے علی عمران سے ملنے اس کے فلیٹ پر جاؤں گا اور اسے کھلے عام چیلنج کروں گا کہ وہ میں اس کے ملک میں آگیا ہوں وہ خود کو اور اپنے ملک کو میرے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچا سکتا ہے تو بچا لے "۔ بلیک جیک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا ۔ پھر اس نے جیب سے نقاب نکال کر چہرے پر لگایا اور کیبن سے باہر آگیا۔ مشین روم سے گزرتا ہوا وہ لفٹ میں آیا اور پھر لفٹ کے ذریعے اوپر عمارت میں آگیا۔ ایک کمرے میں آکر اس نے چہرے سے نقاب اتارا اور پھر وہ کمرے سے نکل کر پورچ میں آگیا۔ پورچ میں موجود ایک سیاہ کار میں سوار ہوتے ہوئے اس نے دائیں ہاتھ کی مٹھی بند کر کے دو

یاں کھول کر وی کا نشان بنایا تو سائیڈوں میں چھپے ہوئے مسلح افظ مطمئن ہو گئے اور گیٹ خودکار نظام کے تحت کھلتا چلا گیا۔
یک جیک اس وقت اپنے اصل حلیئے میں تھا جبکہ وہاں کام کرنے الے افراد اسے میک اپ میں سمجھتے تھے ۔ چند ہی لمحوں میں بلیک یک کار میں سوار کار کو نہایت تیزی سے سڑکوں پر اڑائے چلا جا رہا ا ۔ اس کی منزل کنگ روڈ تھی جہاں ایک بلڈنگ میں عمران کا یٹ تھا۔

"کلاسٹا" ۔ لڑکی کو دیکھ کر عمران کے ذہن میں چھناکا سا ہوا تھا ۔ لڑکی گہرے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی ۔ اس نے گردن گھما کر عمران پر اچٹتی ہوئی نظر بھی نہ ڈالی تھی ۔ اسی لمحے سگنل گرین ہوا لڑکی نے کار آگے بڑھا دی ۔ عمران چند لمحے ہونٹ بھینچے اس کی کار کو دیکھتا رہا ۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اسے سپیشل لیبارٹری کی طرف جانا چاہئے یا اس لڑکی کے تعاقب میں جو اسرائیل کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کی چیف کلاسٹا تھی ۔ عمران اسے اچھی طرح جانتا تھا ۔ کلاسٹا سے اور اس کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی سے اسرائیل میں اس کا ٹکراؤ ہو چکا تھا کلاسٹا انتہائی ذہین، فعال اور انتہائی حد تک خطرناک اور تربیت یافتہ ایجنٹ تھی جو اسرائیل کے مفادات کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتی تھی ۔ اس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ اس قدر سفاک، بے رحم

صفت پسند تھی کہ مجرموں اور دشمنوں کے لئے تو وہ درندگی کی حد کر دیتی تھی ۔ عام حالات میں بھی وہ کسی کو خاطر میں نہ لاتی تھی اور سفاک صفت اور ظالم ہونے کی وجہ سے وہ پوری دنیا میں بھوکی شیرنی کے نام سے جانی جاتی تھی جس کا نام سنتے ہی بڑی بڑی ایجنسیاں، سنڈیکیٹس اور مجرم تنظیمیں لرزہ براندام ہو جاتی تھیں ۔

اسرائیل میں عمران کا میڈم کلاسٹا سے انتہائی خوفناک ٹکراؤ ہو چکا تھا اور عمران اور کلاسٹا کا انتہائی خوفناک اور جان لیوا مقابلہ بھی ہوا تھا جس سے عمران کو ماننا پڑا تھا کہ واقعی کلاسٹا مارشل آرٹس اور ہر قسم کی فائٹس میں بے پناہ مہارت رکھتی ہے ۔ جس وقت عمران کا کلاسٹا سے سامنا اور پھر مقابلہ ہوا تھا اس وقت تک عمران اسرائیل میں اپنا مشن مکمل کر چکا تھا ۔ وہ اسرائیل سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جلد سے جلد نکل جانا چاہتا تھا کیونکہ اس وقت اسرائیل کی تمام مشینری اس کے اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں حرکت میں آ چکی تھی ۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسرائیل سے نکلتا کلاسٹا اپنے تربیت یافتہ ساتھیوں کے ساتھ اس کے سامنے آ گئی ۔ اس کے ساتھی کلاسٹا کے ساتھیوں کے ساتھ ٹکرا گئے تھے جبکہ عمران کو کلاسٹا کے ساتھ دست بدست فائٹ کرنا پڑی تھی کلاسٹا نے واقعی عمران جیسے فائٹر کا بھرپور مقابلہ کیا تھا اور وہ کسی صورت عمران سے شکست ماننے کو تیار نہیں ہو رہی تھی ۔ ایسے میں جولیا کی چلائی ہوئی ایک گولی کلاسٹا کے پہلو میں لگی اور کلاسٹا

وہیں ڈھیر ہو گئی تھی ۔ اس کے پہلو میں گولی لگتے دیکھ کر عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ کلاسٹا ہلاک ہو چکی ہے ۔ اس وقت تک اس کے ساتھی کلاسٹا کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر چکے تھے ۔ پھر عمران وہاں سے نکل آیا تھا ۔ اس کے بعد کئی سال گزر گئے تھے پھر عمران کلاسٹا کو بھول ہی گیا تھا مگر اب اس کلاسٹا کو پاکیشیا میں دیکھ کر عمران کا دل و دماغ جیسے دھماکوں کی زد میں آگیا تھا ۔ گو کلاسٹا میک اپ میں تھی مگر اس کے دونوں کانوں کی لوؤں پر براؤن رنگ کے دو دو تل تھے جو ستاروں کی شکل کے تھے جنہیں دیکھ کر عمران نے اسے پہچان لیا تھا ۔ عمران انہی خیالوں میں مگن کار کلاسٹا کی کار کے تعاقب میں لے جا رہا تھا ۔

اس کا سپیشل لیبارٹری میں پہنچنا بے حد ضروری تھا کیونکہ وہاں نہ صرف سر سلطان بلکہ دوسرے اعلیٰ آفیسرز کے ساتھ پرائم منسٹر اور صدر صاحب بھی اس کے منتظر تھے لیکن کلاسٹا کو دیکھ کر عمران اسے اس آسانی سے کیسے جانے دے سکتا تھا ۔ وہ نجانے پاکیشیا میں کیوں آئی تھی ۔ اس کا پاکیشیا میں ہونا کسی بہت بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہو سکتا تھا ۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ کلاسٹا جیسی خوفناک لیڈی ایجنٹ اس کی نظروں میں آ گئی تھی ۔ وہ نجانے کب سے پاکیشیا میں تھی اور یہاں رہ کر کیا کرتی رہی تھی اس کے بارے میں عمران کچھ نہیں جانتا تھا ۔

سیاہ رنگ کی ہاسٹن ایک سڑک پر بڑھی جا رہی تھی اور عمران

اس سے مناسب فاصلہ رکھ کر اس کے تعاقب میں تھا ۔ وہ حتی القدور یہ کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح کلاسٹا کو اپنے تعاقب کا علم نہ ہو سکے ۔ پھر عمران نے کار کو دائیں طرف ایک سڑک پر مڑتے دیکھا ۔ اس سے پہلے کہ وہ اس سڑک کے قریب پہنچتا ایک خوفناک دھماکہ ہوا جس سے ماحول یکلخت لرز اٹھا تھا ۔ خوفناک دھماکے کی لرزش اس قدر تیز تھی کہ سڑکوں پر چلتے ہوئے لوگ بے اختیار اچھل اچھل کر دور جا گرے تھے ۔ سڑک پر چلتی کاریں بھی اچھل پڑی تھیں اور پھر کاروں کے بریک لگنے اور لوگوں کی خوفناک چیخوں سے ماحول بری طرح سے لرز اٹھا ۔ اسی لمحے عمران نے کار اس سڑک کی طرف موڑی جس طرف اس نے کلاسٹا کی کار کو جاتے دیکھا تھا مگر اس طرف کار موڑتے ہی اس نے بے اختیار بریک لگا دیئے کیونکہ اس کے سامنے سڑک پر سیاہ کثیف دھواں اور گرد و غبار کا طوفان تھا ۔ غالباً خوفناک دھماکہ اس سڑک پر ہوا تھا ۔ ہر طرف سے کاروں کے بریک لگنے اور ان کے آپس میں ٹکرانے اور انسانوں کی لرزہ خیز چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں ۔ دھماکہ شاید عین سڑک کے درمیان میں ہوا تھا کیونکہ سڑک پر عمران کو انسانی لاشوں کے کٹے پھٹے اعضاء کے ساتھ کاروں اور دوسری گاڑیوں کے جلتے ہوئے ٹکڑے بھی بکھرے دکھائی دے رہے تھے اور اس دھماکے نے شاید اپنے اطراف میں موجود کوئی بلڈنگ بھی گرا دی تھی کیونکہ دھوئیں کے ساتھ ساتھ گرد و غبار بھی ہر طرف پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا ۔

" ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ کلاسٹا نے مجھے دیکھ لیا تھا اور پہچان بھی لیا تھا ۔ اس نے مجھ سے پیچھا چھڑانے اور مجھے ڈاج دینے کی بجائے اس سڑک پر مڑتے ہی بم پھینک دیا تھا تاکہ میں اس کا تعاقب جاری نہ رکھ سکوں " ۔ عمران نے جبڑے بھینچ کر خود کلامی کے انداز میں کہا ۔

یہ سڑک شہر کے جنوبی حصے کی طرف جاتی تھی اور ان اطراف میں دور نزدیک ایسی کوئی سڑک یا گلی نہیں تھی کہ عمران اس راستے سے کلاسٹا کا تعاقب جاری رکھ سکتا ۔ کلاسٹا بلاشبہ عمران جیسے انسان کو نہایت آسانی سے ڈاج دے کر وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی تھی اور عمران سے اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے اس نے نجانے کس قدر اور کتنے بے گناہ اور معصوم انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا ۔ کلاسٹا ایسی ہی سفاک اور درندہ صفت تھی ۔

لوگ چیختے چلاتے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے ۔ وہاں اس وقت قیامت صغریٰ کا سا منظر نظر آرہا تھا ۔ عمران چند لمحے ہونٹ بھینچے یہ روح فرسا منظر دیکھتا رہا پھر اس نے کار موڑی اور اسے واپس سڑک پر لے آیا ۔ پھر اس نے کار سڑک کی سائیڈ میں روکی اور جیب سے سیل فون نکال لیا ۔ اس نے جلدی جلدی نمبر پریس کئے اور فون کان سے لگا لیا ۔

" یس " ۔ دوسری طرف سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" عمران بول رہا ہوں جناب " ۔ عمران نے جلدی سے کہا ۔

" اوہ عمران صاحب آپ ۔ آپ اس وقت کہاں ہیں مس حنا کا دو بار فون آ چکا ہے ۔ وہ شدت سے آپ کی منتظر ہیں " ۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی ۔ سیل فون پر عمران ایکسٹو اور سیکرٹ سروس کے حوالے سے بات نہیں کرتا تھا اس لئے اس نے بلیک زیرو اور دوسرے ممبروں کو بھی ہدایات دے رکھی تھیں کہ وہ سیل فون پر کبھی اپنی اصلیت اور اصلی ناموں سے بات نہ کیا کریں کیونکہ ایک تو سیل فونز کی کال آسانی سے چیک کی جا سکتی تھی اور دوسرے ان میموری سسٹم فونز کی تمام کالیں متعلقہ کمپنیوں میں باقاعدہ ریکارڈ ہو جاتی تھیں ۔

" یوسف ۔ دھیان سے میری بات سنو " ۔ عمران نے کہا اور پھر وہ کوڈ میں بلیک زیرو کو کلاسٹا کے بارے میں بتانے لگا جس نے اسے اپنے تعاقب سے باز رکھنے کے لئے سڑک پر خوفناک بم دھماکہ کیا تھا عمران بلیک زیرو کو کلاسٹا کا حلیہ، اس کی کار کا رنگ، ماڈل اور نمبر کی تفصیل بتانے لگا اور اسے ہدایات دینے لگا کہ فوری طور پر سیکرٹ سروس کے ممبر اس ماڈل، رنگ اور نمبروں کی کار کے ساتھ کلاسٹا کی تلاش شروع کر دیں ۔ وہ اس انداز میں بات کر رہا تھا کہ ارد گرد سے گزرنے والے لوگ یہی خیال کرتے جیسے وہ اس خوفناک دھماکے کے بارے میں کسی کو بتا رہا ہو ۔ پھر عمران نے فون آف کیا اور کار لے کر سیدھا جولیا کے پاس پہنچ گیا جو فلیٹ کے باہر اس کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی ۔ عمران کے دیر سے پہنچنے پر جولیا اس پر بری

طرح برس پڑی تھی لیکن پھر عمران کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر خاموش ہو گئی ۔ عمران حد سے زیادہ سنجیدہ نظر آ رہا تھا ۔ اس قدر سنجیدہ جولیا نے شاید عمران کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا ۔

" کیا بات ہے ۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو " ۔ جولیا نے نرم لہجے میں کہا تو عمران نے سنجیدگی سے اسے کلاسٹا کے بارے میں بتا دیا ۔ کلاسٹا کے بارے میں سن کر جولیا بھی پریشان ہوئے بغیر نہ رہ سکی تھی ۔

" اوہ ۔ اگر کلاسٹا جیسی لیڈی ایجنٹ یہاں ہے تو پھر سپیشل لیبارٹری میں تم اکیلے چلے جاؤ ۔ میں چیف سے بات کر کے ساتھیوں کے ساتھ خود بھی اس کی تلاش شروع کر دیتی ہوں ۔ وہ تم سے اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے اس قدر خوفناک دھماکہ کر سکتی ہے تو وہ یہاں نجانے کس عزائم سے آئی ہو گی جو یقیناً انتہائی ہولناک ہو سکتے ہیں اس لئے اس لیڈی ایجنٹ کو دوسرا موقع دینا حماقت ہو گی " ۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ اسے اس لڑائی کا منظر یاد آ گیا تھا جب عمران اور کلاسٹا موت بن کر ایک دوسرے سے برسرپیکار تھے اور کسی طرح کلاسٹا عمران سے شکست کھانے کے لئے تیار ہی نہ ہو رہی تھی ۔ وہ واقعی ایسی بھوکی شیرنی تھی جو اپنے شکار کو ایک لمحے میں چیر پھاڑ ڈالنے کا فن جانتی تھی ۔

" تم ٹھیک کہہ رہی ہو ۔ کلاسٹا کو جلد سے جلد تلاش کرنا اور اس کے ارادوں کو جاننا ہمارے لئے بے حد ضروری ہے ورنہ وہ یہاں

لاشوں کے ڈھیر لگا دے گی ۔ تم بھی اپنے طور پر اسے تلاش کرو ۔ سپیشل لیبارٹری سے فارغ ہو کر میں بھی اس کی تلاش میں نکل پڑوں گا " ۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کی سرد مہری دیکھ کر جولیا بھی سہم گئی تھی اور عمران اکیلا سپیشل لیبارٹری کی طرف روانہ ہو گیا ۔

بلیک جیک سے ملنے کے بعد کلاسٹا تہہ خانوں سے نکل کر اوپر عمارت میں آئی اور پھر وہ اپنی مخصوص کار میں اس عمارت سے باہر نکل گئی۔ اسے بلیک جیک پر شدید غصہ آ رہا تھا جس نے اسے پسماندہ ملک میں بھی آ کر اپنے سائنسی جوہر دکھانے کی کوشش کرتے ہوئے ڈاکٹر ثاقب جیسے انسان کو ضائع کر دیا تھا اور یہ جانے بغیر کہ اس کا مائینڈ پوری طرح سے کمپیوٹر میں فیڈ ہوا ہے یا نہیں اسے ہلاک کر دیا تھا۔

کلاسٹا نے جس طرح ڈاکٹر ثاقب کو اس کی سپیشل لیبارٹری سے باہر آنے پر مجبور کیا تھا وہ اس سے کسی نہ کسی طرح اس آئی بی کا تحریری فارمولا بھی حاصل کر لیتی مگر بلیک جیک کا یہی اصرار تھا کہ اسے زیادہ تگ و دو کرنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ وہ اپنی ایجاد کردہ مائینڈ کیچر مشین سے ڈاکٹر ثاقب کے آئی بی فارمولے کو تو کیا اس

کے دماغ میں موجود تمام فارمولوں کو آسانی سے حاصل کر سکتا ہے۔ بلیک جیک نے اسے اپنے سابقہ مشنز کی جو تفصیلات بتائی تھیں اس سے واقعی کلاسٹا بھی مطمئن ہو گئی تھی کہ وہ ڈاکٹر ثاقب کی مائینڈ میموری کیچ کر کے آسانی سے آئی بی کا فارمولا حاصل کر لے گا۔ اب اسے بلیک جیک نئی کہانی سنا رہا تھا کہ ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ لاکڈ ہے اور وہ اس کے دماغ میں موجود آئی بی فارمولا تو کیا کچھ بھی حاصل نہیں کر سکا تھا جس پر کلاسٹا کو بلیک جیک پر غصہ آ گیا تھا۔

کلاسٹا ڈائریکٹ اور فاسٹ ایکشن کی قائل تھی۔ اسے جس چیز کی ضرورت ہوتی تھی وہ دوسروں کے حلق میں ہاتھ ڈال کر نکال لیتی تھی اس نے اپنی حکومت سے کہا بھی تھا کہ اس مشن پر اسے اکیلے ہی بھیج دیا جائے۔ وہ خود ہی پاکیشیا سے نہ صرف ڈاکٹر ثاقب کا آئی بی فارمولا بلکہ ڈاکٹر ثاقب اور اس کی ایجاد کردہ مشین کو بھی اٹھا کر اسرائیل لے آئے گی لیکن چونکہ اس فارمولے کی اطلاع سب سے پہلے ایکریمیا کو ملی تھی اور اس کی توثیق اسرائیلی ایجنٹوں نے بھی کی تھی جو پاکیشیا میں بطور فارن ایجنٹس کام کرتے تھے اس لئے دونوں ملکوں نے بلیک جیک اور کلاسٹا کو پاکیشیا بھیج دیا تھا حالانکہ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے ان دونوں ایجنٹوں نے الگ الگ اپنے اپنے انداز میں کام کرنا تھا لیکن بلیک جیک نے کلاسٹا کو اپنی چکنی چپڑی باتوں کے جال میں بری طرح سے الجھا لیا تھا کہ کلاسٹا نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ بلکہ اس کی ہدایات پر کام کرنے کے لئے آمادہ ہو

گئی تھی۔

اصل میں اسے بلیک جیک کی حد سے زیادہ خود اعتمادی، اس کی ذہانت اور اس کی پرسنیلٹی پسند آ گئی تھی اور کلاسٹا اسے مستقبل میں اپنا لائف پارٹنر بنانے کے بارے میں سوچنا شروع ہو گئی تھی کیونکہ بلیک جیک میں وہ تمام خصوصیات بدرجہ اتم موجود تھیں جو کلاسٹا نے اپنے آئیڈیل کے بارے میں سوچ رکھی تھیں۔

کلاسٹا نے ڈاکٹر ثاقب کو سپیشل لیبارٹری سے باہر لا کر اس کے دماغ میں سی آر انجیکٹ کر کے اپنا کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے دیا تھا اور بلیک جیک کے کہنے کے مطابق وہ آسانی سے مائینڈ کیچر مشین کے ذریعے ڈاکٹر ثاقب کے ذہن کو اپنے ایجاد کردہ کمپیوٹر میں ٹرانسفر کر سکتا تھا اور اس کا اس نے اس کے سامنے عملی تجربہ بھی کیا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے کلاسٹا کے سامنے ڈاکٹر ثاقب کو ایک مشین کے ذریعے ٹرانس میں لا کر اسے مجبور کر کے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ وہ سپیشل لیبارٹری میں جا کر اپنی ٹیم کے ساتھ آئی بی مشین کو تباہ کر دے اور پھر واقعی ڈاکٹر ثاقب نے اس کی ہدایات پر حرف بہ حرف عمل بھی کر دیا تھا جس سے کلاسٹا بلیک جیک کی کارکردگی سے پوری طرح مطمئن ہو گئی تھی۔ اب ان کے خیال میں چونکہ ان کا مشن مکمل ہو چکا تھا اس لئے کلاسٹا بلیک جیک کے کہنے پر واپسی کی تیاری کرنے کے لئے گئی تھی۔ وہ اسرائیل کے ایک فارن ایجنٹ ماسٹر جوزو کے پاس گئی تھی جو پاکیشیا میں سپر

کلب کا مینجر تھا اور ایک عرصہ سے مقامی آدمی بن کر وہاں کام کر رہا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ ماسٹر جوزو سے کہہ کر واپس جانے کی تیاری کرتی بلیک جیک نے اسے فون کر کے جلد سے جلد واپس اپنے سنٹر پر آنے کا کہہ دیا جس کی وجہ سے کلاسٹا فوراً بلیک جیک سے ملنے کے لئے روانہ ہو گئی تھی اور پھر بلیک جیک نے جب اسے بتایا کہ ان کا مشن ابھی مکمل نہیں ہوا تو کلاسٹا کے ذہن میں جیسے چنگاریاں سی بھر گئیں۔ بلیک جیک کی باتیں سن کر ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا تھا کہ کہیں بلیک جیک اس سے ڈبل کراس تو نہیں کر رہا مگر وہ چونکہ انسانی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتی تھی اور اسے انسانی چہرے پر سچ اور جھوٹ پرکھنے کا فن آتا تھا اس لئے وہ مطمئن ہو گئی تھی کہ بلیک جیک بہرحال اس سے ڈبل کراس نہیں کر رہا۔

واقعی ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ لاکڈ تھا اور وہ اس کی مائینڈ میموری سے آئی بی کا فارمولا حاصل کرنے میں وقتی طور پر ناکام ہو گیا تھا اس لئے کلاسٹا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب جیسے بھی ممکن ہو ڈاکٹر ثاقب کے تحریری فارمولے کو حاصل کرے گی۔ اس سلسلے میں اس نے سپر کلب کے مینجر ماسٹر جوزو سے مدد لینے کا فیصلہ کر لیا تھا جس نے پاکیشیا اپنا اچھا خاصا نیٹ ورک قائم کر رکھا تھا اور اس کے پاس بہترین دماغ اور تربیت یافتہ افراد موجود تھے جو کلاسٹا کے معیار پر پورے اتر سکتے تھے۔

بلیک جیک سے اجازت لے کر وہ اپنی کار میں سپر کلب کی طرف

جا رہی تھی۔ جب ایک کراسنگ سگنل پر اسے اپنی کار روکنی پڑی تو اس کی نظر ساتھ والی کار میں بیٹھے ہوئے ایک خوش شکل نوجوان پر پڑی۔ اس نوجوان کو دیکھتے ہی کلاسٹا کے ذہن میں جیسے چیونٹیاں سی رینگنے لگیں۔ وہ اس نوجوان کو ایک لمحے سے کم وقفے میں پہچان گئی تھی۔ وہ علی عمران تھا۔ وہی علی عمران جو کافی عرصہ پہلے اسرائیل کے مفادات کو نقصان پہنچانے کے لئے آیا تھا۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے مل کر اسرائیل میں بے پناہ تباہی پھیلائی تھی اور اسرائیل کے ایک نامور اور بہت بڑے سائنس دان کو ہلاک کر کے نکل گئے تھے جس کا نام ڈاکٹر ولمور تھا۔ ان سیکرٹ ایجنٹوں کو ٹریس کرنے اور ان تک پہنچنے میں اسرائیل کی نامی گرامی ایجنسیاں بھی ناکام ہو گئی تھیں۔ تب کلاسٹا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کو حرکت میں لایا گیا تھا اور کلاسٹا اپنی ذہانت اور نہایت تیز رفتاری سے ان سیکرٹ ایجنٹوں کو نہ صرف ٹریس کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی بلکہ اس نے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بری طرح سے اپنے شکنجے میں لے لیا تھا۔ مگر نفری کم ہونے کی وجہ سے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے مار کھا گئے تھے۔

کلاسٹا ہر حال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار یا ہلاک کرنا چاہتی تھی۔ اس نے عمران کے ساتھ انتہائی خوفناک فائٹ کی تھی مگر پھر اس فائٹ میں اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ مارشل آرٹس میں عمران اس کے ہم پلہ تھا۔ پھر عمران کی ایک ساتھی نے اس پر

اچانک فائر کھول دیا اور ایک گولی کلاسٹا کے پہلو میں لگی اور گولی نے اس نے کلاسٹا کی کس رگ کو ڈیج کر دیا تھا جس کی وجہ سے کلاسٹا فوراً ہی بے ہوش ہو گئی تھی اور عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر اسرائیل سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

بعد میں کلاسٹا کو اس کے ساتھی اٹھا کر لے گئے تھے اور وہ کئی ماہ ہسپتال میں پڑی رہی تھی۔ وہ عمران سے اسرائیل کی تباہی اور ڈاکٹر ولمور کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ اپنی ناکامی کا بھی بدلہ لینا چاہتی تھی۔ اس نے کئی بار اسرائیلی حکام سے پاکیشیا جانے کی اجازت مانگی مگر اسرائیلی حکام اس جیسی ذہین اور سپر لیڈی ایجنٹ کو کھونا نہیں چاہتے تھے اس لئے وہ ہر بار کلاسٹا کو کسی بھی مشن پر پاکیشیا بھیجنے سے انکار کر دیتے تھے۔ آخر کئی برسوں بعد انہوں نے اسے ایکریمیا کے ٹاپ ایجنٹ بلیک جیک کے ساتھ پاکیشیا بھیج ہی دیا تھا۔ اس وقت تک کلاسٹا عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھول چکی تھی کیونکہ ایک تو اس بات کو طویل عرصہ گزر چکا تھا دوسرے وہ جس مشن پر یہاں آئی تھی اس کی پوری توجہ اسی مشن پر ہی مبذول رہی تھی۔ عمران کا نام بلیک جیک کے بتانے پر اس کے ذہن میں بار بار ابھر تو رہا تھا مگر اسے پوری طرح سے عمران یاد نہیں آ رہا تھا۔ مگر اب سڑک پر عمران کا چہرہ دیکھتے ہی اس کے ذہن میں وہ تمام مناظر کسی فلمی منظر کی طرح گھوم گئے تھے۔

کلاسٹا انتہائی حساس صلاحیتوں کی مالک تھی۔ وہ بظاہر عمران کی

جانب نہیں دیکھ رہی تھی مگر اس کے احساسات اسے صاف بتا رہے تھے کہ عمران اس کی طرف دیکھ کر زور سے چونکا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے بھی کلاسٹا کو پہچان لیا ہو حالانکہ کلاسٹا اس وقت بھرپور میک اپ میں تھی لیکن اسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پوری آگاہی تھی۔ عمران جیسا انسان اسے نہ پہچانتا یہ کیسے ممکن تھا۔

کلاسٹا چاہتی تو عمران سے یہیں ٹکرا سکتی تھی۔ وہ عمران کو ہلاک کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتی تھی مگر اس وقت سب سے پہلے وہ اپنا مشن مکمل کرنا چاہتی تھی۔ اس مشن کی کامیابی کے بعد وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا سامنا کرنے کا پروگرام بنا رہی تھی اس لئے اس نے سگنل آن ہوتے ہی کار آگے بڑھا دی تھی۔ اس کی توقع کے مطابق عمران نے فوری طور پر اس کا تعاقب کرنا شروع کر دیا تھا۔ کلاسٹا فی الحال عمران سے نہیں الجھنا چاہتی تھی اس لئے اس نے ایک سڑک پر مڑتے ہی ڈیش بورڈ سے ایک طاقتور بم نکال کر اسے سڑک پر پھینک دیا اور کار نہایت تیزی سے آگے بڑھا دی۔ سڑک پر بم گر کر چند لمحوں بعد خوفناک دھماکے سے پھٹا اور ہر طرف سیاہ دھواں اور گرد و غبار کا طوفان سا آ گیا۔ عمران اس خوفناک دھماکے سے راستہ بلاک ہو جانے کی وجہ سے کسی بھی طرح کلاسٹا کا تعاقب جاری نہیں رکھ سکتا تھا۔ کلاسٹا کار روکے بغیر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس کی کار چونکہ عمران کی نظروں میں آ چکی تھی اس لئے اس نے

ر کو ایک سپر مارکیٹ کی پارکنگ میں چھوڑا دیا اور ٹیکسیاں بدلتی ہوئی سپر کلب میں آ گئی جہاں اس کا دست راست اور اسرائیل کا ارن ایجنٹ ماسٹر جوزو موجود تھا۔

ماسٹر جوزو بھاری تن و توش کا مالک تھا۔ اس کا چہرہ بڑا اور سر گنجا تھا۔ اس کے چہرے پر درندگی اور وحشت جیسے ثبت رہتی تھی۔ وہ کلاسٹا کو اپنے جہازی سائز کے آفس میں لے آیا تھا۔ وہ کلاسٹا کے سامنے بچھا جا رہا تھا کیونکہ کلاسٹا اس سے زیادہ بااختیار اور اسرائیل کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کی چیف تھی جس کے احکامات کی پابندی کرنا اس کے اولین فرائض میں تھا۔ کلاسٹا کو اس نے اپنے ملک کی سب سے قیمتی اور نایاب شراب مہیا کر دی تھی جس کے سپ لیتے ہوئے کلاسٹا گہرے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔

"جوزو"۔ کلاسٹا نے شراب سپ کرتے ہوئے اچانک ماسٹر جوزو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"۔ ماسٹر جوزو نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کی آواز میں کھردرا پن تھا۔

"علی عمران کے بارے میں تمہارے پاس کیا انفارمیشن ہے"۔ کلاسٹا نے کہا۔ اس کی بات سن کر ماسٹر جوزو چند لمحے حیرانی سے کلاسٹا کو دیکھتا رہا جیسے وہ یہ پوچھنا چاہتا ہو کہ مادام کا اشارہ کس علی عمران کی طرف ہے۔ پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ مادام۔ آپ اس علی عمران کے بارے میں تو نہیں پوچھ

رہیں جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے"۔ ماسٹر جوزو نے جلدی سے کہا۔

"ہاں"۔ کلاسٹا نے کہا تو ماسٹر جوزو کے چہرے پر حیرت پھیلتی چلی گئی۔

"میں تو کیا اس کے بارے میں ساری دنیا جانتی ہے مادام۔ وہ انتہائی خطرناک اور عیار ترین انسان ہے"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

"کیا اس کے بارے میں تمہارے پاس کوئی فائل ہے"۔ کلاسٹا نے اسی انداز میں پوچھا۔

"نہیں مادام۔ لیکن میں اس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں اگر کہیں تو بتاؤں"۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ماسٹر جوزو اسے عمران کے بارے میں تفصیلات بتانے میں مصروف ہو گیا۔ کلاسٹا جیسے جیسے تفصیل سن رہی تھی اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں سی پھیلتی جا رہی تھیں۔

"ہونہہ۔ مجھے تو یہ ساری باتیں مبالغے پر مبنی معلوم ہو رہی ہیں"۔ کلاسٹا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو ماسٹر جوزو کے ہونٹوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"آپ کا بھی اس سے ٹکراؤ ہو چکا ہے مادام۔ پھر بھی آپ ایسا کہہ رہی ہیں"۔ ماسٹر جوزو نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"جب مجھے اس معاملے میں ملوث کیا گیا تھا اس وقت تک عمران اپنا کام ختم کر چکا تھا۔ میں نے عین آخری لمحات میں اس کا مقابلہ کیا

تھا۔ اس کی ایک ساتھی نے دھوکے سے مجھ پر فائر کھول دیا تھا ورنہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرح میرے ہاتھوں بچ کر نہیں نکل سکتے تھے۔ بہرحال اب میں ان کو بتاؤں گی کہ مادام کلاسٹا کیا ہے اور اس سے ٹکرانے کا انجام کس قدر خوفناک اور بھیانک ہو سکتا ہے۔ میں یہاں جس مشن پر کام کرنے آئی تھی اسے تو بہرحال میں مکمل کروں گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ اب میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی ٹکرانا چاہتی ہوں۔ انہوں نے اسرائیل کے مفادات کو جس طرح سے نقصان پہنچایا تھا اسرائیلی حکام تو فراموش کر سکتے ہیں مگر کلاسٹا نہیں"۔ کلاسٹا نے غراتے ہوئے کہا تو ماسٹر جوزو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مادام۔ آپ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ضرور ٹکرائیں اس معاملے میں میں بھی آپ کی مدد کروں گا لیکن اگر میں آپ کو ایک مشورہ دوں تو کیا آپ مانیں گی"۔ ماسٹر جوزو نے پریشانی اور ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔

"کیسا مشورہ"۔ کلاسٹا نے چونک کر پوچھا۔

"ان سے ٹکرانے سے پہلے آپ اپنے مشن کی طرف توجہ دیں مادام۔ اس مشن پر آپ کے ساتھ بلیک جیک کام کر رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں سے الجھتی رہ جائیں اور بلیک جیک آئی بی کا فارمولا لے کر یہاں سے نکل جائے۔ آپ بلیک جیک کو نہیں جانتیں مادام۔ وہ انتہائی چالاک اور شاطر انسان ہے"۔ ماسٹر

جوزو نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم بلیک جیک کے بارے میں "۔ کلاسٹا نے چونک کر کہا۔

" مادام ۔ بلیک جیک ڈبل کراس ایجنٹ ہے ۔ وہ یہودی نژاد ضرور ہے اور اسرائیل کے مفادات کے لئے بھی کام کرتا ہے لیکن اصل میں وہ ایکریمیا کا ایجنٹ ہے جسے اسرائیل سے زیادہ ایکریمیا کے مفادات عزیز ہیں جبکہ میری اطلاعات کے مطابق بعض اوقات بلیک جیک ایکریمیا سے بھی سودے بازی کرنے سے گریز نہیں کرتا "۔ ماسٹر جوزو نے کہا اور پھر وہ مادام کلاسٹا کو بلیک جیک کے ڈبل کراس ایجنٹ ہونے کی تفصیلات بتانے لگا جسے سن کر کلاسٹا کا چہرہ حیرت اور غصے سے بگڑتا چلا گیا۔

" ہونہہ ۔ تو یہ بات ہے "۔ کلاسٹا نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔

" اور مادام ۔ یہ کام بلیک جیک اس وقت کرتا ہے جب وہ اپنے ساتھ کسی مشن پر کسی دوسرے ملک کے ایجنٹ کو ساتھ رکھتا ہے جیسے کہ آپ ۔ بلیک جیک اپنے طور پر یا پھر آپ کی مدد سے مشن مکمل کر لے گا اور آئی بی فارمولا حاصل کر لے گا مگر پھر وہ اپنی مشینری اور سائنسی ایجادات سے آپ کے ذہن کو کنٹرول کر لے گا۔ آپ سے ایجاد حاصل کر کے وہ آپ کے ذہن میں ایسی فیڈنگ کر دے گا کہ آپ خود اس بات کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو جائیں گی کہ مشن مکمل ہونے کے باوجود آپ کی وجہ سے یا تو فارمولا ضائع ہو گیا ہے یا پھر

آپ نے اس فارمولے کو کہیں کھو دیا ہے ۔ اس طرح بلیک جیک آپ پر سبقت لے جائے گا اور .... "۔ ماسٹر جوزو کہتا چلا گیا۔ اس کی باتیں سنتے ہوئے کلاسٹا کا رنگ غصے سے سرخ ہو گیا تھا اور آنکھیں انگاروں کی طرح دہکنے لگی تھیں۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تو بلیک جیک ان نظریات کا مالک ہے ۔ اسی لئے وہ اس مشن پر مجھے اپنے ساتھ لایا ہے "۔ کلاسٹا نے غراتے ہوئے کہا۔

" میں بھی کئی مشنز پر اس کے ساتھ کام کر چکا ہوں مادام ۔ اس نے دوسرے ایجنٹوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا "۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو مادام کلاسٹا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی ۔ غصے اور نفرت سے اس کا چہرہ بگڑتا جا رہا تھا۔

" اوہ ۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی ۔ بلیک جیک نے اگر میرے ساتھ ایسا کرنے کی کوشش کی تو میں اس کے جبڑے چیر دوں گی ۔ اس کی بوٹیاں اڑا دوں گی "۔ کلاسٹا نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

" وہ یہ سب کام اپنی سائنسی مشینری سے کرتا ہے مادام ۔ اگر وہ آپ کا مائینڈ بلینک کر دے گا تو آپ کو کیسے پتہ چل سکے گا کہ اس نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے "۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" اوہ واقعی ۔ میں اس کی سائنسی مشینریوں کے بارے میں جانتی ہوں ۔ ان معاملات میں وہ بہت آگے ہے ۔ بہت آگے "۔ کلاسٹا نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

سے کہیں بڑھ کر ذہین اور بھرپور صلاحیتوں کا مالک تھا۔

" گڈ شو جوزو۔ تم تو میری توقع سے کہیں بڑھ کر ذہین اور ہوشیار آدمی ثابت ہوئے ہو"۔ کلاسٹا نے کہا۔

" تھینک یو مادام۔ آپ کے یہ الفاظ میرے۔لئے کسی اعزاز سے کم نہیں"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" جوزو۔ اگر تم اتنے وثوق سے کہہ رہے ہو کہ بلیک جیک ہمیں یہاں مانیٹر نہیں کر سکتا ہے اور نہ ہی ہماری باتیں سن سکتا ہے تو پھر تم مجھے اس شخص کے بارے میں بتانے سے کیوں ہچکچا رہے ہو"۔ کلاسٹا نے غور سے ماسٹر جوزو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" حفظ ماتقدم کے طور پر مادام۔ ہو سکتا ہے جیسے ہی آپ اس کلب سے باہر نکلیں بلیک جیک آپ کے ذہن کی سکیننگ کر لے۔ میرے بارے میں اگر وہ جان لے گا تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے مگر میں اس شخص کا نام اس تک نہیں پہنچنے دوں گا"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" گڈ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین ہو جوزو۔ اب تو ایسا لگا رہا ہے کہ تمہیں میرے احکامات پر نہیں بلکہ مجھے تمہارے احکامات پر چلنا ہو گا۔ تب ہی میں اس مشن کو مکمل کر سکتی ہوں"۔ کلاسٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ کہہ کر آپ مجھے شرمندہ کر رہی ہیں مادام۔ آپ کے سامنے بھلا میری کیا اوقات ہو سکتی ہے کہ میں آپ کو حکم دے سکوں۔ ہاں اس

مشن میں میں آپ کی معاونت ضرور کر سکتا ہوں اور آپ کو مشورے بھی دے سکتا ہوں"۔ ماسٹر جوزو نے انکساری سے کہا اور اس کی انکساری دیکھ کر کلاسٹا بے اختیار ہنس پڑی۔

" تو پھر اس سلسلے میں اب تمہارا کیا مشورہ ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہئے"۔ کلاسٹا نے ہنستے ہوئے کہا تو اس بار ماسٹر جوزو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" سب سے پہلے تو مجھے آپ کو اپنے سپیشل روم میں لے جانا ہو گا مادام۔ میرے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ بلیک جیک آپ کو کس طرح سے مانیٹر کر رہا ہے۔ پھر میں اس کا ایسا توڑ کروں گا کہ بلیک جیک میری یا آپ کی اجازت کے بغیر آپ کو مانیٹر کر ہی نہیں سکے گا"۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو کلاسٹا کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" کیا ایسا ممکن ہے"۔ کلاسٹا مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔ ماسٹر جوزو کے لئے یہ بے حد معمولی کام ہے"۔ ماسٹر جوزو نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر اس کام میں دیر نہیں کرنی چاہئے"۔ کلاسٹا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ماسٹر جوزو بھی اثبات میں سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران آندھی اور طوفان کی طرح سپیشل لیبارٹری میں پہنچا تھا۔ صدر اور وزیراعظم سے ملاقات کر کے اس نے وقوعے کا بغور جائزہ بھی لیا تھا اور اس نے سپیشل لیبارٹری میں روزمرہ کی بننے والی فلم بھی دیکھی تھی۔ پروجیکشن روم میں اس نے بار بار ڈاکٹر ثاقب کو کلوز اپ میں دیکھا تھا۔

فلم میں ڈاکٹر ثاقب کے مناظر کو علیحدہ کر لیا گیا تھا۔ اس فلم میں ڈاکٹر ثاقب کو اپنے سپیشل روم میں جاتے دکھایا گیا تھا۔ انہوں نے سپیشل روم میں جا کر پہلے خود آئی بی مشین کا معائنہ کیا اور پھر انہوں نے کال کر کے اپنی ٹیم کے ممبروں کو بھی وہیں بلا لیا تھا۔ انہوں نے آئی بی مشین کو پاور سپلائی کرنے والی بیٹریوں کی اوورچارجنگ کرنا شروع کر دی تھی جس سے بیٹریاں اور پھر مشین خوفناک دھماکے سے پھٹ گئی تھیں اور ان سب کے ساتھ ساتھ سپیشل روم بھی

مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا۔ پہلے تو ڈاکٹر ثاقب پوری طرح سے نارمل دکھائی دے رہے تھے لیکن جب انہوں نے بیٹریوں کی اوورچارجنگ کرنا شروع کی تو ان کی حالت پاگلوں جیسی ہو گئی تھی۔ کسی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ڈاکٹر ثاقب کو یکلخت کیا ہو گیا ہے۔ جس مشین پر انہوں نے پندرہ برس دن رات اور انتھک محنت کی تھی وہ خود ہی اس مشین کو عین اس وقت تباہ کر دیں گے جب مشین ہر لحاظ سے مکمل ہو چکی تھی۔

عمران نے سرداور اور سپیشل لیبارٹری کے چند سائنس دانوں سے ڈاکٹر ثاقب کے بارے میں تفصیلی بات چیت کی اور پھر وہ یہ جان کر چونک پڑا کہ ڈاکٹر ثاقب اپنی بیٹی نیلوفر سے ملنے کے لئے ہوٹل خیابان گئے تھے۔ وہاں ان کے ساتھ عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ سیکورٹی کی نگرانی میں ڈاکٹر ثاقب ہوٹل خیابان میں پہنچے اور پھر ایک گھنٹے تک بند کمرے میں اپنی بیٹی سے بات چیت کرتے رہے تھے۔ پھر جب وہ کمرے سے باہر آئے تو بے حد گھبرائے ہوئے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کی بیٹی کمرے میں نہیں ہے۔ کسی نے ان کو بے ہوش کر دیا تھا اور ان کی بے ہوشی میں کوئی ان کی بیٹی کو اٹھا کر لے گیا ہے۔ پھر وہ بھاگتے ہوئے ہال میں آئے تو ان کو چکر سا آیا اور وہ بے ہوش ہو گئے جس پر سیکورٹی والے انہیں فوراً ملٹری ہسپتال لے گئے۔ ہسپتال میں ڈاکٹر ثاقب دو گھنٹے تک بے ہوش رہے تھے ڈاکٹروں نے انہیں ہوش میں لانے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن انہیں

ڈاکٹر ثاقب کی بے ہوشی کا سبب ہی معلوم نہ ہو رہا تھا۔ دو گھنٹوں بعد ڈاکٹر ثاقب کو خود بخود ہوش آ گیا تھا۔ انہیں اس طرح ہوش میں آتے دیکھ کر ڈاکٹر بھی حیران رہ گئے تھے۔ وہاں ان کا تفصیلی معائنہ کیا گیا لیکن ڈاکٹر ثاقب پوری طرح سے نارمل ہو چکے تھے۔ معائنے میں بھی یہ بات ظاہر نہیں ہو سکی تھی کہ ڈاکٹر ثاقب بے ہوش کیسے ہوئے تھے اور پھر خود ہی انہیں ہوش کیسے آ گیا۔

ہوش میں آتے ہی ڈاکٹر ثاقب واپس سپیشل لیبارٹری میں چلے گئے اور پھر آدھے گھنٹے بعد انہوں نے مشین تباہ کر دی اور خود بھی ہلاک ہو گئے۔ یہ تفصیل معلوم کر کے عمران فوری طور پر ہوٹل خیابان پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر عمران نے انکوائری کی تو اسے معلوم ہوا کہ اس ساری کارروائی کے پیچھے کلاسٹا کا ہی ہاتھ ہے۔ گو وہ میک اپ میں تھی مگر اس کے کانوں کی لوؤں کے ستار نما تلوں نے اسے عمران کے سامنے بہرحال بے نقاب کر دیا تھا۔ اب عمران کو یہ سارا معاملہ اور زیادہ پیچیدہ اور پراسرار معلوم ہو رہا تھا۔ اس کے ذہن میں بے پناہ سوال گردش کر رہے تھے کہ کلاسٹا نے ڈاکٹر ثاقب کی بیٹی نیلوفر کا روپ کیسے بدلا تھا۔ وہ تو اپنے شوہر کے ساتھ ویسٹرن کارمن میں رہتی تھی۔ اگر کلاسٹا کا مقصد ڈاکٹر ثاقب سے آئی بی مشین یا اس کا فارمولا ہی حاصل کرنے کا تھا تو اس نے ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ کو کنٹرول کر کے مشین کو تباہ اور انہیں ہلاک کیوں کر دیا تھا۔ ڈاکٹر ثاقب پر کسی مائینڈ کنٹرولر مشین کا عمل کر کے اس کے ذہن سے

فارمولا حاصل کرنا ناممکن تھا کیونکہ عمران نے ڈاکٹر ثاقب اور ان جیسے ماہر سائنس دانوں کے دماغوں پر تنویمی عمل کر رکھا تھا تاکہ کوئی جبراً ان سے ان کے فارمولوں اور ایجادات کے بارے میں نہ جان لے۔ اگر کسی مائینڈ کنٹرولر مشین سے بھی ایسا کیا جاتا تو ان سائنس دانوں کا مائینڈ خود بخود لاکڈ ہو جاتا تھا جسے کھولنے کے لئے لامحالہ ایک کی کوڈ کی ضرورت ہوتی تھی جسے عام طور پر زیرو کی کہا جاتا تھا اور وہ زیرو کی عمران جانتا تھا۔

عمران یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اگر کلاسٹا کو آئی بی فارمولے کی ضرورت تھی اور اس نے ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ کنٹرول کر ہی لیا تھا تو وہ ڈاکٹر ثاقب کو اس کام کے لئے بھی مامور کر سکتی تھی کہ وہ اپنا تحریر کردہ فارمولا خود لا کر کلاسٹا کے حوالے کر دیتا لیکن کلاسٹا نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا بلکہ اس نے ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ کو کنٹرول کر کے انہی کے ہاتھوں ان کی برسوں کی محنت سے تیار کی ہوئی مشین تباہ کرا دی تھی جس کی تباہی سے وہ اور پاکیشیا کے بیس بہترین سائنس دان بھی ہلاک ہو گئے تھے۔

عمران کو ان دونوں کمروں سے ایسی کوئی چیز نہیں ملی تھی جس سے کلاسٹا کے بارے میں اسے کوئی کلیو مل سکتا کہ وہ یہاں سے جانے کے بعد کہاں گئی ہے۔ تب عمران وہاں سے نکل کر دانش منزل میں آ گیا۔ اسے اس قدر سنجیدہ اور پریشان دیکھ کر بلیک زیرو بھی پریشان ہوئے بغیر نہ رہ سکا تھا۔ یہ شاید اس کی زندگی کا پہلا

موقع تھا جب عمران اس قدر الجھا ہوا، پریشان اور سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

" کلاسٹا کا کچھ پتہ چلا"۔ عمران نے چند لمحے توقف کے بعد بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ممبر اسے ہر جگہ تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ میں نے انہیں ہدایات دے رکھی ہیں کہ وہ کلاسٹا کو تلاش کرنے کے لئے زیرو ایکس گلاسز استعمال کریں تاکہ کلاسٹا کسی بھی میک اپ میں ہو تو اسے پہچاننے میں انہیں کوئی مشکل نہ ہو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" میں پوچھ رہا ہوں ان کی طرف سے کوئی اطلاع آئی ہے یا نہیں"۔ عمران نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

" صفدر اور جولیا نے اطلاع دی تھی۔ ایل ایکس ایکس تھری سیاہ رنگ کی ہاسٹن کار انہیں ایک کمرشل پلازہ کی پارکنگ میں مل گئی تھی لیکن کلاسٹا کا تاحال کچھ پتہ نہیں چل رہا"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ آسانی سے کسی کے ہاتھ آنے والوں میں سے نہیں ہے۔ اسے تلاش کرنے کے لئے مجھے ہی کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ کے پاس کلاسٹا کو تلاش کرنے کے لئے کوئی لائن آف ایکشن ہے"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" نہیں۔ لیکن بہرحال وہ ہے تو یہیں۔ کسی نہ کسی طرح تو اسے

ل کرنا ہی ہو گا ورنہ اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کیا کر بیٹھے"۔ ن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اسرائیل کی ٹاپ ایجنٹ کلاسٹا اور ایکریمیا کے سپر ایجنٹ بلیک یک کا پاکیشیا میں موجودگی کا آخر کیا مقصد ہو سکتا ہے"۔ بلیک و نے جیسے خود کلامی کرنے والے انداز میں کہا تو عمران بے اختیار ک پڑا۔

" بلیک جیک"۔ عمران کے منہ سے نکلا۔

" ہاں۔ عمران صاحب۔ ریڈ برونس کی کال آئی تھی"۔ بلیک و نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ کیا بتایا ہے اس نے"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

" ریڈ برونس نے پتہ چلا لیا ہے کہ بلیک جیک واقعی پاکیشیا ہی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے

" ہونہہ۔ تو میرا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔ بلیک جیک اکیلا یں ہے بلکہ کلاسٹا یقیناً اس کے ساتھ ہے۔ بلیک جیک ایک ئنس دان ہے اور وہ اپنا کام زیادہ تر سائنسی مشینری کی مدد سے تا ہے اور فیلڈ ورکنگ کے لئے ہمیشہ اپنے ساتھ کسی نہ کسی لیڈی جنٹ کو ضرور رکھتا ہے۔ اب مجھے سمجھ آ رہا ہے کہ ڈاکٹر ثاقب کے اتھ کیا ہوا ہو گا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک کر عمران کی رف دیکھنے لگا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر ثاقب کو بلیک جیک نے"۔ بلیک

زیرو کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

" ہاں ۔ یہ سارا کام بلیک جیک کا ہی ہے ۔ اس نے ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ کو کنٹرول کیا ہو گا۔ کلاسٹا نے تو صرف ڈاکٹر ثاقب کو اس کی بیٹی نیلوفر بن کر سپیشل لیبارٹری سے باہر نکالا ہو گا۔ اس کے لئے اس نے لازماً ویسٹرن کارمن سے ہی سیٹ اپ بنایا ہو گا۔ نیلوفر کو وہاں سے غائب کرنے کے بعد ہی کلاسٹا اس کی جگہ لے سکتی تھی۔ ہوٹل خیابان میں کلاسٹا اکیلی نہیں ہو گی بلکہ اس کے ساتھ یقیناً بلیک جیک بھی ہو گا۔ اس نے ڈاکٹر ثاقب کے ساتھ کوئی سائنسی عمل کیا ہو گا اور مجھے شک ہی نہیں بلکہ پورا یقین ہے کہ بلیک جیک اور کلاسٹا ڈاکٹر ثاقب سے آئی بی کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے ہی آئے ہیں"۔ عمران نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ پھر تو بلیک جیک نے ڈاکٹر ثاقب کے دماغ سے وہ فارمولا حاصل کر لیا ہو گا اسی لئے تو اس نے ڈاکٹر ثاقب کے ذہن کو کنٹرول کر کے ان کے ذریعے ان کی مشین تباہ کرا دی ہو گی"۔ بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ میں نے ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ کو بھی دوسرے سائنس دانوں کی طرح لاکڈ کر رکھا تھا ۔ اس کی زیرو کی مجھے معلوم ہے ۔ جب تک بلیک جیک اور کلاسٹا مجھ سے زیرو کی حاصل نہیں کر لیتے وہ ڈاکٹر ثاقب کے لاکڈ مائینڈ کو اوپن کر ہی نہیں سکتے "۔ عمران نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اگر انہیں فارمولا نہیں ملا تھا تو انہوں نے ڈاکٹر ثاقب کو اس طرح ہلاک کیوں کر دیا"۔ بلیک زیرو نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

" یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ کہیں ایسا تو نہیں ڈاکٹر ثاقب نے انہیں بتا دیا ہو کہ انہوں نے آئی بی کا فارمولا ایک ریڈ نوٹ بک میں تحریر کر رکھا ہے ۔ وہ ڈاکٹر ثاقب کو ہلاک کر کے ان کا تحریر کردہ فارمولا لے جانے کی فکر میں ہوں"۔ بلیک زیرو نے چند لمحے توقف کے بعد سوچتے ہوئے انداز میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ ایسا بالکل ہو سکتا ہے ۔ انہیں ڈاکٹر ثاقب کی مائینڈ میموری سے آئی بی کا فارمولا نہیں ملا ہو گا لیکن ڈاکٹر ثاقب نے انہیں واقعی اپنی ریڈ نوٹ بک کے بارے میں بتا دیا ہو گا ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولے کا پتہ لگنے کی وجہ سے ہی ان لوگوں نے ڈاکٹر ثاقب کے ہاتھوں ان کی مشین تباہ کرا کر انہیں ہلاک کیا ہے ۔ ویری گڈ بلیک زیرو تم نے تو میری ساری الجھن ہی دور کر دی ۔ دل چاہتا ہے کہ تمہارا منہ چوم لوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی سنجیدگی یکلخت کافور ہو گئی تھی جو پہلے سے اس کے چہرے پر چھائی ہوئی تھی۔

" شکر ہے عمران صاحب آپ کا موڈ تو بحال ہوا ورنہ آپ کو اس طرح دیکھ کر میں بھی پریشان ہو گیا تھا"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" جب کلاسٹا اور بلیک جیک جیسے خطرناک ایجنٹ پاکیشیا میں موجود ہوں تو پھر سنجیدہ تو ہونا ہی پڑتا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" تب پھر آپ کلاسٹا اور بلیک جیک کے سلسلے میں کیا کریں گے دونوں مجرم ہمارے سامنے آچکے ہیں اور ان کا مقصد بھی ہم جان چکے ہیں۔ ایسی صورت میں انہیں زیادہ ڈھیل دینا مناسب نہیں ہو گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے ان کو تلاش کرنے کے لئے ہمیں کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے"۔ عمران نے بلیک زیرو سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے سیکرٹ سروس کے چند ممبران کو اسی طرح مسلسل تلاش کرتے رہیں اور باقی ممبر ایس ایس آر کی حفاظت پر لگا دینے چاہئیں۔ ڈاکٹر ثاقب کا تحریر کردہ فارمولا جو ریڈ نوٹ بک میں ہے وہ سپیشل سٹرانگ روم میں ہے اور اس نوٹ بک کو حاصل کرنے کے لئے وہ دونوں لامحالہ اس طرف آئیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" مناسب تجویز ہے۔ لیکن سب سے پہلے مجھے ایس ایس آر سے ریڈ نوٹ بک کو ہٹانا ہو گا کیونکہ بلیک جیک بہت بڑا سائنس دان ہے وہ جدید سے جدید مشینری استعمال کر کے ایس ایس آر میں گھسنا

ں سے ریڈ نوٹ بک حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ ہمیں بہرحال ان کی کوششوں کو ناکام کرنا ہے"۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" سپیشل سٹرانگ روم کے انچارج سرافتخار ہیں۔ میرے خیال میں سپیشل سٹرانگ روم تک پہنچنے کے لئے وہ لوگ سرافتخار کو بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ کیوں ناں سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو سر افتخار کی جگہ بٹھا دیا جائے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" گڈ۔ یہ بھی زبردست آئیڈیا ہے۔ ٹھیک ہے تم سرافتخار کی جگہ صفدر کو ان کے میک اپ میں بٹھا دو۔ میں سرسلطان کو فون کر دیتا ہوں کہ وہ ایس ایس آر سے تمام فارمولے اور ایجادات نکال کر دانش منزل پہنچا دیں۔ ایس ایس آر کو میں بلیک جیک اور کلاسٹا کے لئے چوہے دان بنا دوں گا جہاں سے وہ کسی بھی صورت میں نہیں نکل سکیں گے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا عمران نے سرسلطان کو فون کیا اور پھر بلیک زیرو واچ ٹرانسمیٹر پر صفدر سے بات کر کے اسے ہدایات دینے لگا۔ پھر عمران اٹھنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اٹھتے اٹھتے بیٹھ گیا۔

" ایکسٹو"۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلیمان بول رہا ہوں جناب"۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

بلیک زیرو نے چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن کر رکھا تھا اس لئے عمران نے
بھی سلیمان کی آواز سن لی تھی۔

" ہاں سلیمان ۔ کیوں فون کیا ہے "۔ عمران کے اشارے پر
بلیک زیرو نے پوچھا۔

" ایکریمیا سے صاحب کا کوئی دوست آیا ہے ۔ وہ ان سے بہت
ضروری ملنا چاہتا ہے "۔ سلیمان نے کہا۔

" کون سا دوست "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" اس نے اپنا نام بلیک جیک بتایا ہے ۔ پہلے تو میں یہ سمجھا تھا
کہ وہ صاحب کا خیر خواہ اور صاحب کی مشکلیں کم کرنے کے لئے
بلینک چیک لایا ہے مگر اس نے بتایا کہ بلیک جیک اس کا نام ہے
تو میری امیدوں پر اوس پڑ گئی "۔ سلیمان نے کہا تو بلیک زیرو کے
لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی جبکہ عمران یکلخت ایک جھٹکے سے
اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت بے پناہ تحیر ابھر آیا تھا۔

" بلیک جیک ۔ کیا واقعی وہ بلیک جیک ہے "۔ عمران نے آگے
بڑھ کر بلیک زیرو کے ہاتھ سے رسیور لیتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

" جی ہاں ۔ بلیک جیک یا بلینک چیک ایسا ہی نام بتایا ہے اس
نے "۔ سلیمان نے کہا۔

" کہاں ہے وہ "۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

" گیسٹ روم میں بیٹھا ہے ۔ کیوں اس کا آنا آپ کو پسند نہیں آیا۔
آپ کہیں تو میں سے جو۔تے مار مار کر بھگا دوں "۔ سلیمان نے جلدی

سے کہا۔ اس نے عمران کی آواز پہچان لی تھی۔

" نہیں ۔ اسے روکو ۔ میں آرہا ہوں "۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور تیزی سے
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" عمران صاحب "۔ بلیک زیرو نے اسے آواز دی لیکن عمران جیسے
ان سنی کرتا ہوا تیزی سے آپریشن روم سے نکل گیا۔ چند ہی لمحوں میں
وہ اپنی سپورٹس کار میں بیٹھا آندھی اور طوفان کی طرح اپنے فلیٹ کی
جانب اڑا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر چٹانوں کی سی سختی
اور سنجیدگی عود کر آئی تھی۔

بلیک جیک فلیٹ نمبر دو سو کے قریب جا کر رک گیا۔ اس کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی مسکراہٹ تھی۔ وہ چند لمحے بند دروازے کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے دروازے کی سائیڈ پر لگے ہوئے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ اندر گھنٹی بجی اور پھر بجتی ہی چلی گئی کیونکہ بلیک جیک نے بٹن سے انگلی نہ ہٹائی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا جو وہ ہیڈ کوارٹر سے اپنا کچھ سامان بھر کر ساتھ لایا تھا۔

" ارے۔ گھنٹی جلانے کا ارادہ ہے کیا۔ آ رہا ہوں "۔ اندر سے ایک جھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر ایک جھٹکے سے دروازہ کھل گیا اور بلیک جیک کے سامنے ایک ملازم ٹائپ کا شخص آ گیا۔ وہ بلیک جیک کو سر سے پیروں تک دیکھنے لگا۔ بلیک جیک کی انگلی بدستور بٹن پر تھی اور گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔

" بھائی صاحب گھنٹی بہت مہنگی آتی ہے "۔ سلیمان نے بلیک

جیک کی طرف دیکھ کر قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" گھنٹی۔ کون سی گھنٹی "۔ بلیک جیک نے جان بوجھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ جو آپ مسلسل بجائے چلے جا رہے ہیں "۔ سلیمان نے کہا۔

" لیکن میں تو کوئی گھنٹی نہیں بجا رہا "۔ بلیک جیک نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور سلیمان بے اختیار دیدے گھما کر رہ گیا۔ وہ اس غیر ملکی کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ اس کے ذہن میں ضرور کوئی خلل ہے۔

" آپ کی انگلی بٹن پر چپکی ہوئی ہے جناب۔ جب تک آپ کی انگلی بٹن پر چپکی رہے گی اندر گھنٹی مسلسل بجتی رہے گی "۔ سلیمان نے کہا۔

" اوہ بٹن۔ سوری۔ میں بھول گیا تھا "۔ بلیک جیک نے گھبرا کر بٹن سے انگلی ہٹاتے ہوئے کہا جیسے واقعی اسے بھول جانے کی بیماری ہو۔

" فرمائیں۔ کیا میں آپ سے اس بٹن کے دبانے کا مقصد جان سکتا ہوں "۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ میں نے گھنٹی بجانے کے لئے بٹن دبایا تھا۔ آپ کو اتنا بھی نہیں معلوم "۔ بلیک جیک نے کہا جیسے اسے سلیمان کی کم عقلی پر حیرانی ہو رہی ہو۔

" ہونہہ۔ مگر آپ گھنٹی کیوں بجا رہے تھے "۔ سلیمان نے جھلا کر

کہا۔

"کیوں بجا رہا تھا۔ یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم"۔ بلیک جیک نے سر کھجاتے ہوئے سوچ میں ڈوبے لہجے میں کہا۔ اب تو سلیمان کو واقعی یقین ہو گیا تھا کہ اس غیر ملکی کا دماغ کھسکا ہوا ہے۔

"تو پھر کیسے معلوم ہے"۔ سلیمان نے بے اختیار کہا۔ اسے واقعی اس نوجوان کی سمجھ نہیں آ رہی تھی جو دیکھنے میں انتہائی سنجیدہ، ہوشیار اور بردبار نظر آ رہا تھا مگر اس کے بولنے کا انداز احمقانہ سا تھا۔ ایک لمحے کے لئے سلیمان کو یوں محسوس ہوا جیسے غیر ملکی کے میک اپ میں عمران اس کے سامنے کھڑا ہے اور اس سے شرارت کر رہا ہے مگر نوجوان عمران کے مقابلے میں قدرے لمبا تھا اور اس کی جسامت بھی عمران سے مختلف تھی۔

"شاید عمران صاحب کو معلوم ہو"۔ نوجوان نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کون عمران صاحب"۔ سلیمان نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

"وہی عمران صاحب جن سے میں ملنے آیا ہوں"۔ نوجوان نے اسی انداز میں کہا۔

"لیکن یہاں کوئی عمران صاحب نامی شخص نہیں رہتا۔ ہاں میرے ایک صاحب ہیں جو ہمیشہ سے کنجوس مکھی چوس ہیں اور وہ خود کو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں۔ اگر آپ ان سے ملنے آئے ہیں تو پہلے آپ کو مجھے اپنا نام و پتہ بتانا ہو گا

بتانا ہو گا کہ آپ ان سے کیوں ملنے آئے ہیں۔ آپ نے ان سے قرض وصول کرنا ہے یا پھر آپ انہیں قرض حسنہ کے طور پر کچھ دینے کے لئے آئے ہیں"۔ سلیمان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"نہ میں نے ان سے کوئی قرض لینا ہے اور نہ ان کا کوئی قرض دینا ہے۔ میں ایکریمیا سے خاص طور پر ان سے ملنے آیا ہوں۔ میں ان کا دوست ہوں اور میرا نام بلیک جیک ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"بلینک چیک"۔ سلیمان نے چونک کر کہا۔

"بلینک چیک نہیں۔ بلیک جیک"۔ بلیک جیک نے سلیمان کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بلیک جیک ہو یا بلینک چیک۔ کیا فرق پڑتا ہے"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ عمران صاحب کے مہمانوں کو اسی طرح دروازے پر روک کر باتیں کرتے ہیں"۔ بلیک جیک نے سلیمان کے انداز پر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ آپ اندر آ جائیں۔ لیکن ہاں یہ سن لیں آپ کے عمران صاحب اندر نہیں ہیں۔ وہ ابھی آ جائیں، ایک گھنٹے بعد آئیں، ایک دن بعد، ایک ہفتے بعد، ایک ماہ بعد آئیں یا ایک سال بعد۔ بہرحال آپ کو ان کا انتظار کرنا ہو گا"۔ سلیمان نے کہا اور دروازے سے ہٹ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ دس سال بعد بھی آئیں تب بھی میں ان کا

انتظار کرنے کے لئے تیار ہوں"۔ بلیک جیک نے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔ سلیمان اسے ڈرائینگ روم کی طرف لے گیا تھا اور بلیک جیک ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ بیگ اس نے اپنے ساتھ صوفے پر ہی رکھ لیا تھا۔

" دس سال تک اگر آپ میں انتظار کرنے کا حوصلہ ہے تو پھر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ صاحب سے آپ کی ملاقات یقیناً ہو جائے گی"۔ سلیمان نے اس انداز میں کہا کہ بلیک جیک کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

" کیا آپ اس فلیٹ میں اکیلے رہتے ہیں"۔ بلیک جیک نے کہا۔

" نہیں۔ اکیلا تو نہیں ہوں"۔ سلیمان نے جواب دیا تو بلیک جیک بے اختیار چونک پڑا۔

" لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ عمران صاحب فلیٹ میں نہیں ہیں اور مجھے معلوم ہے یہاں تم اور عمران صاحب ہی رہتے ہیں"۔ بلیک جیک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" اس وقت میرے ساتھ آپ ہیں اس لئے تو میں نے کہا کہ میں اکیلا نہیں ہوں"۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک جیک بے اختیار ہنس پڑا۔

" خوب۔ تم عمران سے بھی دو جوتے آگے معلوم ہوتے ہو"۔ بلیک جیک نے کہا تو سلیمان بھی مسکرا دیا۔

" دو جوتے نہیں چار جوتے بلکہ چار جوڑی جوتے ہیں میرے پاس

صاحب کے پاس پرانے جوتوں کا صرف ایک ہی جوڑا ہے جسے وہ ہر وقت گھساتے رہتے ہیں"۔ سلیمان نے کہا تو بلیک جیک بے اختیار ہنس پڑا۔

" دیکھو مسٹر۔ میرا عمران صاحب سے ملنا بے حد ضروری ہے۔ اگلے دو گھنٹوں میں میری فلائٹ ہے اور مجھے واپس ایکریمیا جانا ہے۔ اگر تمہیں عمران کے متعلق معلوم ہے تو انہیں یہاں بلا لو۔ میں نے انہیں ایک نہایت ضروری پیغام دینا ہے"۔ بلیک جیک نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" اگر زیادہ ضروری پیغام ہے تو مجھے بتا دیں میں صاحب کو بتا دیتا ہوں"۔ سلیمان نے نیم رضامندی سے کہا۔

" اوہ نہیں۔ وہ پیغام میں صرف عمران صاحب کو ہی دینا چاہتا ہوں۔ تم بس انہیں میرا نام بتا دینا۔ میرا نام سنتے ہی وہ سر کے بل یہاں دوڑے چلے آئیں گے"۔ بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ تو اچھا ہے۔ سر کے بل دوڑنے سے کم از کم ان کے جوتے گھسنے سے بچ جائیں گے"۔ سلیمان نے کہا تو بلیک جیک ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" اچھا۔ میں دیکھتا ہوں۔ اگر صاحب سے میری بات ہو گئی تو میں انہیں بلا لیتا ہوں"۔ سلیمان نے کہا اور پھر وہ مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ جیسے ہی سلیمان کمرے سے باہر گیا بلیک جیک نے جلدی سے بیگ کھولا اور اس میں سے شیشے کے چند چوکور ٹکڑے

نکال لئے۔ وہ چوکور ٹکڑے چھوٹے چھوٹے تھے اور ان میں چاروں طرف سوراخ اور اندر چھوٹی سی مشینری لگی دکھائی دے رہی تھی۔ بلیک جیک نے ان شیشے کے ٹکڑوں کو اٹھ کر کمرے کے کونوں کی دیواروں پر چپکانا شروع کر دیا۔ شیشے کے ٹکڑے دیواروں سے یوں چپک گئے تھے جیسے لوہے سے مقناطیس چمٹ جاتا ہے۔ شیشے کے ٹکڑے دیواروں سے چپکاتے ہوئے بلیک جیک ان کو انگوٹھے سے مخصوص انداز میں دبا دیتا تھا جس سے ان کا رنگ یکلخت تبدیل ہو جاتا تھا اور وہ دیواروں کے رنگ میں رنگ جاتے تھے جن کی موجودگی کا پتہ لگانے کے لئے انہیں غور سے دیکھنا پڑتا تھا۔ بلیک جیک نے تقریباً چالیس ٹکڑے دیواروں پر مختلف پوزیشنوں میں رکھ کر چپکائے اور پھر وہ دوبارہ صوفے پر آ بیٹھا۔ اس تمام کام میں اسے زیادہ سے زیادہ چند منٹ لگے ہوں گے۔ اس دوران اس کے کان سلیمان کے قدموں کی طرف ہی مبذول تھے لیکن اس دوران سلیمان وہاں نہیں آیا تھا۔ اب بلیک جیک کے چہرے پر گہرا اطمینان اور سکون تھا۔ چند لمحوں بعد سلیمان ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آ گیا جس پر چائے کے برتن اور دیگر لوازمات کی پلیٹیں رکھی ہوئی تھیں۔

"میں نے صاحب کو اطلاع دے دی ہے وہ تھوڑی دیر تک یہاں پہنچ جائیں گے"۔ سلیمان نے کہا تو بلیک جیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سلیمان نے خاموشی سے کپ میں چائے بنا کر بلیک جیک کے سامنے رکھی اور دیگر لوازمات کی پلیٹیں بھی اس کے سامنے میز پر رکھ

دیں۔

"اس کی کیا ضرورت تھی"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"جتنی ضرورت ہو کھا لیں باقی میرے لئے چھوڑ دیں"۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک جیک بھی مسکرا دیا۔

"اگر برا نہ مانو تو تم سے ایک بات پوچھوں"۔ بلیک جیک نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"برا ماننے والی بات ہو گی تو ضرور برا مناؤں گا۔ بہرحال آپ پوچھیں"۔ سلیمان نے کہا۔

"تمہارے صاحب کس قسم کے انسان ہیں"۔ بلیک جیک نے سلیمان کی بات سن کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل اس قسم کے جس قسم کے آپ ہیں"۔ سلیمان نے کہا تو بلیک جیک بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"۔ بلیک جیک نے چونک کر کہا۔

"میرا مطلب ہے عمران صاحب بھی آپ کی اور سب انسانوں کی طرح باقاعدہ انسان ہی ہیں۔ ان کے دو ہاتھ، دو پاؤں، دو آنکھیں، دو کان، ایک ناک اور ایک ہی منہ ہے"۔ سلیمان نے جواب دیا تو بلیک جیک چند لمحے غور سے سلیمان کی طرف دیکھتا رہا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ سلیمان کیا کہہ رہا ہے مگر دوسرے ہی لمحے وہ یکلخت کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کس قسم کے انسان سے سلیمان نے کیا مراد لی تھی۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ دراصل عمران میرے ساتھ آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھتا رہا ہے۔ وہ خود کو بظاہر تو انتہائی احمق اور انتہائی سادہ لوح پوز کرتا تھا لیکن حقیقت میں وہ کس قدر ذہین، چالاک اور ہوشیار انسان ہے اس کا کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔ مجھ سے دوسرے سٹوڈنٹس سے اور خاص طور پر یونیورسٹی کے پروفیسروں کے ساتھ وہ ایسے ایسے مذاق اور شرارتیں کر جاتا تھا جس سے سبھی اسے احمق، بے وقوف اور ذہنی طور پر کھسکا ہوا خیال کرتے تھے مگر پڑھائی اور دوسرے معاملات میں وہ سب سے آگے تھا۔ میرا کہنے کا مطلب تھا کہ کیا اب بھی وہ ویسا ہی ہے یا اب وہ سنجیدہ ہو چکا ہے"۔ بلیک جیک نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ سنجیدہ ہو گئے ہوتے تو میں دو اور وہ چار بچوں کا باپ نہ بن گئے ہوتے"۔ سلیمان نے منہ بنا کر کہا تو بلیک جیک اس کی بات سن کر ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت ابھر آئی تھی جیسے وہ سلیمان کی بات نہ سمجھ سکا ہو۔

"آپ شاید سمجھے نہیں"۔ سلیمان نے بلیک جیک کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی میں نہیں سمجھ پایا کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو"۔ بلیک جیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ملک میں سنجیدہ صرف شوہر حضرات ہی ہوتے ہیں۔ ان کی خوشیاں بیگمات اور ان کی شرارتیں اور شوخیاں ان کے بچے

لیتے ہیں اور شوہر بے چارہ بیوی بچوں کے اخراجات کے لئے دن ت سنجیدگی سے سنجیدہ ہوتا رہتا ہے۔ میں نے اور صاحب نے فی ل سنجیدہ ہونے کے بارے میں کبھی سنجیدہ ہو کر سوچا ہی نہیں لئے آپ خود ہی اندازہ لگا لیں کہ صاحب کس قسم کے ہو سکتے اور وہ بدلے ہیں یا نہیں"۔ سلیمان نے سنجیدہ کی باقاعدہ گردان تے ہوئے کہا تو بلیک جیک قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران صاحب ابھی تک نہیں لے"۔ بلیک جیک نے ہنستے ہوئے کہا۔ ساتھ ساتھ وہ چائے بھی جا رہا تھا۔

اے کاش کہ وہ بدل جائیں اور سنجیدہ ہونے کے بارے میں ی سنجیدہ ہو کر سوچ لیں"۔ سلیمان نے حسرت بھرے لہجے میں س لیتے ہوئے کہا تو بلیک جیک ہنستے ہنستے بے حال ہو گیا۔ اس داز ایسا تھا جیسے وہ یہاں کسی غرض سے نہیں بلکہ سلیمان سے ی مذاق کرنے کے لئے آیا ہو۔ اچانک کال بیل بجی تو سلیمان کے تھ ساتھ بلیک جیک بھی چونک پڑا۔

"صاحب آ گئے ہیں"۔ سلیمان نے کہا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ کے کمرے سے باہر جاتے ہی بلیک جیک نے جیب سے شیشے کا کیپسول نکالا اور اسے اپنے جوتوں کے پاس فرش پر ڈال دیا اور اس پر اپنا جوتا رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو مستعد ہو گیا اور اس کے چہرے پر کھنچاؤ سا آ گیا۔

جولیا اس وقت اپنی کار میں تھی اور اس کے ساتھ تنویر اور نعمانی تھے۔ وہ سب ایکسٹو کے حکم پر کلاسٹا اور بلیک جیک کو ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ انہوں نے ان مجرموں کی تلاش میں پورا شہر چھان مارا تھا لیکن انہیں کہیں بھی ان کا سراغ نہ ملا۔ انہوں نے آنکھوں پر مخصوص چشمے لگا رکھے تھے جن کے گلاسز خاص طور پر اس انداز میں تیار کئے گئے تھے کہ ان گلاسز سے کسی بھی قسم کا میک اپ چھپا نہیں رہ سکتا تھا۔ ان سپیشل گلاسز کی وجہ سے وہ ڈبل میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے مجرم کا اصل چہرہ دیکھ سکتے تھے۔

سیکرٹ سروس کے تمام ممبر بڑی شد و مد سے ان دونوں مجرموں کو تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ انہوں نے خاص طور پر غیر ملکیوں کو ہر جگہ چیک کیا تھا۔ کلاسٹا کا چہرہ تو انہیں اچھی طرح یاد تھا البتہ بلیک جیک کا حلیہ ایکسٹو نے انہیں بتا دیا تھا لیکن ان دونوں کے بارے

تک انہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا یہاں تک کہ انہوں نے تمام ہوٹل بھی کھنگال لئے تھے اور خاص طور پر شہر کے مضافات بھی دیکھ لئے تھے مگر کلاسٹا اور بلیک جیک گدھے کے سینگ کی طرح غائب تھے۔ یہاں تک کہ وہ ان کی تلاش میں بری طرح تھک گئے تھے۔ پھر تنویر نے جولیا سے کہا کہ انہیں شہر کے بدنام زمانہ سپر کلب کو بھی چیک کر لینا چاہئے۔

اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے وہ سپر کلب میں آ گئے تھے۔ تنویر نے جولیا کو بتا دیا تھا کہ اس کلب کا مالک ماسٹر جوزو ہے جو اس کلب کا مینجر بھی ہے۔ گو تنویر ماسٹر جوزو کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا مگر اس کے ایک دوست نے بتایا تھا کہ اس کے کلب میں غیر ملکیوں کا آنا جانا زیادہ رہتا ہے۔ وہاں اعلیٰ درجے کی شراب اور منشیات کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر جوا بھی ہوتا ہے۔ وہ کلب چونکہ صرف اعلیٰ طبقے کے لوگوں اور غیر ملکیوں کی آماجگاہ تھی اس لئے عام لوگوں کی اس کلب میں داخلے پر پابندی تھی۔ تنویر کے یہ سب کچھ بتانے پر انہوں نے غیر ملکیوں کا میک اپ کیا اور وہ کلب کے ہال میں آ کر بیٹھ گئے۔ یہاں واقعی اعلیٰ طبقے کے لوگ اور غیر ملکی دکھائی دے رہے تھے۔ اس کلب میں چونکہ رکھ رکھاؤ کا زیادہ خیال رکھا جاتا تھا اس لئے شراب، منشیات اور جوئے وغیرہ کے لئے علیحدہ پورشن یہاں بنا دیئے گئے تھے۔

جس ہال میں وہ تینوں موجود تھے یہاں عموماً لوگ لائم جوس،

دوسرے مشروبات اور ہلکی پھلکی شراب اور دوسرے لوازمات استعمال کرتے تھے ۔ یہ ہال اعلیٰ درجے کا ریستوران جیسا تھا جہاں ضروری نہیں تھا کہ ہر کوئی شراب نوشی ہی کرے ۔ جولیا نے سوئس نژاد ہونے کے باوجود ہلکا سا میک کر رکھا تھا ۔ وہ تینوں اس وقت ایکریمی میک اپ میں تھے ۔ ان کی آنکھوں پر بدستور زیرو ایکس چشمے تھے جس سے وہ وہاں موجود تمام غیر ملکیوں کو چیک کر رہے تھے ۔ انہوں نے ایک خالی میز پر بیٹھتے ہی لائم جوس منگوا لئے تھے۔

" وہ ہمیں یہاں نہیں سپیشل رومز میں ملیں گے " ۔ تنویر نے جولیا کا نام لئے بغیر اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کہاں ہیں سپیشل رومز اور وہاں جانے کا طریقہ کیا ہے " ۔ جولیا نے لائم جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

" میں پہلے تو یہاں نہیں آیا ۔ لیکن میرے ایک دوست نے مجھے اس کلب کے متعلق سب کچھ بتا دیا تھا ۔ اگر آپ کہیں تو سپیشل رومز میں جانے کا بندوبست کروں " ۔ تنویر نے کہا۔

" کتنی دیر لگے گی " ۔ جولیا نے پوچھا۔

" زیادہ سے زیادہ دس منٹ " ۔ تنویر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ کرو بندوبست " ۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو تنویر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" ایک منٹ " ۔ اچانک نعمانی نے کہا تو جولیا اور تنویر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے ۔

" کیوں ۔ کیا بات ہے " ۔ جولیا نے حیرت سے نعمانی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" بیٹھو ۔ میرے ذہن میں ایک تجویز ہے " ۔ نعمانی نے کہا۔

" کیسی تجویز " ۔ تنویر نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہم جن لوگوں کو تلاش کر رہے ہیں وہ بے حد اہمیت کے حامل ہیں اور ایسے افراد شراب خانوں اور جوا خانوں میں نہیں ملا کرتے " ۔ نعمانی نے کہا۔

" تو پھر وہ کہاں مل سکتے ہیں ۔ ہم نے ان کی تلاش میں پورا شہر چھان مارا ہے " ۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم میرا مطلب نہیں سمجھے " ۔ نعمانی نے کہا۔

" تو تم ہی سمجھا دو " ۔ تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

" ایسے افراد عموماً اپنے خفیہ اڈوں میں رہتے ہیں اور وہ خفیہ اڈے ان کی پرائیویٹ رہائش گاہیں ہی ہو سکتی ہیں جہاں ان کے معاملات میں کوئی دخل اندازی نہ کر سکے ۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ ایسے خاص افراد خفیہ اڈے اہم ذرائع سے حاصل کرتے ہوں گے ۔ ان لوگوں سے جو نہ صرف ان کی رہائش گاہیں، سفر اور دوسری تمام سہولیات آسانی سے مہیا کر سکتے ہیں اور وہ اہم ذرائع زیادہ تر ایسے ہی کلب وغیرہ ہوتے ہیں ۔ ہو سکتا ہے ہمارے مطلوبہ افراد بھی ایسے ہی کسی خفیہ اڈوں میں ہوں تو کیوں نہ ہم ان کو تلاش کرنے کی بجائے ان کے ذرائع کو تلاش کریں " ۔ نعمانی نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھی نہیں۔ ذرائع سے تمہاری کیا مراد ہے"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ تنویر بھی نعمانی کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ بھی اس کی باتوں کو نہ سمجھ سکا ہو۔

"سیدھی سی بات ہے۔ ایسے افراد کے ذرائع ایسے ہی بڑے کلبوں، ہوٹلوں کے مینجر یا مالک ہی ہو سکتے ہیں جو ان کو ہر طرح کی ضروریات پہنچا سکیں اور جنہیں ہم تلاش کر رہے ہیں وہ انتہائی خاص افراد ہیں جن کا تعلق ایسے ہی کسی کلب وغیرہ کے مینجر یا مالک سے ہو سکتا ہے۔ کیوں نہ ہم ان کو ٹٹولیں اور ان کے سامنے جا کر جب ہم نفسیاتی انداز میں ان خاص افراد کے نام لیں گے تو ان کے ری ایکشن سے ہمیں پتہ چل جائے گا کہ ان میں کون ہمارے مطلوبہ افراد کے زیادہ قریب ہے"۔ نعمانی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہو سکتا ہے اس طریقے پر عمل کرنے سے ہمیں کوئی راستہ مل جائے"۔ جولیا نے کہا۔ وہ گول مول انداز میں باتیں کر رہے تھے تاکہ ان کے ارد گرد موجود افراد ان کی باتوں سے کوئی مطلب اخذ نہ کر سکیں۔ ویسے بھی وہ ہال کے آخری کونے میں بیٹھے تھے اور ان کے قریب کوئی نہیں تھا۔

"تب پھر ہمیں سب سے پہلے یہاں ایم جے کو چیک کرنا چاہئے"۔ تنویر نے ماسٹر جوزو کے نام کا مخفف استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ مناسب رہے گا۔ کیا تم ایم جے سے ملنے کا کوئی

...ت کر سکتے ہو"۔ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

...ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں"۔ تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ...کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ سیدھا کاؤنٹر کی جانب بڑھتا چلا گیا ...دو مرد اور ایک نوجوان لڑکی موجود تھی جو کاؤنٹر کے ساتھ ...ی فون بھی باقاعدگی سے رسیو کر رہی تھی۔

...میرا نام میگراتھ ہے اور میں ساؤدرن ایکریمیا سے آیا ہوں"۔ ...نے لڑکی کے سامنے جا کر ایکریمین لہجے میں کہا۔

...یس سر۔ فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں"۔ لڑکی ...ش اخلاقی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کلب کے مینجر ماسٹر جوزو سے ملنا چاہتا ہوں"۔ تنویر نے بغیر ...ہچکچاہٹ کے کہا۔ اس کے منہ سے ماسٹر جوزو کا نام سن کر ایک ...کے لئے لڑکی چونکی اور غور سے تنویر کو دیکھنے لگی۔

...آپ کس سلسلے میں مینجر صاحب سے ملنا چاہتے ہیں جناب"۔ ...نے کہا۔

"یہ میں ماسٹر جوزو کو ہی بتاؤں گا۔ تم بس ماسٹر جوزو کو اتنا بتا دو ...ساؤدرن ایکریمیا کی ریاست ٹامیا سے گریٹ ماسٹر باڈکر کا نمائندہ ...اتھ آیا ہے۔ میرے پاس ماسٹر جوزو کے لئے گریٹ ماسٹر باڈکر کا ...وری پیغام ہے"۔ تنویر نے دھیمے مگر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ ...لمحے لڑکی غور سے تنویر کو دیکھتی رہی پھر اس نے سر جھٹکا اور ...سیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگی۔ اس نے نہایت آہستہ آواز میں

کسی سے بات کی اور پھر اس نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ دیا۔

" کیا آپ کے پاس گریٹ ماسٹر باڈکر کی کوئی شناخت ہے "۔ لڑکی نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کٹی انگلی "۔ تنویر نے کہا اور پھر اسے بتانے لگا کہ گریٹ ماسٹر باڈکر کے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی دور سے دیکھنے میں کٹی ہوئی لگتی ہے ۔ وہ انگلی کٹی ہوئی نہیں ہے بلکہ قدرتی طور پر چھوٹی ہے ۔ لڑکی ماؤتھ پیس سے ہاتھ ہٹا کر دوسری طرف اس شناخت کے بارے میں بتانے لگی۔

" کیا آپ اکیلے ہیں "۔ لڑکی نے ایک بار پھر تنویر سے پوچھا۔

" نہیں ۔ میرے ساتھ دو ساتھی اور بھی ہیں ۔ مس بارگی اور مسٹر اینڈریو "۔ تنویر نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر فون پر بات کرنے لگی اور پھر اس نے دوسری طرف سے ہدایات سن کر فون بند کر دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ آپ ان کو یہیں بلالیں ۔ باس کا آدمی آ رہا ہے وہ آپ کو باس کے پاس لے جائے گا "۔ لڑکی نے کہا۔

" میں ایک سو دس نمبر ٹیبل پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوں جب وہ آدمی آئے تو ہمیں بلالینا "۔ تنویر نے کہا اور پھر لڑکی کا جواب سنے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا جولیا اور نعمانی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" کیا ہوا "۔ جولیا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" کام ہو گیا ہے "۔ تنویر نے کہا اور پھر انہیں تفصیل بتانے لگا۔

" یہ گریٹ ماسٹر باڈکر کون ہے جس کے نمائندوں سے ملنے کے لئے ایم جے اتنی جلدی تیار ہو گیا ہے "۔ جولیا نے حیران ہو کر تنویر سے پوچھا۔

" باڈکر ایکریمیا کی ریاست ٹامیا کے ایک عفریت کا نام ہے جو خود کو گریٹ ماسٹر باڈکر کہلاتا ہے۔ اس نے ساؤدرن ایکریمیا میں اپنے نام کی دہشت مچا رکھی ہے ۔ وہ ساؤدرن ایکریمیا کا بے تاج بادشاہ سمجھا جاتا ہے ۔ ایک مشن پر میں، صفدر، خاور اور عمران صاحب ساؤدرن ایکریمیا گئے تھے تو اس گریٹ ماسٹر باڈکر سے ہمارا ٹکراؤ ہوا تھا ۔ ہم نے باڈکر کا ایک ذیلی ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا تھا لیکن مشن میں چونکہ ہمارا براہ راست اس سے کوئی تعلق نہ تھا اس لئے عمران صاحب نے اس کو تلاش کرنے اور اسے ہلاک کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی تھی ۔ باڈکر اور اس کے نمبر ٹو میگراتھ اور اس کے چند اہم ساتھیوں کے ناموں سے میں واقف تھا اس لئے وہی نام میں نے کاؤنٹر گرل کو بتا دیئے "۔ تنویر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔ مگر اب ہمیں کیا کرنا ہے "۔ جولیا نے تنویر کی عقل مندی کی تعریف کرتے ہوئے کہا جس نے اس بار اپنی فطرت کے برعکس ڈائریکٹ ایکشن کی بجائے ماسٹر جوزو تک پہنچنے کے لئے بہترین حکمت عملی اختیار کی تھی۔

" آپ کا نام مس بارگی ہے اور تمہارا نام اینڈریو ہے ۔ او کے "۔ تنویر نے دونوں کو وہی نام بتاتے ہوئے کہا جو اس نے کاؤنٹر گرل کو

بتائے تھے ۔ جولیا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

" ایم جے کے بارے میں جو تفصیلات ہمیں بتائی گئی تھیں اس سے مجھے یقین ہے کہ ہمارے مطلوبہ آدمیوں کا اس سے کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہو گا اور اگر ایسا نہ ہو تو ایم جے بہرحال ہمیں کوئی نہ کوئی ایسی ٹپ ضرور دے دے گا جس سے ہم اپنے مطلوبہ آدمیوں تک ضرور پہنچ جائیں گے " ۔ تنویر نے چند لمحے توقف کے بعد کہا ۔

" کیا تمہیں یقین ہے کہ کاؤنٹر گرل نے ایم جے سے ہی بات کی تھی " ۔ نعمانی نے کسی خیال کے تحت تنویر سے پوچھا ۔

" کیا مطلب ۔ اس کی بات سن کر تنویر نے چونکتے ہوئے کہا ۔

" مطلب یہ کہ ضروری تو نہیں ہمیں ایم جے سے ہی ملایا جائے ۔ اس کی جگہ ہمیں وہ کسی اور سے بھی ملوا سکتے ہیں ۔ ہم بھلا کیسے جان سکیں گے کہ ہمیں ایم جے کے پاس ہی لے جایا جا رہا ہے یا کسی اور کے پاس " ۔ نعمانی نے کہا ۔

" جو بھی ہو ۔ ایم جے اور اس کے خاص آدمی بھی ہمارے لئے کارآمد ہو سکتے ہیں ۔ خیر یہ تو وقت آنے پر پتہ چلے گا کہ ہمیں کس سے پاس لے جایا جاتا ہے " ۔ تنویر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا ۔

" تم نے کاؤنٹر گرل کو نمبر ملاتے دیکھا تھا تو یقیناً تم نے وہ نمبر بھی نوٹ کر لئے ہوں گے " ۔ جولیا نے غور سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ میں بھلا اس کام سے کیسے چوک سکتا تھا " ۔ تنویر نے

مسکراتے ہوئے کہا ۔

" گڈ " ۔ جولیا نے کہا ۔ اسی لمحے ایک ویٹر تیز تیز چلتا ہوا انہیں اپنی طرف آتا دکھائی دیا تو وہ خاموش ہو گئے ۔ ویٹر خاموشی سے گلاس اٹھا کر ٹرے میں رکھنے لگا ۔ ساتھ ہی اس نے ایک چھوٹی سی چٹ نہایت احتیاط سے تنویر کے سامنے رکھ دی جس پر ایک کار کا ماڈل، اس کا رنگ اور نمبر لکھا تھا ۔

" باہر باس کا آدمی موجود ہے جو اس کار میں آپ کا انتظار کر رہا ہے ۔ آپ خاموشی سے کار میں بیٹھ کر اس کے ساتھ چلے جائیں " ۔ ویٹر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور ان کا جواب سنے بغیر واپس مڑ گیا ۔ تنویر، نعمانی اور جولیا نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے ۔ کاؤنٹر پر آکر تنویر نے لائم جوس کی پیمنٹ کی اور پھر وہ تینوں آگے پیچھے چلتے ہوئے کلب سے باہر آگئے باہر واقعی ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر شخص بیٹھا تھا ۔ تنویر نے کار کا نمبر دیکھا اور پھر وہ تینوں خاموشی سے کار میں سوار ہو گئے ۔ تنویر ڈرائیونگ سیٹ کی سائیڈ والی سیٹ پر جبکہ جولیا اور نعمانی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے ۔ جیسے ہی وہ کار میں بیٹھے ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی ۔ کار کے شیشے بند تھے اور ڈرائیور خاموش اور سنجیدہ تھا ۔ اس نے ایک بار بھی تنویر اور اس کے ساتھیوں کی طرف نہیں دیکھا تھا ۔ کار ذیلی سڑک سے مڑ کر ایک بڑی سڑک پر آئی تو اسی لمحے تنویر، جولیا اور نعمانی کو تیز اور نامانوس سی

بو کا احساس ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ چونکتے اچانک انہیں اپنے ذہنوں میں تاریکی سی پھیلتی ہوئی محسوس ہونے لگی اور دوسرے ہی لمحے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ تاریکیوں کی انتہائی عمیق گہرائیوں میں اترتے جا رہے ہوں۔

عمران کے ذہن میں بلیک جیک کا نام ہتھوڑے کی ضربوں کی طرح لگتا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جس بلیک جیک کو سیکرٹ سروس کے سارے ممبر پورے شہر میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں وہ انہیں کہیں نہیں مل رہا تھا اور وہی بلیک جیک اس کے فلیٹ پر موجود تھا۔

عمران کی سوچ کا منبع یہ بھی تھا کہ بلیک جیک اس کے فلیٹ میں کیوں آیا ہو گا۔ اسے بلیک جیک کا اپنے فلیٹ میں آنے کا مقصد سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ بلیک جیک اور اس کے ساتھ آئی ہوئی کلاسٹا کا مقصد اس کے سامنے تھا۔ اس صورتحال میں بلیک جیک کا اس کے فلیٹ میں آنا عمران کے لئے واقعی حیران کن تھا۔

"کہیں وہ میرا شکار کھیلنے تو نہیں آیا"۔ عمران کے ذہن میں ایک کوندا سا لپکا اور پھر وہ جوں جوں اس کے بارے میں سوچتا گیا اسے

پختہ یقین ہوتا چلا گیا کہ بلیک جیک یقیناً اس کا شکار کھیلنے کے لئے آیا ہے۔ اسے یقینی طور پر ڈاکٹر ثاقب کے ذہن سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ عمران نے ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ کو لاکڈ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر ثاقب کو تو اس نے ہلاک کر دیا تھا اب اسے یقین ہو گا کہ آئی بی فارمولے کے بارے میں عمران بھی جانتا ہو گا۔ بلیک جیک شاید اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے اپنی کسی سائنسی ایجاد سے عمران کے ذہن کو ٹٹولنا چاہتا تھا تاکہ وہ اس کے ذہن سے زیرو کی حاصل کر سکے۔ بلیک جیک کی ذہانت اور اس کی کارکردگی کے بارے میں عمران اچھی طرح جانتا تھا۔ اس کا اس طرح عمران کے فلیٹ میں آنا خالی از علت نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ سوچ کر عمران نے کار فلیٹ کی طرف موڑنے کی بجائے دوسری سڑک پر موڑ لی اور پھر وہ تیزی سے کار دوڑاتا ہوا رانا ہاؤس آ گیا۔ جب عمران رانا ہاؤس میں داخل ہوا تو اسے دیکھ کر جوزف کی باچھیں پھیل سی گئی تھیں۔

" آج فادر جوشوا مجھ پر مہربان معلوم ہوتا ہے باس جو تم بھول کر یہاں آ گئے ہو"۔ جوزف نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

" کیوں۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں باس۔ تمہارا آنا میرے لئے خاص بلکہ بے حد خاص بات ہے"۔ جوزف نے کہا۔

" کیوں۔ کیا تمہارے سر پر گارشا جھاڑیوں کی بدروحوں نے رقص کرنا شروع کر دیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس۔ باس۔ فار گاڈ سیک۔ میرے سامنے ان بھیانک بدروحوں کا نام مت لو"۔ جوزف نے یکلخت خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر میں گاری ناٹا کی بھیانک بدروحوں کا نام لے لیتا ہوں۔ چباشا کی سیاہ بدروحیں جو نیلی دلدل کی تہہ سے نکل کر سیاہ ناگوں میں حلول کر جاتی ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر جوزف کا رنگ اور زیادہ سیاہ ہو گیا اور وہ خوف کے باعث بری طرح سے تھر تھرانے لگا۔

" بب۔ باس۔ ان بدروحوں کا نام لے کر تم بہت بڑی غلطی کر رہے ہو"۔ جوزف نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

" غلطی۔ کیسی غلطی"۔ عمران نے رہائشی عمارت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

" ان منحوس بدروحوں کا نام لینے والا ان کی نحوست کا شکار ہو جاتا ہے باس۔ اور۔ اور"۔ جوزف نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

" اور۔ اور کیا"۔ عمران نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" اور باس ان منحوس بدروحوں کا نام زبان پر لانے والا عجیب اور نہایت خوفناک حالات کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات جو موت سے زیادہ بھیانک اور اذیت ناک ہوتے ہیں"۔ جوزف نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جوزف۔ فضول باتوں میں میرا وقت ضائع مت کرو۔ میں

یہاں ایک ضروری کام سے آیا ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔اسے شاید جوزف کی دقیانوسی بات پسند نہیں آئی تھی۔

"یہ فضول بات نہیں ہے باس۔ تم پر فادر جوشوا رحم کرے۔ تم نے منحوس بدروحوں کا نام لیا ہے۔ ان کے منحوس سائے تمہارے سر پر آجائیں گے اور تم بے شمار مصیبتوں اور پریشانیوں کا شکار ہو جاؤ گے"۔جوزف نے اسی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"لگتا ہے فارغ رہ رہ کر تمہارے سر میں خشکی کی تہیں چڑھ گئی ہیں اس لئے تم اس طرح کی فضول اور احمقانہ باتیں سوچتے رہتے ہو تمہارے سر کی خشکی دور کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تمہیں دو سو ڈنڈ روزانہ کی سزا دی جائے"۔ عمران نے کہا۔

"نن۔ نہیں باس۔ فار گاڈ سیک باس"۔جوزف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو چار سو ڈنڈ"۔ عمران نے کہا تو جوزف کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

"اپنے جوزف پر رحم کرو باس"۔جوزف نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چھ سو ڈنڈ روزانہ اور اب اگر تم نے کوئی بات کی تو تمہیں روزانہ دو ہزار ڈنڈ نکالنے ہوں گے۔ سمجھے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو جوزف نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب شروع ہو جاؤ"۔ عمران نے کہا اور جوزف بے چارگی کے

عالم میں سر ہلا کر ڈنڈ نکالنے میں مصروف ہو گیا۔اسے ڈنڈ نکالتے دیکھ کر عمران مسکراتا ہوا رہائشی عمارت کی طرف بڑھ گیا اور پھر کچھ دیر بعد جب وہ لوٹا تو اس کا حلیہ ہی بدلا ہوا تھا۔وہ اس وقت مکمل طور پر شکاری لباس میں تھا۔اس کے پاؤں میں لانگ شوز، سر پر ہیٹ اور اس ہاتھوں میں پرانے زمانے کی دو نالی بندوق نظر آ رہی تھی۔یہی نہیں عمران کے چہرے پر گھنی مونچھیں بھی نظر آ رہی تھیں جو اس کے گالوں سے ہوتی ہوئی اس کی قلموں سے ملی ہوئی تھیں۔اس کی ایک آنکھ پر چمڑے کی سیاہ پٹی تھی۔ پہلی نظر میں وہ شکاری کم اور بحری قزاق زیادہ معلوم ہوتا تھا۔

"بب۔ باس"۔جوزف جو ابھی تک ڈنڈ نکالنے میں مصروف تھا عمران کو اس حلیئے میں دیکھ کر اس نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بب۔ باس۔ کون باس۔ کہاں ہے۔ کدھر ہے"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے شکاری کی طرح دو نالی بندوق ادھر ادھر کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو باس کہہ رہا ہوں باس"۔جوزف نے کہا۔

"مجھے۔اوہ اچھا۔کیا تم نے مجھے پہچان لیا ہے"۔عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔آپ نے میک اپ بہت شاندار کیا ہے۔اگر آپ میرے سامنے اندر نہ گئے ہوتے تو میں یہی سمجھتا کہ اندر سے کوئی اور باہر آیا ہے"۔جوزف نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔یہ بات ہے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں باس"۔ جوزف نے بھی جواباً سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کتنے ڈنڈ نکالے ہیں تم نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ایک سو دس باس"۔ جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ باقی ڈنڈ معاف۔ اب میرے ساتھ چلو"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے باس"۔ جوزف نے کہا تو عمران اپنی کار میں آ بیٹھا کیونکہ اس نے جوزف کو کار ڈرائیور کرنے کے لئے کہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ نہایت تیزی سے کنگ روڈ کی جانب اڑے جا رہے تھے۔ فلیٹ سے کچھ فاصلے پر عمران کے کہنے پر جوزف نے کار روک دی۔ عمران نے جوزف کو سنجیدگی سے چند ہدایات دیں اور پھر کار سے اتر کر اپنے فلیٹ کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ اس حلیئے میں کچھ لوگ اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے مگر عمران کو بھلا ان کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا فلیٹ کے پاس آیا اور اس نے کال بیل پر انگلی رکھ دی۔ اندر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ سامنے آنے والا چہرہ ظاہر ہے سلیمان کا ہی ہو سکتا تھا۔ سلیمان نے حیرت سے اس اجنبی کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں ناآشنائی کی جھلک تھی۔ اسے اپنی طرف ایسی نظروں سے دیکھنے پر عمران بھی اسی کے انداز میں سلیمان کو دیکھنے لگا۔

"فرمائیں"۔ سلیمان نے عمران کو نہ پہچانتے ہوئے کہا۔

"آپ فرمائیں"۔ عمران نے کہا۔

"میں کیا فرماؤں"۔ سلیمان نے اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہی جو آپ مجھے فرمانے کے لئے کہہ رہے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ میرا مطلب تھا کہ آپ کون ہیں"۔ سلیمان نے عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کون ہیں"۔ عمران نے الٹا اس سے پوچھا۔ اس کا انداز خالصتاً احمقانہ تھا۔

"میں۔ میں سلیمان ہوں۔ آغا سلیمان پاشا آل ورلڈ کچنز ایسوسی ایشن کا صدر"۔ سلیمان نے سینہ اکڑاتے ہوئے کہا۔

"اور میں ہوں آل ورلڈ ہنٹرز آرگنائزیشن کا بے کار، نکما، جاہل، احمق اور بے وقوف رکن"۔ عمران نے بھی سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ آپ کا نام کیا ہے"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نام۔ میری ماں نے میرا نام تو کچھ اور رکھا تھا مگر سب مجھے مسٹر کریک کہتے ہیں"۔ عمران نے سینہ تان کر کہا۔

"وہ تو شکل سے ہی نظر آ رہے ہو"۔ سلیمان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا نظر آ رہا ہوں"۔ عمران نے دو نالی بندوق کا رخ اس کی طرف کر کے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

" کک ۔ کریک ۔ مم ۔ میرا مطلب ہے مسٹر کریک "۔ سلیمان نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

" وہ کہاں ہے "۔ عمران نے دو نالی بندوق اس کے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔ وہ کون "۔ سلیمان نے پوچھا۔

" ارے وہی جس کے سر پر سینگ نہیں ہیں اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس کی دم بھی نہیں ہے "۔ عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ شاید آپ میرے صاحب کی بات کر رہے ہیں "۔ سلیمان نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا ۔ عمران نے اس بار اصل آواز میں بات کی تھی جس کی وجہ سے سلیمان نے اسے فوراً پہچان لیا تھا ۔ ساتھ ہی اس نے عمران کو اندر آنے کے لئے راستہ دے دیا۔

" صاحب ۔ کیا تمہارا صاحب کریک ہے "۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" ایسا ویسا ۔ اس دنیا میں اگر کوئی کریک ہے تو وہ میرا صاحب ہے ۔ اس سے بڑا کریک نہ اس دنیا میں ہے اور نہ کبھی ہو گا "۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے پلٹ کر دروازہ بند کر دیا ۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا ۔ وہ دو نالی بندوق کو دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے سیدھا ڈرائینگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کی طرف سلیمان نے اشارہ کیا تھا کہ بلیک

وہاں موجود ہے۔

عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا صوفے پر بیٹھا ہوا بلیک جیک یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھوں میں حیرت ابھر آئی تھی ۔ شاید وہ عمران کو پہچان نہ سکا تھا ۔ عمران آنکھیں جھپکاتا ہوا بلیک جیک کے نزدیک پہنچ گیا۔

" ہیلو مسٹر "۔ عمران نے بلیک جیک کے نزدیک پہنچ کر اس کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

" بلیک جیک "۔ بلیک جیک نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اور مجھے اس دنیا کے احمق لوگ مسٹر کریک کہتے ہیں "۔ عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

" مسٹر کریک "۔ بلیک جیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ مسٹر کریک ۔ ہے ناں خوبصورت نام "۔ عمران نے منہ چلاتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ۔ اس کی نگاہوں نے دیواروں پر لگے شیشے کے ٹکڑے دیکھ لئے تھے ۔ وہ جان بوجھ کر روپ بدل کر آیا تھا۔ بلیک جیک کی ذہنیت سے وہ اچھی طرح واقف تھا ۔ بلیک جیک کی فلیٹ میں آمد عمران کو بری طرح کھٹک رہی تھی اسی لئے وہ سیدھا فلیٹ میں آنے کی بجائے پہلے رانا ہاؤس گیا اور وہاں سے تیار ہو کر یہاں آیا تھا تاکہ بلیک جیک اس پر کوئی سائنسی وار نہ کر سکے۔

"ہاں ۔ اچھا نام ہے ۔ کیا آپ بھی عمران صاحب سے ملنے کے لئے آئے ہیں"۔ بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران ۔ کون عمران "۔ عمران نے اس انداز میں کہا جیسے وہ عمران کو قطعی نہ جانتا ہو ۔ اس کے انداز پر بلیک جیک حیران رہ گیا تھا۔

"کیا مطلب ۔ کیا آپ عمران کو نہیں جانتے "۔ بلیک جیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ میں تو یہاں لپنے ایک پرانے دشمن سے ملنے آیا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"پرانا دشمن ۔ کون ہے پرانا دشمن"۔ بلیک جیک نے کہا۔

" ہے ایک احمق جو شکل و صورت سے تو بے حد سیدھا سادا لگتا ہے لیکن حقیقت میں وہ انتہائی بے دام، بے لگام، بے شرم اور بے حیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" میں سمجھا نہیں ۔ آپ کس کی بات کر رہے ہیں"۔ بلیک جیک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" اس کا نام بلیک جیک ہے "۔ عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا اس کے منہ سے اپنا نام سن کر بلیک جیک بے اختیار اچھل پڑا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

" تم ۔ تم "۔ بلیک جیک نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے عمران کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے عمران نے دو نالی

بندوق کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

" میں ۔ تم ۔ تم ۔ نہیں ہوں پیارے ۔ پہچانا نہیں تم نے مجھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک جیک بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

" تو یہ تم ہو اور جان بوجھ کر میرے سامنے میک اپ کر کے آئے ہو تاکہ میں تمہیں پہچان نہ سکوں"۔ بلیک جیک نے زہریلے لہجے میں کہا۔

" میں نے کہاں ناں میں تم نہیں ہوں"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جانتا ہوں ۔ تم عمران ہو ۔ علی عمران"۔ بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔

" ارے باپ رے ۔ تم نے مجھے پہچان لیا ہے ۔ مسٹر کریک کی اصلیت جاننے والا میری نظروں میں سب سے بڑا مجرم ہوتا ہے اور ایسے مجرم کو مسٹر کریک کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑتا اس لئے تمہیں مرنا ہو گا کریک جیک"۔ عمران نے بدستور احمقانہ لہجے میں کہا ۔ ساتھ ہی اس نے دو نالی بندوق کا ٹریگر دبا دیا ۔ بندوق سے ٹرچ کی آواز نکلی تھی لیکن اس کے ٹریگر دباتے ہی بلیک جیک تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا جیسے اس نے لاشعوری طور پر فائرنگ سے بچنے کی کوشش کی ہو۔

" ارے ۔ لگتا ہے میں بندوق میں گولیاں ڈالنا بھول گیا ہوں ۔ تم

یہیں رکو ۔ میں بازار سے ابھی گولیاں لاتا ہوں ۔ پھر آ کر تمہیں شوٹ کروں گا"۔ عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔ وہ مڑنے ہی لگا تھا کہ بلیک جیک تیزی سے واپس اپنی جگہ پر آ گیا۔ اس نے جلدی سے زمین پر پڑے ہوئے اس شیشے کے کیپسول پر پیر رکھ کر اسے دبایا اور اسی لمحے عمران کی ناک سے تیز اور ناموس سی بو ٹکرائی لیکن اس کا عمران پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ اطمینان سے کھڑا رہا۔

"یہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ تت ۔ تم ۔ تم"۔ بلیک جیک نے عمران کو بے ہوش ہوتا نہ دیکھ کر حیرت سے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"کیا کیسے ہو سکتا ہے ۔ تم اس طرح آنکھیں کیوں پھاڑ رہے ہو ۔ کیا میرے سر پر سینگ دکھائی دینے لگے ہیں یا تمہاری دم نکل آئی ہے"۔ عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ عمران تم ۔ تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکتے ۔ میں نے یہاں تمہارے لئے پورا بندوبست کر رکھا ہے"۔ بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیا بندوبست کر رکھا ہے ۔ کہیں تم اپنی کسی گرل فرینڈ سے میرا نکاح پڑھانے کا تو نہیں سوچ رہے"۔ عمران نے جلدی سے کہا۔ اسی لمحے بلیک جیک نے اپنے دائیں پیر میں موجود جوتے کی ایڑی پر دباؤ ڈالا تو اچانک دیواروں پر لگے شیشے کے ٹکڑوں میں تیز چمک سی پیدا ہوئی ۔ دوسرے ہی لمحے کمرے میں عمران کے گرد نیلے رنگ کی لکیروں کا جال سا بنتا چلا گیا۔ بلیک جیک نے دیواروں پر جو شیشے

کے ٹکڑے چپکائے تھے ان سے اس زاویئے سے روشنی کی لکیریں نکل رہی تھیں کہ انہوں نے چاروں طرف سے عمران کے گرد ایک جال سا بنا دیا تھا۔

"یہ کیا ہے"۔ عمران نے لکیروں کے جال کو حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ روشنی کی لکیروں والے پنجرے میں قید کر دیا گیا ہو۔ یہ دیکھ کر بلیک جیک کے ہونٹوں پر سفاکانہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"یہ موت کا جال ہے عمران ۔ اس سے باہر آنے کی کوشش کرو گے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ گے ۔ ایسے"۔ بلیک جیک نے یہ کہہ کر قریب پڑی ہوئی تپائی کو ٹھوکر ماری تو وہ اڑتی ہوئی عمران کی طرف بڑھتی چلی گئی لیکن پھر روشنی کی لکیروں سے ٹکرا کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر عمران کے قریب جا گری جیسے انہیں باقاعدہ آرے سے کاٹا گیا ہو۔

"ارے باپ رے ۔ تت ۔ تم تو مجھے ڈرا رہے ہو کریک جیک"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہی نہیں ۔ تمہارے صوفے کے نیچے میں نے ایم بی ہنڈرڈ بھی لگا دیئے ہیں جن کا فیوز میرے پاس ہے ۔ اگر میں نے ایم بی ہنڈرڈ آن کر دیا تو یہ کمرے آگ سے بھر جائے گا۔ میرے سوا کمرے کی ہر چیز اور تم بھی ایک لمحے میں جل کر راکھ بن جاؤ گے"۔ بلیک جیک نے عمران کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"یعنی تم جبراً میری شادی کرانا چاہتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بلیک جیک کی باتوں کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا جسے دیکھ کر بلیک جیک کے چہرے اور آنکھوں میں الجھن تیرنے لگی تھی۔

"تم خوفزدہ کیوں نہیں ہو رہے"۔ بلیک جیک سے رہا نہ گیا تو اس نے پوچھ ہی لیا۔

"خوفزدہ۔ اوہ۔ تو یہ سب کچھ تم مجھے خوفزدہ کرنے کے لئے کر رہے ہو۔ ارے باپ رے۔ یہ لو میں ہو گیا خوفزدہ"۔ عمران نے چہرے پر خوف طاری کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرنا شروع کر دی جیسے وہ واقعی بری طرح سے ڈر اور سہم گیا ہو۔ اس کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا اور آنکھیں پھیل گئی تھیں اور اس کے ہونٹ بری طرح سے لرز رہے تھے۔

"ہونہہ"۔ عمران کی اداکاری دیکھ کر بلیک جیک نے نفرت سے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

"کافی ہے یا اور زیادہ خوفزدہ اور ڈرنے کی اداکاری کروں"۔ عمران نے لکنت زدہ آواز میں کہا۔

"تم بالکل بھی نہیں بدلے"۔ بلیک جیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بدل گیا ہوں پیارے۔ اگر بدلا نہ ہوتا تو اس طرح تمہارے سامنے میں کانپنا نہ شروع کر دیتا"۔ عمران نے کہا تو بلیک جیک نے

سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر شدید غصہ ابھر آیا تھا۔

"جانتے ہو میں یہاں کیوں آیا ہوں"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"ہاں جانتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو بلیک جیک چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا جانتے ہو"۔ بلیک جیک نے عمران کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے یہاں ڈرانے اور خوفزدہ کرنے کے لئے آئے ہو۔ اور کیا"۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو بلیک جیک غرا کر رہ گیا۔

"میں تم سے زیرو کی حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں"۔ بلیک جیک نے سر جھٹک کر کہا۔

"زیرو کی۔ یہ زیرو کی کیا ہوتی ہے"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"عمران۔ میرے ساتھ اڑنے کی کوشش مت کرو۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ کو تم نے ہی لاکڈ کر رکھا تھا۔ میں نے ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ سکین کیا تھا اس سے مجھے تمہارے بارے میں معلوم ہوا تھا۔ مجھے اب ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ اوپن کرنے کے لئے زیرو کی کی ضرورت ہے اور وہ کی تم جانتے ہو"۔ بلیک جیک نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ہوش میں ہو یا پھر عالم مدہوشی میں باتیں کر رہے ہو بلیک

جیک"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ نظروں سے بلیک جیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"۔ بلیک جیک نے چونک کر کہا۔

"تم مجھ سے زیرو کی مانگ رہے ہو"۔ عمران نے بلیک جیک کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔کیوں"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"تم اس کی سے ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ اوپن کرنا چاہتے ہو"۔ عمران نے اس کی جانب مضحکہ خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔ بلیک جیک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ وہ ابھی تک عمران کی بات نہ سمجھ سکا تھا۔

"تم احمق ہو یا پھر شاید بوڑھے ہونے کی وجہ سے سٹھیا گئے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ تم آخر کہنا کیا چاہتے ہو"۔ بلیک جیک نے سر جھٹک کر کہا۔

"میں نے ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ لاکڈ کر رکھا تھا اور یہ بھی سچ ہے کہ اس لاکڈ مائینڈ کو اوپن کرنے کی زیرو کی میں جانتا ہوں لیکن اس زیرو کی سے زندہ انسانوں کے مائینڈ اوپن کئے جا سکتے ہیں مردوں کے نہیں اور تم شاید بھول گئے ہو کہ تم نے ڈاکٹر ثاقب کو اس کی ایجاد کردہ آئی بی مشین کے ساتھ ختم کر دیا ہے"۔ عمران نے کہا۔ اس کی بات سن کر پہلے تو بلیک جیک غور سے عمران کو دیکھتا رہا پھر وہ بے

اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا جیسے وہ عمران کی کم عقلی کا مذاق اڑا رہا ہو۔

"تمہاری یہ ہنسی اس بات کی علامت ہے کہ میرا اندازہ درست ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسا اندازہ"۔ بلیک جیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ کہ تم واقعی کریک ہو چکے ہو"۔ عمران نے کہا تو بلیک جیک ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"کریک میں نہیں تم ہو عمران"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"اچھا ۔وہ کیسے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ ایسے مسٹر کریک کہ ڈاکٹر ثاقب کو بلاشبہ میں نے ہلاک کر دیا ہے لیکن ڈاکٹر ثاقب کی پوری مائینڈ میموری میرے قبضے میں ہے"۔ بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"مائینڈ میموری"۔ عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"ہاں"۔ بلیک جیک نے کہا اور پھر اس نے عمران کو اپنی ایجاد کردہ مائینڈ کیچر مشین کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جسے سن کر عمران کے چہرے پر حقیقتاً شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے لیکن یہ جان کر کہ مائینڈ کیچر مشین کے باوجود ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ پوری طرح سے بلیک جیک اوپن نہ کر سکتا تھا عمران کے چہرے پر اطمینان سا آ گیا تھا۔

"اوہ ۔ تو تم اس لئے مجھ سے زیرو کی معلوم کرنا چاہتے ہو"۔

عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ مجھے تمہارے بارے میں تمام معلومات مل چکی ہیں کہ تم یہاں کے کتنے بڑے عفریت ہو مگر اس کے باوجود میں خود تم سے ملنے یہاں آیا ہوں کیونکہ میں تم سے بڑا بلکہ بہت بڑا عفریت ہوں ۔ تم جیسے انسانوں کو سالم نگل جانا ہی میرا شوق ہے ۔ اب اگر تم میرے ہاتھوں دردناک اور اذیت ناک موت نہیں مرنا چاہتے تو مجھے ڈاکٹر ثاقب کے لاکڈ مائینڈ کی زیرو کی بتا دو"۔ بلیک جیک کا لہجہ ایک بار پھر کرخت ہو گیا تھا۔

" مجھے دردناک موت مارنے کے لئے تم ان سائیگم ایکس ریز کا استعمال کرو گے"۔ عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو بلیک جیک بری طرح چونک پڑا۔

" اوہ ۔ تم ان ریز کے بارے میں جانتے ہو"۔ بلیک جیک نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایکٹی ڈاگم گیس کا جو کیپسول توڑا تھا مجھے اس کا بھی علم تھا لیکن افسوس کہ تم مجھے اس قدر طاقتور گیس سے بھی بے ہوش نہ کر سکے ۔ کیا اس پر تمہیں حیرت نہیں ہوئی تھی"۔ عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک جیک ہونٹ بھینچ کر عمران کو گھورنے لگا۔

" ایکٹی ڈاگم گیس سے تو تم بچ نکلے مگر ان ریز کے جال کو توڑنا تمہارے بس میں نہیں ہے عمران"۔ بلیک جیک نے کہا اور ساتھ

ہی اس نے بوٹ کی ایڑی پر دباؤ ڈال کر اسے گھمایا تو اچانک عمران کے گرد پھیلی ہوئی روشنی کی لکیریں حرکت میں آگئیں اور پنجرہ نما جال چاروں طرف سے سکڑنا شروع ہو گیا۔

" تمہارے پاس زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ ہیں عمران ۔ ریز سکڑ کر آپس میں ٹھیک پانچ منٹ بعد مل جائیں گی اور پھر تمہارے یہاں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بکھر جائیں گے ۔ اگر تم مجھے پانچ منٹ سے پہلے زیرو کی کے بارے میں بتا دو گے تو میں ان ریز کو یہیں روک دوں گا ورنہ "۔ بلیک جیک نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔

" ورنہ "۔ عمران نے کہا ۔ اس کا انداز بدستور مضحکہ اڑانے والا تھا ۔ وہ اطمینان بھرے انداز میں بلیک جیک کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ریز کا جال سکڑتا جا رہا تھا مگر عمران کے چہرے پر خوف یا پریشانی کا شائبہ تک نظر نہ آ رہا تھا۔

" ورنہ ۔ ورنہ کا جواب تمہیں ٹھیک پانچ منٹ بعد مل جائے گا"۔ بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا ۔ عمران کا اطمینان اس کے لئے الجھن کا باعث بنا ہوا تھا ۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ موت کے اس قدر قریب ہونے کے باوجود عمران اس قدر مطمئن کیوں ہے۔

" ٹھیک ہے ۔ میں پانچ منٹ کے لئے آرام کر لوں ۔ جب پانچ منٹ گزر جائیں تو مجھے آواز دے لینا"۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر واقعی اس نے آنکھیں بند کر لیں اور کمرے میں عمران کے خراٹے گونجنے لگے ۔ اسے اس طرح خراٹے لیتا دیکھ کر

بلیک جیک کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ عمران کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اس کے سامنے عمران کی بجائے کوئی اور مخلوق ہو۔ روشنی کی لکیریں تیزی سے سمٹ رہی تھیں اور عمران کے گرد ان لکیروں کا جال تنگ سے تنگ ہوتا جا رہا تھا۔ پھر جیسے ہی روشنی کی لکیریں صوفے کے قریب پہنچیں اچانک عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

کلاسٹا اور ماسٹر جوزو قدم بہ قدم چلتے ہوئے ایک کمرے میں داخل ہوئے تو کمرے میں موجود ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ایک مخنی سا شخص چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ کرسی کے ساتھ رسیوں سے بری طرح سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بلا کا خوف اور وحشت نظر آ رہی تھی۔ اس کے سامنے دو خالی کرسیاں تھیں اور اس بندھے ہوئے شخص کے عقب میں ایک مشین گن بردار مستعد کھڑا تھا۔ کلاسٹا اور جوزو اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کلاسٹا بڑے غورے سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ خلیل احمد ہے مادام۔ اس کا تعلق وزارت دفاع کے سیکرٹری سر افتخار سے ہے"۔ ماسٹر جوزو نے کلاسٹا سے اس شخص کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"سر افتخار۔ یہ سر افتخار کون ہے"۔ کلاسٹا نے پوچھا۔

" آئی بی اسی سر افتخار کی کسٹڈی میں ہے مادام ۔ سر افتخار کے بارے میں مجھے اطلاعات ملی تھیں کہ وہ ایک سپیشل سٹرانگ روم کے انچارج ہیں جسے کوڈ میں ایس ایس آر کہا جاتا ہے ۔ وزارت سائنس اور ملکی مفادات کی تمام اہم ایجادات، فارمولے اور قیمتی دستاویزات اسی ایس ایس آر میں رکھے جاتے ہیں ۔ میرے آدمیوں نے وزارت سائنس کے آفس سے کھوج لگایا ہے کہ آئی بی کا فارمولا جسے ڈاکٹر ثاقب نے ایک ریڈ نوٹ بک میں درج کر رکھا ہے وہ ریڈ نوٹ بک ایس ایس آر میں موجود ہے اس لئے میں نے فوری طور پر کارروائی کرتے ہوئے سر افتخار کے پرسنل اسسٹنٹ کو اغوا کرایا ۔ یہ وہی ہے" ۔ ماسٹر جوزو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ لیکن تم نے تو کہا تھا کہ تمہارے پاس ایک ایسا آدمی ہے جس سے تم آسانی سے اس فارمولے تک پہنچ سکتے ہو یا اس کے بارے میں پوچھ سکتے ہو ۔ کیا یہ وہی آدمی ہے" ۔ کلاسٹا نے کہا۔

" نہیں مادام ۔ وہ آدمی اور ہے ۔ لیکن بہرحال میری اطلاعات کا ذریعہ وہی ہے" ۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" بہرحال ۔ تم جس ایس ایس آر کی بات کر رہے ہو ۔ اگر آئی بی کا فارمولا وہاں ہے تو پھر وہاں کے سیکورٹی انتظامات بھی بے حد سخت ہوں گے ۔ ایسی جگہوں کی حفاظت بھی خاص طور پر سائنسی طریقوں سے کی جاتی ہو گی" ۔ کلاسٹا نے کہا۔

" یس مادام ۔ اسی لئے تو میں نے اس شخص کو اغوا کرایا ہے ۔ یہ

ہمیں ایس ایس آر کی مکمل معلومات دے گا اور پھر ہم ایس ایس آر میں جا کر اس ریڈ نوٹ بک کو حاصل کر لیں گے" ۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" یہ ایک معمولی پی اے کی پوسٹ پر ہے ۔ کیا یہ ایس ایس آر کے بارے میں مکمل تفصیل جانتا ہو گا" ۔ کلاسٹا نے ہونٹ چباتے ہوئے اور الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اگر نہیں جانتا ہو گا تو کم از کم یہ ہمیں کسی ایسے شخص کی ٹپ ضرور دے دے گا جو ایس ایس آر اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں ہمیں سب کچھ بتا سکتا ہو" ۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ دونوں کرانسی زبان میں باتیں کر رہے تھے جس کی وجہ سے بندھا ہوا شخص کچھ نہیں سمجھ پا رہا تھا اور وہ ان کی جانب ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔

" سنو ۔ تمہارا نام خلیل احمد ہے" ۔ کلاسٹا نے اس شخص کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ج ۔ جی" ۔ اس شخص نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے کہا ۔ شاید وہ اغوا ہونے اور خود کو اس خوفناک ماحول میں پا کر بری طرح سے ڈر گیا تھا ۔ وہ دیکھنے میں انتہائی سیدھا سادا اور بے ضرر سا معلوم ہو رہا تھا۔

" اور تم ایس ایس آر کے انچارج سر افتخار کے پی اے ہو" ۔ کلاسٹا نے اسی انداز میں کہا۔

"جی۔جی میڈم"۔ خلیل احمد نے اسی طرح اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"دیکھو خلیل احمد۔ تم شکل سے شریف اور سیدھے سادے انسان نظر آتے ہو۔ ہم نے تمہیں یہاں چند معلومات حاصل کرنے کے لئے بلایا ہے۔ اگر تم ہمیں صحیح معلومات دے دو گے تو ہم نہ صرف تمہیں آزاد کر دیں گے بلکہ تمہیں انعام بھی دیں گے۔ لیکن اگر تم نے ہم سے کچھ چھپانے اور ہمیں کچھ بتانے سے انکار کیا تو پھر ہم تمہیں نہ صرف بھیانک اذیتیں بھی دیں گے اور تمہیں ہلاک کر کے تمہارے ٹکڑے کر کے گٹر میں پھینک دیں گے"۔ کلاسٹا نے کہا۔ آخر میں اس کا لہجہ بے حد سرد اور خوفناک ہو گیا تھا۔ اس کی بات سن کر خلیل احمد کا چہرہ دھواں دھواں سا ہو گیا۔

"مم۔ میں آپ سے مکمل تعاون کروں گا میڈم"۔ خلیل احمد نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ یہ بتاؤ ایس ایس آر کہاں ہے"۔ کلاسٹا نے پوچھا تو خلیل احمد کے چہرے پر یکلخت سراسیمگی ابھر آئی۔

"سس۔ سوری میڈم۔ میں ایس ایس آر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔ خلیل احمد نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر کلاسٹا اور ماسٹر جوزو دونوں چونک پڑے تھے۔

"کیا مطلب"۔ کلاسٹا نے اس کی جانب تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس نے صاف محسوس کر لیا تھا کہ خلیل احمد جھوٹ بول

ہے۔

"میں سر افتخار کا پی اے ضرور ہوں میڈم اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ سر افتخار سپیشل سٹرانگ روم کے چیف ہیں۔ میں ان کے ساتھ ان کے ذیلی آفس میں کام کرتا ہوں۔ نہ انہوں نے کبھی مجھے بتایا ہے اور نہ میں نے ان سے کبھی پوچھنے کی جرأت کی ہے کہ ایس ایس آر کہاں ہے"۔ خلیل احمد نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم سر افتخار کے اسسٹنٹ ہو اور تمہیں معلوم نہ ہو کہ ایس ایس آر کہاں ہے"۔ ماسٹر جوزو نے اس کی جانب غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں جناب۔ ایس ایس آر کے بارے میں سر افتخار اور چند اہم لوگوں کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس علاقے میں اور کہاں ہے"۔ خلیل احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور خوف تھا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو"۔ ماسٹر جوزو نے غرا کر کہا تو خلیل احمد اور زیادہ سہم گیا۔

"نن۔ نہیں جناب۔ مم۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا"۔ خلیل احمد نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مسٹر۔ تمہارا انداز صاف بتا رہا ہے کہ تم ہم سے جھوٹ بول رہے ہو۔ میں تمہیں لاسٹ وارننگ دے رہی ہوں۔ ایس

ایس آر کے بارے میں بتا دو ورنہ "۔ کلاسٹا نے جیب سے پسٹل نکال کر ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ پسٹل کو دیکھ کر خلیل احمد کا رنگ اور زیادہ فق ہو گیا تھا اور وہ خوف بھری نظروں سے پسٹل کی جانب دیکھ رہا تھا۔ کلاسٹا نے پسٹل کا رخ اس کی جانب کر دیا۔

" مم۔ میں۔ میں "۔ خلیل احمد نے بوکھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

" ہونہہ۔ تم ایسے نہیں بتاؤ گے "۔ کلاسٹا نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ کمرہ دھماکے کی آواز کے ساتھ خلیل احمد کی تیز اور اذیت ناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ کلاسٹا نے خلیل احمد کے دائیں پیر پر گولی ماری تھی اور رسیوں سے بندھا ہونے کے باوجود وہ بری طرح تڑپ اٹھا تھا اور اس کے حلق سے نہ رکنے والی دردناک چیخوں کا طوفان سا امنڈ پڑا تھا اور پھر وہ چیختے چیختے بے ہوش ہو گیا۔

" اسے ہوش میں لاؤ "۔ کلاسٹا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ماسٹر جوزو اٹھا اور اس نے خلیل احمد کے منہ پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے اور پھر وہ اس وقت تک تھپڑ مارتا رہا جب تک اس کو ہوش نہ آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی خلیل احمد نے ایک بار پھر تکلیف کی شدت سے چیخنا شروع کر دیا تھا۔

" تم بے رحم ہو "۔ خلیل احمد نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ کلاسٹا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اس کے دوسرے پیر پر

لی ماردی اور خلیل احمد کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکل گئی۔

" بتاؤ ورنہ ایک ایک کر کے میں تمہارے سارے جسم میں لیاں اتار دوں گی "۔ کلاسٹا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ میں نہیں بتاؤں گا۔ تم غدار ہو۔ تم ایس ایس آر کے نہیں حاصل کر سکتے "۔ خلیل احمد نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے ہا۔ کلاسٹا کی پسٹل سے یکے بعد دیگرے دو گولیاں نکلیں اور خلیل مد کے بازوؤں میں پیوست ہوتی چلی گئیں۔ خلیل احمد فلک گاف چیخیں مارتا ہوا ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا۔ اسے ہوش میں انے کے لئے ماسٹر جوزو نے ایک بار پھر اس کے چہرے پر تھپڑوں کی ارش شروع کر دی۔

" جوزو خنجر لاؤ۔ خنجر سے پہلے میں اس کی ناک کاٹوں گی پھر اس ے دونوں کان اور پھر باری باری اس کی دونوں آنکھیں نکال دوں ی۔ میں دیکھتی ہوں اس وطن پرست میں کس قدر قوت برداشت ہے اور یہ میری دی ہوئی کن کن اذیتوں کو برداشت کر سکتا ہے "۔ لاسٹا نے سفاک لہجے میں کہا تو ماسٹر جوزو نے جیب سے ایک پتلا سا نجر نکال کر کلاسٹا کے ہاتھ میں تھما دیا اور کلاسٹا خلیل احمد کی آنکھوں ے سامنے خنجر لہرانے لگی۔

" ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ تم بے حد ظالم ہو۔ میں بتاتا ہوں "۔ خنجر یکھ کر خلیل احمد نے بری طرح سے خوفزدہ ہو کر چیختے ہوئے کہا۔ یسے بھی خون کے اخراج کی وجہ سے اس کی قوت مدافعت کم ہوتی

جارہی تھی اس لئے اس نے بہت جلد ہتھیار ڈال دیئے تھے۔

" شروع ہو جاؤ"۔ کلاسٹا نے خنجر بدستور اس کی آنکھوں ک سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

" پپ ۔ پانی ۔ پانی ۔ پہلے مجھے پانی پلاؤ"۔ خلیل احمد نے کراہ ہوئے کہا۔

" پہلے ایس ایس آر کے بارے میں بتاؤ۔ اس کی لوکیشن، تما حفاظتی انتظامات اور وہ سب کچھ جو تم اس کے بارے میں جان ہو"۔ کلاسٹا نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا۔

" سپیشل سٹرانگ روم یہاں سے بیس کلومیٹر دو شمالی پہاڑ علاقے کے دامن میں موجود ایک پرانے قلعے کے تہہ خانے میں ہے اس قلعے کو اولڈ فورٹ کہا جاتا ہے"۔ خلیل احمد نے کراہتے ہو جواب دیا۔

" اس اولڈ فورٹ کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ۔ تم لوگ وہاں کیسے آتے جاتے ہو"۔ کلاسٹا نے کہا۔

" اس فورٹ میں آنے جانے کے لئے ہم سپیشل ہیلی کا استعمال کرتے ہیں"۔ خلیل احمد نے کہا اور پھر وہ رکے بغیر بولتا چ گیا۔ اس نے اولڈ فورٹ کا محل وقوع، وہاں موجود مسلح محافظوں او سائنسی انتظامات کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی تھی جس ک بارے میں وہ جانتا تھا لیکن اس نے جو تفصیل بتائی تھی وہ نامکمل تھی ۔ خلیل احمد نے زیادہ تر تفصیل اولڈ فورٹ کی بیرونی او

اندرونی حصوں کے بارے میں بتائی تھی ۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ تہہ خانے میں جانے والا راستہ کہاں ہے اور اس تہہ خانے میں کیا کیا حفاظتی انتظامات ہیں کیونکہ سرافکار اسے قلعے تک تو ضرور لے جاتے تھے مگر وہ اسے تہہ خانے میں کبھی نہیں لے گئے تھے اور نہ ہی انہوں نے کبھی اس تہہ خانے کے راستے اور حفاظتی انتظامات کے بارے میں بتایا تھا۔ البتہ خلیل احمد نے کہا کہ تہہ خانے میں موجود تمام حفاظتی انتظامات کمپیوٹر کنٹرولڈ ہیں اور تہہ خانے میں کسی غیر متعلق آدمی کا جانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے ۔ کلاسٹا نے یہ جان لیا تھا کہ خلیل احمد جو کہہ رہا ہے وہ بالکل سچ ہے کیونکہ ایک تو خلیل احمد پر خوف طاری تھا اور دوسرے خون کے مسلسل اخراج کی وجہ سے اس کی قوت مدافعت بے حد کمزور پڑ چکی تھی ۔ وہ تقریباً خوابیدہ ذہن سے کلاسٹا کے سوالوں کا جواب دے رہا تھا ۔ پھر خلیل احمد کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی ۔ شاید بے تحاشہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ جانبر نہ ہو سکا تھا ۔ ماسٹر جوزو نے اٹھ کر اس کا معائنہ کیا تو اس نے مایوسانہ انداز میں سر ہلا دیا ۔ خلیل احمد واقعی ختم ہو چکا تھا۔

" یہ تو کچھ بھی نہ ہوا ۔ جب تک ہمیں تہہ خانے کے حفاظتی انتظامات کا پتہ نہیں چل جاتا ہمارا وہاں جانا خودکشی کے مترادف ہو گا"۔ ماسٹر جوزو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ خلیل احمد نے انتہائی کارآمد معلومات ہمیں فراہم کی

ہیں"۔ کلاسٹا نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا تو ماسٹر جوزو چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"لیکن مادام"۔ ماسٹر جوزو نے کچھ کہنا چاہا۔

"جوزو۔ کیا تم اس اولڈ فورٹ کا تفصیلی نقشہ حاصل کر سکتے ہو"۔ کلاسٹا نے اسی انداز میں کہا۔

"تفصیلی نقشہ"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ایک پرانا قلعہ ہے جس میں ایس ایس آر بنانے کے لئے باقاعدہ کام کیا گیا ہے اس لئے لازماً سائنس دانوں اور انجنیئرز کی خدمات حاصل کی گئی ہوں گی۔ تم معلوم کرو اس اولڈ فورٹ میں کن کن افراد نے کام کیا تھا۔ اس کے علاوہ محکمہ آثار قدیمہ، ڈویلپمنٹ اتھارتی یا پھر کسی ماہر آرکیٹکٹ کے پاس اس قلعے کا تفصیلی نقشہ مل سکتا ہے"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"مل تو سکتا ہے مادام لیکن اس سے بہتر یہ نہیں ہو گا کہ ہم اس قلعے کے کسی مین آدمی کو اغوا کر لیں"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے سر افتخار کو"۔ کلاسٹا نے چونک کر کہا۔

"یس مادام۔ اگر سر افتخار چاہیں تو وہ ہمیں نہ صرف ایس ایس آر میں لے جا سکتے ہیں بلکہ وہ وہاں سے ہمیں آئی بی کا فارمولا بھی لا کر دے سکتے ہیں"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس بھی مائینڈ کنٹرولر مشین موجود ہے"۔ کلاسٹا نے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ میرے پاس تھرٹی تھاؤزنڈ ایکس ون کی سپر مشین موجود ہے جس سے نہ صرف ہم انسانی دماغ کی سکیننگ کر سکتے ہیں بلکہ اس کے مائینڈ کو کنٹرول کر کے اپنے احکامات کی تعمیل بھی کرا سکتے ہیں"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

"ویری گڈ۔ پھر تو مسئلہ حل ہو گیا۔ ٹھیک ہے تم فوری طور پر سر افتخار کو اٹھوانے کی کوشش کرو۔ میں جلد سے جلد آئی بی حاصل کرنا چاہتی ہوں"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"او کے مادام"۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو کلاسٹا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ ماسٹر جوزو نے کلاسٹا کے لئے کلب سے کچھ فاصلے پر ایک رہائش گاہ کا بندوبست کر دیا تھا جہاں اس کے لئے ضرورت کا تمام سامان، ملازم اور نئی کار بھی مہیا کر دی تھی۔ ماسٹر جوزو کو ہدایات دے کر وہ کلب سے اپنی اس نئی رہائش گاہ میں آ گئی۔ اس نے اپنا میک اپ بھی تبدیل کر لیا تھا اور اس بار اس نے خاص طور پر کانوں کی لوؤں پر ستارہ نما تلوں کو بھی چھپا لیا تھا جس کی وجہ سے اسے کوئی بھی نہ پہچان سکتا تھا۔

رہائش گاہ میں آ کر اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور اپنے بیگ کے خفیہ خانے سے ایک لانگ رینج جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر صوفے پر بیٹھ گئی اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگی۔ ٹرانسمیٹر سے پہلے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی اور پھر ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے سمندر کی پر شور لہریں چٹانوں سے ٹکرا رہی ہوں اور پھر

ہو گا۔اوور"۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں نے اسی لئے کال کی ہے۔میں ہیڈ کوارٹر کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ اگر اس معاملے میں بلیک جیک نے میرے راستے میں آنے کی کوشش کی یا مجھ سے آئی بی فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی تو میں اس کا بھی کوئی لحاظ نہیں کروں گی۔میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں مگر دھوکہ اور فریب برداشت کرنا میری فطرت میں شامل نہیں۔اوور"۔کلاسٹا نے خشک لہجے میں کہا۔

" اوکے کلاسٹا۔میں تمہیں اپنی طرف سے اس مشن کو مکمل کرنے کے پورے اختیارات دیتا ہوں۔تم جس طرح چاہو اس مشن کو مکمل کرو۔ہمیں صرف اس فارمولے سے سروکار ہے۔جیسے بھی ہو تمہیں یہ فارمولا حاصل کرنا ہے۔تمہارے راستے میں بلیک جیک یا کوئی بھی آئے اس کا خاتمہ کر دو۔ایکریمیا کو ہم خود جواب دے دیں گے۔اوور"۔دوسری طرف سے کہا گیا تو کلاسٹا کے چہرے پر مسرت کی آبشار بہنے لگی۔

" تھینک یو۔تھینک یو۔اوور"۔کلاسٹا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے یقین ہے کہ دوسرے مشنز کی طرح تم اس مشن میں بھی کامیابی حاصل کرو گی۔وش یو گڈ لک۔اوور"۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دوں گی

میں اس انداز میں کام کروں گی کہ بلیک جیک بھی میری گرد کو نہ پا سکے گا۔اوور"۔کلاسٹا نے کہا۔

" کیا تم لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے کال کر رہی ہو کلاسٹا۔کیا یہ کال مانیٹر نہیں ہو رہی ہو گی۔اوور"۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ نو۔میں سپیشل ہنڈرڈ ایم ایکس ٹرانسمیٹر سے کال کر رہی ہو۔اس ٹرانسمیٹر کی کال کو کسی بھی صورت چیک نہیں کیا جا سکتا۔اوور"۔کلاسٹا نے جلدی سے کہا۔

" اوکے۔بہرحال محتاط رہنا۔یہاں کی سیکرٹ سروس بے حد فعال اور خطرناک سمجھی جاتی ہے۔ان سے بچ کر رہنا۔ان کے بارے میں تمہیں پہلے ہی بریف کر دیا تھا اس لئے مزید کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔اوور"۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس۔آپ بے فکر رہیں۔میں پوری طرح سے ہوشیار رہوں گی۔اوور"۔کلاسٹا نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔کلاسٹا نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے بیگ کے خفیہ خانے میں رکھ دیا۔

" اب میں بلیک جیک کو بتاؤں گی کہ کلاسٹا کس بلا کا نام ہے۔میں آئی بی کا فارمولا لے کر یہاں سے نکل جاؤں گی اور بلیک جیک یہاں ٹکریں مارتا رہ جائے گا"۔کلاسٹا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کلاسٹا بے اختیار چونک پڑی۔

" یس "۔کلاسٹا نے آگے بڑھ کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور

اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

" ماسٹر جوزو بول رہا ہوں مادام " ۔ دوسری طرف سے ماسٹر جوزو کی آواز سنائی دی۔

" یس جوزو ۔ کیا بات ہے " ۔ کلاسٹا نے کہا۔

" مادام ۔ کیا آپ کچھ دیر کے لئے کلب آ سکتی ہیں " ۔ دوسری طرف سے ماسٹر جوزو نے کہا۔

" کیوں ۔ کیا کوئی خاص بات ہے " ۔ کلاسٹا نے کہا۔

" یس مادام ۔ آئی بی کے بارے میں ایک اہم بات معلوم ہوئی ہے ۔ آپ فوراً یہاں آجائیں " ۔ ماسٹر جوزو نے کہا ۔ اس کے لہجے میں تشویش کی عنصر نمایاں تھا۔

" آئی بی " ۔ کلاسٹا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

" یس مادام ۔ آئی بی ایس ایس آر سے نکالا جا رہا ہے " ۔ ماسٹر جوزو نے کہا اور اس کی بات سن کر کلاسٹا حقیقتاً اچھل پڑی۔

" آئی بی ۔ ایس ایس آر سے نکالا جا رہا ہے ۔ کیا مطلب ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو " ۔ کلاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" اسی لئے کہہ رہا ہوں مادام کہ آپ کلب آجائیں ۔ اس سے پہلے کہ آئی بی کو ایس ایس آر سے نکال لیا جائے ہمیں فوراً وہاں ریڈ کرنا ہو گا ورنہ آئی بی کو ہم کبھی نہ حاصل کر سکیں گے " ۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔ میں آ رہی ہوں ۔ ابھی آ رہی ہوں " ۔ کلاسٹا

نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر بھاگتی ہوئی کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلتی چلی گئی۔

سب سے پہلے جولیا کو ہوش آیا تھا۔ ہوش میں آنے کے بعد وہ چند لمحے خالی خالی نظروں سے چھت کو دیکھتی رہی پھر جیسے ہی اس کا ذہن لاشعور سے شعور میں آیا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور سر گھما کر چاروں طرف دیکھنے لگی۔

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جو چاروں طرف سے بند تھا۔ کمرے میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی اور ضرورت کی کوئی چیز وہاں موجود نہ تھی البتہ جولیا کے ارد گرد پانچ افراد لیٹے سیدھے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک تنویر اور دوسرا نعمانی تھا۔ ان کو دیکھ کر ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں جولیا کے ذہن میں پچھلا منظر کسی فلمی سین کی طرح گھوم گیا۔ جب تنویر نے سر کلب کے مینجر ماسٹر جوزو سے ملنے کا انتظام کیا تھا ہال میں ویٹر نے تنویر کو ایک چٹ لا کر دی تھی جس پر ایک کار کا نمبر، رنگ اور ماڈل لکھا ہوا تھا اور ویٹر نے کہا

تھا کہ وہ خاموشی سے باہر جا کر اس کار میں بیٹھ جائیں باس کا آدمی انہیں لینے آیا ہے۔ پھر وہ تینوں کلب سے باہر نکلے تو باہر واقعی ایک کار موجود تھی جس میں ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا۔ تنویر فرنٹ سیٹ پر جبکہ جولیا اور نعمانی کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔ ان کے کار میں سوار ہوتے ہی ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی تھی اور کار مختلف سڑکوں پر دوڑنے لگی۔ پھر اچانک ہی جولیا کی ناک سے ایک تیز اور نامانوس سی بو ٹکرائی اور وہ بے ہوش ہو گئی۔ اس کے بعد کیا ہوا اس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی تھی اور اب اسے ہوش آ رہا تھا۔ وہ خود کو نعمانی اور تنویر کے ہمراہ اس ہال نما کمرے میں دیکھ رہی تھی۔ ان کے علاوہ تین اور شخص بھی وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے جن کے چہرے دوسری طرف تھے لیکن ان کے قد کاٹھ دیکھ کر جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ان تینوں کو بھی جانتی ہو۔

جولیا چند لمحے بیٹھی سوچتی رہی پھر وہ اٹھی اور ان تینوں کے قریب آ گئی۔ جیسے ہی اس کی نظریں ان تینوں پر پڑیں تو وہ اچھلے بغیر نہ رہ سکی کیونکہ وہ تینوں اس کے ساتھی خاور، چوہان اور صدیقی تھے۔

" اوہ۔ یہ یہاں کیسے آ گئے "۔ جولیا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اسی لمحے اسے تنویر کی کراہ سنائی دی۔ چند لمحے وہ پڑا رہا پھر وہ بھی یکلخت اٹھ کر بیٹھ گیا۔

" یہ۔ یہ کیا۔ یہ کون سی جگہ ہے اور "۔ تنویر نے تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا جواب

دیتی باری باری اس کے سبھی ساتھی ہوش میں آتے چلے گئے۔ ہوش میں آتے ہی ان کا ردعمل جولیا اور تنویر سے مختلف نہ تھا۔ جولیا نے آئی کوڈ میں انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ خاص طور پر اس نے خاور، چوہان اور صدیقی کو اشارہ کیا تھا کہ وہ ان سے اپنے کسی تعلق کا اظہار کرنے کی کوشش نہ کریں۔ جولیا نے پورے کمرے کا جائزہ لیا اور پھر ایک طویل سانس لے کر واپس ان کے پاس آگئی۔

"مس بارگی یہ سب کیا ہے۔ ہم یہاں کیسے آگئے۔ ہم تو ماسٹر جوزو سے ملنے جا رہے تھے"۔ نعمانی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ جولیا نے اشارے سے انہیں بتا دیا تھا کہ کمرے میں نہ صرف ان کی باتیں سننے کا انتظام کیا گیا ہے بلکہ انہیں باقاعدہ مانیٹر بھی کیا جا رہا ہے۔

"میری خود سمجھ میں نہیں آ رہا میگراتھ۔ تم نے کاؤنٹر گرل سے کیا کہا تھا کہ اس نے ہمیں ماسٹر جوزو کے پاس لے جانے کی بجائے بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا ہے"۔ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے کاؤنٹر گرل کو اپنا اور گریٹ ماسٹر باڈکر کا حوالہ دیا تھا مس بارگی اور میں نے انہیں گریٹ ماسٹر باڈکر کی مخصوص شناخت بھی بتائی تھی۔ کاؤنٹر گرل نے کسی سے فون پر بات کی اور کہا کہ ماسٹر جوزو کا ایک آدمی ہمیں اس تک لے جانے کے لئے آئے گا۔ اس کے علاوہ تو میری اس سے کوئی بات نہیں ہوئی۔ پھر ویٹر کے کہنے پر

ہم کلب سے باہر آگئے اور اس کی بتائی ہوئی کار میں خاموشی سے بیٹھ گئے اور پھر اچانک کار میں ہی بے ہوش ہو گئے"۔ تنویر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ لگتا ہے انہیں یقین نہیں آیا کہ ہمارا تعلق گریٹ ماسٹر باڈکر سے ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے انہیں باڈکر کی مخصوص شناخت بتائی تھی"۔ تنویر نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"بہرحال۔ میرا خیال ہے کہ وہ ہم سے مطمئن نہیں ہیں۔ وہ شاید پہلے ہمارے بارے میں کنفرم کرنا چاہتے ہیں پھر ہم سے بات کریں گے۔ گریٹ ماسٹر باڈکر کی حیثیت بہرحال ان پر واضح ہے اسی لئے انہوں نے ہمیں ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کر کے یہاں ڈال دیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"انہیں گریٹ ماسٹر کے آدمیوں کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اگر گریٹ ماسٹر کو اس بات کا علم ہو گیا کہ اس کے نمائندوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا ہے تو گریٹ ماسٹر کا قہر ان پر ٹوٹ پڑے گا"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو۔ تم یہاں بے ہوش کیوں پڑے ہوئے تھے"۔ جولیا نے تنویر کی بات کا جواب دینے کی بجائے صدیقی، خاور اور چوہان سے مخاطب ہو کر کہا جو اس دوران بالکل خاموش بیٹھے رہے تھے۔

" ہم کون ہیں اور کیا ہیں اس سے آپ کو کیا مطلب ۔آپ اپنے کام سے کام رکھیں "۔ صدیقی نے بیزار پن اور غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" اے مسٹر۔ تمیز سے بات کرو۔ گریٹ ماسٹر باڈکر کے ارکان سے اس طرح بات کرنے والا دوسرا سانس نہیں لیتا"۔ تنویر نے صدیقی کو غصہ دلاتے ہوئے کہا۔

" تم ان کے قبضے میں کیسے آئے تھے "۔ جولیا نے آنکھ کا اشارہ کرتے ہوئے صدیقی سے پوچھا۔ اس سے پہلے کہ صدیقی کوئی جواب دیتا اسی لمحے اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور یکے بعد دیگرے دس سیاہ پوش اندر داخل ہوئے ۔ان کے چہروں پر سیاہ نقاب چڑھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں ۔کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ تیزی سے پھیل گئے اور انہوں نے پوزیشنیں لے کر ان پر گنیں تان لیں۔

" پیچھے دیوار کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ"۔ایک نقاب پوش نے ان سے مخاطب ہو کر درشت لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور ہمیں اس طرح یہاں کیوں لایا گیا ہے"۔جولیا نے ان سے خوفزدہ ہوئے بغیر سخت لہجے میں کہا۔

" ہم تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کے پابند نہیں ہیں ۔ جلدی کرو پیچھے دیوار سے لگ جاؤ ورنہ ہم فائر کھول دیں گے"۔ اسی نقاب پوش نے غراتے ہوئے کہا۔

" کیا تم ماسٹر جوزو ہو "۔ تنویر نے اس نقاب پوش کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم سے جو کہا جا رہا ہے اس پر عمل کرو ورنہ "۔ نقاب پوش نے غصیلے لہجے میں کہا۔اس کی بات سن کر تنویر کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا تھا اور اس کے اعصاب بری طرح تن گئے تھے جیسے وہ مشین گنوں کی پرواہ کئے بغیر اس نقاب پوش پر ٹوٹ پڑے گا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے ارادوں پر عمل کرتا جولیا نے حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اسے اشارے سے روک دیا اور انہیں دیوار کے ساتھ لگنے کو کہا۔ تنویر ہونٹ بھینچتا ہوا پیچھے دیوار کے ساتھ جا لگا۔ جولیا اور اس کے دوسرے ساتھیوں نے بھی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا لئے تھے ۔اسی لمحے انہیں اچانک زور دار جھٹکے لگے اور ان کی کمریں پیچھے دیوار سے یوں چپک گئیں جیسے مقناطیس سے لوہا چمٹ جاتا ہے۔

" یہ ۔یہ کیا ۔یہ کیا کیا تم نے"۔ جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔ دیوار کے ساتھ چپکنے کی وجہ سے اسے اپنے ہاتھ پاؤں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ۔یہی حال اس کے ساتھیوں کا ہوا تھا اور وہ معمولی سی جنبش بھی نہ کر پا رہے تھے۔

" یہ میگنٹ وال ہے جس سے تمہیں چپکا دیا گیا ہے تا کہ تم کوئی حرکت نہ کر سکو"۔ نقاب پوش نے کہا۔

" لیکن ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا جا رہا ہے ۔ کہاں ہے ماسٹر جوزو ۔ بلاؤ اسے ۔ ہم اس سے بات کرنا چاہتے ہیں ۔وہ گریٹ

ماسٹر کے ساتھیوں کے ساتھ ایسا سلوک کر کے اپنے لئے گڑھا کھود رہا ہے ۔ بلاؤ اسے ۔ ابھی بلاؤ"۔ جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا جبکہ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی غصے اور پریشانی کے ملے جلے آثار نمایاں ہوگئے تھے ۔ اسی لمحے دروازے سے ایک گنجا شخص اندر داخل ہوا ۔ وہ بھاری تن و توش کا مالک تھا ۔ اس کے چہرے پر سفاکی اور مکاری عیاں تھی ۔ وہ قدم بہ قدم چلتا ہوا ان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

" کون ہو تم "۔ جولیا نے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" وہی جس سے ملنے کے لئے تم بے تاب ہو رہے تھے "۔ آنے والے نے باری باری ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

" ماسٹر جوزو "۔ تنویر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

" ہاں ماسٹر جوزو ۔ میں ہی ماسٹر جوزو ہوں "۔ آنے والے شخص نے اسی انداز میں کہا۔

" اوہ ۔ ماسٹر جوزو ۔ تم ۔ تم ہمارے ساتھ بہت برا سلوک کر رہے ہو ۔ اس طرح ہمیں یہاں لانے کا تمہارا مقصد کیا ہے ۔ میں نے تمہارے آدمیوں کو بتایا تھا کہ میرا اور میرے ساتھیوں کا تعلق ساؤدرن ایکریمیا کی ریاست ٹامیا کے گریٹ ماسٹر باڈکر کے گروپ سے ہے ۔ میں نے انہیں گریٹ ماسٹر باڈکر کی مخصوص شناخت بھی

بتائی تھی ۔ ہم خود تم سے ملنے آ رہے تھے مگر"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم نے اپنا نام میگراتھ بتایا تھا "۔ ماسٹر جوزو نے جیسے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ میں میگراتھ ہوں ۔ گریٹ ماسٹر باڈکر کا نمبر ٹو "۔ تنویر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

" یہ مس بارگی اور یہ اینڈریو ہے ۔ کیوں "۔ ماسٹر جوزو نے زہر آلود لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ ہاں ۔ کیا تمہیں یقین نہیں آ رہا کہ ہمارا تعلق گریٹ ماسٹر باڈکر سے ہے "۔ تنویر نے اس کے لہجے میں زہریلا پن محسوس کرتے ہوئے کہا۔

" تم تینوں بھی اپنے نام بتا دو "۔ ماسٹر جوزو نے ایک بار پھر تنویر کو نظرانداز کرتے ہوئے صدیقی، چوہان اور خاور سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" میرا نام نثار ہے "۔ صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اور میرا عرفان ۔ یہ میرا ساتھی یاسر ہے "۔ خاور نے اپنا اور چوہان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" تم ایک دوسرے کو کیسے جانتے ہو "۔ ماسٹر جوزو نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور درشتگی تھی۔

"کیا مطلب"۔ صدیقی نے چونک کر کہا۔

"تم سب ایک دوسرے کو کیسے جانتے ہو"۔ ماسٹر جوزو نے زہریلے انداز میں اپنا جملہ دوہراتے ہوئے کہا اور وہ سب چونک پڑے۔

"ہم تینوں انہیں نہیں جانتے اور نہ ہی یہ ہمیں جانتے ہیں"۔ صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو مان لیتا ہوں۔ یہ بتاؤ مسٹر میگراتھ، مس بارگی اور مسٹر اینڈریو تم تینوں مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے"۔ ماسٹر جوزو نے ایک بار پھر جولیا، تنویر اور نعمانی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بات ہم کسی کے سامنے نہیں بتا سکتے اور اسی لئے ہم تم سے علیحدگی میں ملنا چاہتے تھے"۔ جولیا نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہت ہوشیار ہو"۔ ماسٹر جوزو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو ماسٹر جوزو"۔ تنویر نے اس کے لہجے میں طنز محسوس کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں مسٹر میگراتھ کہ تم نہ میگراتھ ہو نہ یہ مس بارگی اور نہ یہ مسٹر اینڈریو۔ اسی طرح نہ یہ نثار، عرفان اور یاسر ہیں بلکہ تم تینوں کا گریٹ ماسٹر باڈکر سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے"۔ ماسٹر جوزو نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہمارا تعلق گریٹ ماسٹر باڈکر

سے نہیں ہے"۔ جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ساؤدرن ایکریمیا کی ریاست ٹامیا میں گریٹ ماسٹر باڈکر ضرور موجود ہے اور اس کا گروپ بھی کام کر رہا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ اس کا نمبر ٹو میگراتھ ہے اور اس کے ساتھیوں میں مس بارگی اور اینڈریو بھی شامل ہیں لیکن تم تینوں وہ نہیں ہو کیونکہ میں گریٹ ماسٹر اور اس کے ساتھیوں کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ گریٹ ماسٹر میرا عزیز ہے اور میں اس کے پاس اکثر جاتا رہتا ہوں۔ جب تم نے کاؤنٹر گرل کو گریٹ ماسٹر کا حوالہ دیا تھا تو میں اسی وقت چونک پڑا تھا۔ اگر گریٹ ماسٹر کسی کو میرے پاس بھیجتا تو وہ اس کی اطلاع مجھے پہلے دیتا اور خاص طور پر میگراتھ ڈائریکٹ مجھ سے رابطہ کرتا ہے اسے کسی کو اپنا تعارف کرانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اسی لئے میں نے تم تینوں کو فوری طور پر کلب سے باہر لانے اور بے ہوش کر کے اپنے ایک خاص ٹھکانے پر پہنچانے کا حکم دیا۔ جب تم کار میں سوار ہوئے تو میرے ساتھی نے پیر کے نیچے موجود ایک کیپسول توڑ کر کار میں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی جس سے تم فوری طور پر بے ہوش ہو گئے اور تمہیں یہاں پہنچا دیا گیا اور مجھے تمہاری حقیقت کا علم ہو گیا"۔ ماسٹر جوزو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیسی حقیقت"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ تم کون ہو"۔ ماسٹر جوزو نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

"کون ہیں ہم"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

" میرا تعلق گریٹ ماسٹر جیسی تنظیموں سے ہے جن کا نیٹ ورک پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ میں نے فوری طور پر تمہاری اور یجنل تصاویر سپیشل ورلڈ کراس آرگنائزیشن کو روانہ کر دیں۔ انہوں نے ابھی کچھ دیر قبل جو رپورٹ بھیجی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے۔ تمہارے نام تو معلوم نہیں ہو سکے لیکن تمہارے کوائف میرے پاس پہنچ گئے ہیں۔ میرے آدمی مسلسل تمہیں مانیٹر کر رہے تھے۔ تم چونکہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہو اس لئے ہوش میں آنے کے باوجود تم نے ایک دوسرے پر اپنی اصلیت ظاہر نہیں کی لیکن تم جس طرح ایک دوسرے سے آئی کوڈ میں اشارے کر رہے تھے وہ میں نے دیکھ لئے تھے۔ اگر کہو تو میں تمہیں ان اشاروں کے بارے میں تفصیل بتاؤں کہ تم ایک دوسرے سے کیا کہہ رہے تھے"۔ ماسٹر جوزو نے پراسرار لہجے میں کہا تو سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ماسٹر جوزو کو وہ ایک عام سا غنڈہ اور بدمعاش سمجھ رہے تھے لیکن ماسٹر جوزو نے جیسے انہیں ٹریپ کیا تھا اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اس سے انہیں صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ ماسٹر جوزو کوئی عام غنڈہ نہیں ہے۔

" تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ماسٹر جوزو۔ ہمارا کسی بھی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ جولیا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

" اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں نے تمہیں بس یہ جاننے کے لئے زندہ رکھا تھا کہ تم مجھ تک کیوں پہنچنا چاہتے تھے اور اس کے لئے تم نے گریٹ ماسٹر باڈکر کا ہی نام کیوں استعمال کیا"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں بلکہ بلیک جیک اور کلاسٹا سے ہے"۔ اچانک تنویر نے کہا تو اس کی بات سن کر ماسٹر جوزو حقیقتاً بری طرح اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں جبکہ جولیا تنویر کی جانب غصیلی نظروں سے گھورنے لگی تھی جیسے تنویر نے بلیک جیک اور کلاسٹا کا نام لے کر حماقت کا ثبوت دیا ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو تم بلیک جیک اور کلاسٹا کے پیچھے آئے ہو"۔ ماسٹر جوزو کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم بلیک جیک اور کلاسٹا کو جانتے ہو"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارے پاس بلیک جیک اور مادام کلاسٹا کے بارے میں کیا انفارمیشن ہے"۔ ماسٹر جوزو نے ایک بار پھر تنویر کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

" اب اگر بات کھل ہی گئی ہے تو یہ بتاؤ بلیک جیک اور کلاسٹا کہاں ہیں اور وہ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں"۔ جولیا نے اپنے لہجے میں سختی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

" مادام کے بارے میں تو تمہارے ان تین ساتھیوں کو معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے ۔ یہ تینوں مادام کا تعاقب کرتے ہوئے ان کی رہائش گاہ میں پہنچ گئے تھے اور انہوں نے مادام کی رہائش گاہ میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی لیکن یہ مادام کی رہائش گاہ میں موجود سائنسی انتظامات کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے ۔ رہائشی عمارت میں کودتے ہی یہ وہاں پھیلی ہوئی سونک پراگم ریز کا شکار ہو گئے جس کے نتیجے میں یہ یہاں موجود ہیں ۔ رہی بات بلیک جیک کی تو میں اس کے بارے میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے بلیک جیک اور کلاسٹا یہاں الگ الگ کام کر رہے ہیں"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" شاید "۔ ماسٹر جوزو نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

" کلاسٹا یہاں کس سلسلے میں آئی ہے "۔ جولیا نے پوچھا تو ماسٹر جوزو بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا میں تمہیں شکل سے احمق دکھائی دیتا ہوں"۔ ماسٹر جوزو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب "۔ جولیا نے چونک کر کہا ۔ تنویر اور اس کے دوسرے ساتھی بھی حیرانی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے وہ اس کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکے ہوں۔

" میں تمہارے بارے میں جان چکا ہوں ۔ تم سیکرٹ سروس کے

ارکان ہو اور یہ جانتے ہوئے بھی میں تمہیں بتاؤں گا کہ مادام یہاں کیوں آئی ہے اور اس کا مشن کیا ہے ۔ ایسا میں اسی صورت میں کر سکتا جب میں احمق اور بیوقوف ہوتا"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" ہونہہ ۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم بلیک جیک اور کلاسٹا سے براہ راست منسلک ہو ۔ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں اور ان کا مشن کیا ہے یہ ہم تمہارے حلق میں ہاتھ ڈال کر اگلوا لیں گے"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا ۔ اس کی بات سن کر ماسٹر جوزو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہاں سے زندہ بچ کر جاؤ گے تو میرے خلاف تم کوئی قدم اٹھا سکو گے"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" تم جیسے غدار مجرم اگر ہمیں مار سکتے تو اب تک ہم سینکڑوں بار مر چکے ہوتے"۔ چوہان نے غرا کر کہا تو ماسٹر جوزو چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگا ۔ وہ چند لمحے غور سے چوہان کی آنکھوں میں دیکھتا رہا جیسے وہ اس کی آنکھوں میں کچھ پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو ۔ پھر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" میرا خیال ہے میں اب تک اپنا بہت سا قیمتی وقت ضائع کر چکا ہوں ۔ اب مزید تمہارے ساتھ رعایت کرنا واقعی حماقت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے"۔ ماسٹر جوزو نے جواباً غراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب "۔ جولیا نے اس کے لہجے میں سفاک پن محسوس کرتے ہوئے کہا۔

" ابھی معلوم ہو جاتا ہے ۔ فارگن "۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" یس باس "۔ اچانک کمرے میں ایک آواز ابھری ۔ یہ آواز غالباً دیواروں میں چھپے ہوئے سپیکروں سے نکلی تھی جس کا مطلب تھا کہ ماسٹر جوزو نے اپنے اس ساتھی کو پکارا تھا جو شاید کسی کنٹرول روم میں بیٹھا انہیں بدستور مانیٹر کر رہا تھا۔

" ڈیتھ بٹن پش کر دو "۔ ماسٹر جوزو نے کہا اور اس کی بات سن کر جولیا اور اس کے ساتھی بری طرح چونک پڑے اور ان سب کے چہروں پر سنسنی سی پھیلتی چلی گئی۔

" یس باس "۔ فارگن کی آواز سنائی دی۔

کلاسٹا جیسے ہی سپر کلب پہنچی تو وہ ماسٹر جوزو کے آفس کی طرف بڑھ گئی جہاں ماسٹر جوزو اس کا انتظار کر رہا تھا۔

" یس جوزو ۔ کیا رپورٹ ہے "۔ کلاسٹا نے ماسٹر جوزو کے سامنے بیٹھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

" مادام ۔ میرے ایک آدمی نے جو وزارت سائنس کے سیکرٹریٹ میں کام کرتا ہے اطلاع دی ہے کہ وزارت خارجہ اور ہوم منسٹر نے فوری طور پر ایس ایس آر سے تمام ایجادات اور فارمولے ہٹانے کا حکم دے دیا ہے ۔ انہوں نے یہ سب سیکرٹری خارجہ سر سلطان کے کہنے پر کیا ہے ۔ ان کی طرف سے اطلاع آئی تھی کہ ایس ایس آر میں موجود چند ایجادات کے فارمولے خطرے میں ہیں اس لئے فوری طور پر ایس ایس آر سے تمام اہم ایجادات کے فارمولوں کو ہٹا لیا جائے ۔ وہ وہاں مجرموں کو پکڑنے کے لئے کوئی جال پھانا چاہتے ہیں جن میں

اہم رول پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہو گا"۔ ماسٹر جوزو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ ان چیزوں کو وہاں سے ہٹا کر کہاں لے جایا جائے گا ۔ کیا اس کے بارے میں تمہارے آدمی نے کوئی اطلاع دی ہے"۔ کلاسٹا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اس بات کو انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے مادام ۔ میرا آدمی کوشش کے باوجود اس بات کا پتہ نہیں لگا سکا"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" تو پھر تم کیا کہتے ہو"۔ کلاسٹا نے غور سے ماسٹر جوزو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" مادام ۔ میرے آدمی کے کہنے کے مطابق اگلے چند گھنٹوں تک اولڈ فورٹ سے تمام فارمولے اور ایجادات ہٹا دیئے جائیں گے اس لئے ملٹری کے ایک سپیشل سیکشن جسے آر سیکشن کہا جاتا ہے کی مدد حاصل کی جا رہی ہے جس کا سربراہ کرنل طارق ہے ۔ تمام چیزیں کرنل طارق کی نگرانی میں اولڈ فورٹ سے نکالی جائیں گی اور انہیں سپیشل گاڑیوں میں حفاظت کے ساتھ کہیں اور لے جایا جائے گا جس کے لئے کرنل طارق خصوصی طور پر انتظامات کرے گا ۔ میرا مشورہ ہے کہ سر افتخار کے چکروں میں پڑنے کی بجائے ہمیں فوری طور پر اولڈ فورٹ پر ریڈ کر دینا چاہیئے ۔ وہاں ہمیں پوری قوت سے حملہ کرنا ہو گا اور ریڈ نوٹ بک کو حاصل کرنا ہو گا ورنہ ہمارے لئے شدید مشکلات پیدا ہو جائیں گی"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" لیکن وہاں کے سائنسی انتظامات "۔ کلاسٹا نے تشویش بھرے میں کہا۔

" ان کی آپ فکر نہ کریں ۔ ان سائنسی انتظامات کو میں دیکھ ں گا"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تو پھر تم اپنے آدمیوں کو تیار کرو ہم ابھی اور اسی ت اولڈ فورٹ پر ریڈ کرنے جائیں گے"۔ کلاسٹا نے چند لمحے توقف ے بعد کہا۔

" سب انتظامات مکمل ہیں مادام ۔ میں بس آپ کے حکم کا منتظر "۔ ماسٹر جوزو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو ۔ تم میری توقعات سے بڑھ کر ہو جوزو "۔ کلاسٹا نے سرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تھینک یو مادام "۔ ماسٹر جوزو نے انکساری سے سر جھکاتے ئے کہا تو کلاسٹا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

" کیا انتظامات کئے ہیں تم نے اولڈ فورٹ پر ریڈ کرنے کے"۔ سٹا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" کاریں اور پچاس آدمی جو ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہوں گے ام"۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سرہلایا اور اٹھ کر ی ہو گئی۔

" اوکے ۔ چلو "۔ کلاسٹا نے کہا تو ماسٹر جوزو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا وہ دونوں آفس سے نکلے اور کلب کے عقبی راستے کی طرف بڑھنے

لگے ۔ مختلف راہداریوں سے ہوتے ہوئے وہ کلب سے باہر آگئے
باہر ایک کار موجود تھی ۔ ماسٹر جوزو اور کلاسٹا اس کار میں بیٹھ گئے
کار میں ایک سیاہ فام ورزشی جسم کا نوجوان موجود تھا جو کار کا ڈرائیو
تھا ۔ ان کے بیٹھتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی ۔

" کہاں ہیں تمہارے آدمی " ۔ کلاسٹا نے ماسٹر جوزو سے مخاطب ہو
کر کہا ۔

" وہ اولڈ فورٹ کی طرف روانہ ہو چکے ہیں مادام ۔ ہمارا پروگرا
ہے کہ ہم اولڈ فورٹ پر مشرقی سمت سے حملہ کریں کیونکہ اس طرف
چھوٹے چھوٹے ٹیلے ہیں ۔ اس طرف سے اولڈ فورٹ کی نگرانی کر
والے کمانڈوز کو آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے اس لئے ان پر حم
کرنا بھی زیادہ آسان ہو گا " ۔ ماسٹر جوزو نے کہا ۔

" ٹھیک ہے " ۔ کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" مادام ۔ ایک بات پوچھوں " ۔ ماسٹر جوزو نے چند لمحے توقف
کے بعد کلاسٹا سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" پوچھو " ۔ کلاسٹا نے کہا ۔

" اولڈ فورٹ میں موجود ایس ایس آر میں ریڈ نوٹ بک کے علا
بے شمار سائنسی ایجادات اور سائنسی فارمولے موجود ہیں ۔ ان کا
کرنا ہے " ۔ ماسٹر جوزو نے کہا ۔

" جوزو ۔ میں اصول پسند ہوں ۔ اصولوں پر کام کرنا میرا ش
ہے ۔ میں صرف اس ریڈ نوٹ بک کو حاصل کرنا چاہتی ہوں ج

ڈاکٹر ثاقب نے آئی بی کا فارمولا درج کر رکھا ہے ۔ اس ریڈ نوٹ
کے سوا ہم وہاں کسی چیز کو ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے ۔ اوکے " ۔
سٹا نے سخت لہجے میں کہا ۔

" لیکن مادام " ۔ ماسٹر جوزو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" نہیں جوزو ۔ ریڈ نوٹ بک اور صرف ریڈ نوٹ بک ۔ سمجھے
م " ۔ کلاسٹا نے سخت لہجے میں کہا ۔

" اوکے مادام ۔ جیسا آپ کا حکم " ۔ ماسٹر جوزو نے اثبات میں سر
لاتے ہوئے کہا ۔

" گڈ " ۔ کلاسٹا نے کہا ۔

" مادام ۔ آپ کو ایک بات اور بتانی تھی " ۔ ماسٹر جوزو نے کچھ دیر
خاموش رہنے کے بعد کہا ۔

" بولو ۔ اب کیا ہے " ۔ کلاسٹا نے بیزاری سے کہا ۔ اس وقت اس
کا ذہن بری طرح الجھا ہوا تھا ۔ شاید اسے ماسٹر جوزو کا بولنا اچھا نہیں
لگ رہا تھا ۔

" مادام ۔ جب آپ کلب سے اپنی رہائش گاہ کی طرف گئی تھیں تو
آپ کچھ لوگوں کی نظروں میں آ گئی تھیں " ۔ ماسٹر جوزو نے انکشاف
کرتے ہوئے کہا تو کلاسٹا بری طرح چونک پڑی ۔

" کیا ۔ کیا کہا تم نے ۔ کون تھے وہ " ۔ کلاسٹا نے بری طرح چونکتے
ہوئے کہا ۔

" ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے مادام ۔ وہ تین افراد

تھے ۔ انہوں نے باقاعدہ آپ کا تعاقب کیا اور پھر آپ کی رہائش گا میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی ۔ میں نے آپ کی رہائش گاہ میں سائنسی انتظامات کر رکھے تھے جس کی وجہ سے آپ کی رہائش گا کلب کے آپریشن روم میں مانیٹر ہو رہی تھی ۔ وہاں میرا ایک آدمی ہر وقت موجود رہتا ہے ۔ اس نے عمارت کی عقبی دیوار سے ان تینوں کو کودتے دیکھ لیا تھا جس کی اس نے مجھے فوراً اطلاع دے دی ۔ اس سے پہلے کہ وہ لوگ آپ تک پہنچتے میں نے آپریشن روم سے سائنسی آلات کو آپریٹ کر کے ان پر ریز فائر کر کے انہیں فوری طور پر بے ہوش کر دیا اور پھر میرے آدمی ان تینوں کو خفیہ طور پر نکال کر میرے سپیشل ٹھکانے پر لے گئے ۔ میں نے ان کی تصویریں حاصل کر کے سپیشل ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے "۔ ماسٹر جوزو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اب کہاں ہیں وہ لوگ "۔ کلاسٹا نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" میرے ایک خفیہ اڈے پر موجود ہیں مادام ۔ وہاں ان کے تین اور ساتھی بھی موجود ہیں جن میں ایک سوئس نژاد لڑکی بھی شامل ہے ۔ بہرحال ان کے بارے میں مجھے مکمل معلومات مل چکی ہیں ۔ وہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہیں "۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" ہونہہ ۔ کیا وہ ابھی زندہ ہیں "۔ کلاسٹا نے کہا۔

" یس مادام ۔ میں نے اپنے نمبر ٹو سارکو کو اپنا میک اپ کر کے وہاں بھیج دیا ہے تاکہ وہ ان سے معلومات حاصل کر کے کہ وہ آپ کو ٹریس کرنے میں کیسے کامیاب ہوئے تھے ۔ اس کے علاوہ دوسرے تین افراد جو میرے ایک عزیز گریٹ ماسٹر باڈکر کا حوالہ دے کر مجھ تک پہنچنا چاہتے تھے میرا ان سے بھی یہ جاننا بہت ضروری تھا کہ وہ میرے بارے میں کیا جانتے ہیں اور مجھ تک کیوں پہنچنا چاہتے تھے "۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں ۔ کیا سارکو ان سے معلومات حاصل کر لے گا "۔ کلاسٹا نے کہا۔

" سارکو میرا تربیت یافتہ ہے مادام ۔ اس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو مجھ میں ہیں ۔ وہ آسانی سے ان کی زبانیں کھلوا لے گا "۔ ماسٹر جوزو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ تم ان کے ساتھ جو چاہے کرو مگر سارکو سے کہہ دو کہ وہ انہیں ہلاک کرنے کی کوشش نہ کرے ۔ وہ اور عمران میرے دشمن ہیں ۔ میں ان سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتی ہوں "۔ کلاسٹا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" اوکے مادام ۔ میں ابھی سارکو کو ہدایات دے دیتا ہوں "۔ ماسٹر جوزو نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

" کیا ان میں علی عمران بھی ہے "۔ کلاسٹا نے کچھ سوچتے ہوئے

کہا۔

"نو مادام۔ عمران ان میں شامل نہیں۔ لیکن سار کو کا کہنا ہے کہ وہ سب عمران ہی کے ساتھی ہیں"۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ماسٹر جوزو نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور دوسری طرف سار کو کو ہدایات دینے لگا۔ اس کی ہدایات سن کر کلاسٹا کے ہونٹوں پر سفاکانہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

عمران کو اس قدر مطمئن اور اطمینان بھرے انداز میں خراٹے لیتے دیکھ کر بلیک جیک حقیقتاً پریشان ہو گیا تھا۔ اس کی پیشانی پر لکیروں کا جال سا پھیل گیا۔ عمران کا اطمینان بتا رہا تھا جیسے وہ بلیک جیک اور اس کے اقدامات سے قطعی خوفزدہ نہ ہو۔

"ہونہہ۔ آخر تم کس چیز کے بنے ہوئے ہو"۔ بلیک جیک نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔ اس نے ایڑی پر دباؤ ڈال کر عمران کے گرد ریز کا تنگ ہوتا ہوا جال روک دیا تھا۔ وہ یہ سب کچھ عمران کو خوفزدہ کرنے کے لئے کر رہا تھا۔ دراصل وہ عمران سے ہر حال میں ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ کی زیرو کی دریافت کرنا چاہتا تھا۔ اگر وہ عمران کو ہلاک کر دیتا تو ڈاکٹر ثاقب کی مائینڈ میموری اس کے لئے قطعی طور پر بے کار ہو جاتی اس لئے وہ فی الحال عمران کو زندہ رکھنے پر مجبور تھا۔

"سٹین لیس سٹیل کا"۔ بلیک جیک کی بات سن کر عمران نے

کہا۔

"تم مجھے زیرو کے بارے میں بتا رہے ہو یا نہیں"۔ بلیک جیک نے غصیلی نظروں سے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"تمہاری لیڈی ایجنٹ کلاسٹا کہاں ہے"۔ عمران نے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا تو اس کے منہ سے کلاسٹا کا نام سن کر بلیک جیک بے اختیار چونک پڑا۔

"کلاسٹا۔ کون کلاسٹا"۔ بلیک جیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسی کلاسٹا کی بات کر رہا ہوں جس کے ذریعے تم نے ڈاکٹر ثاقب کو ٹریپ کیا تھا۔ ڈاکٹر ثاقب کی بیٹی نیلوفر کے میک اپ میں"۔ عمران نے اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو تم کلاسٹا کے بارے میں بھی جانتے ہو"۔ بلیک جیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں تو تمہاری ان تمام لیڈی ایجنٹوں کو بھی جانتا ہوں جن کے ساتھ تم پہلے کام کر چکے ہو اور پھر انہیں دھوکے سے ہلاک کر چکے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک جیک بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ تم کیا جانتے ہو"۔ بلیک جیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ڈبل کراس ایجنٹ ہو مسٹر بلیک جیک۔ تم اسرائیل کی

لیڈی ایجنٹ کلاسٹا کو بھی یہاں استعمال کر رہے ہو اور اس کے ذریعے تم نے ڈاکٹر ثاقب کو ٹریپ کر کے سپیشل لیبارٹری سے باہر بلوایا اور پھر اس پر اپنی سائنسی ایجادات کا استعمال کر کے اس کے مائینڈ کو اپنے کمپیوٹر میں فیڈ کر لیا۔ اب یہ تمہاری بدقسمتی تھی کہ میں نے ڈاکٹر ثاقب کے مائینڈ کو پہلے سے ہی لاکڈ کر رکھا تھا ورنہ تم تو اپنے مشن میں کامیاب ہو ہی گئے تھے۔ تم کلاسٹا کو یا تو ہلاک کر دیتے یا پھر اپنی ایم سی مشین سے اس کا مائینڈ ہی بلینک کر دیتے اور پھر تم آئی بی فارمولے کا ایکریمیا اور اسرائیل سے باقاعدہ سودے بازی کرتے اور اس فارمولے کو ایسے ملک کے حوالے کر دیتے جو تمہیں تمہاری توقع کے مطابق رقم دے سکتا"۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم تو میرے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو"۔ بلیک جیک نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"بہت کچھ نہیں۔ سب کچھ۔ میں تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں"۔ عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

"تب تو تمہارا زندہ رہنا میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"یہ تو تم بہتر جانتے ہو"۔ عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے زیرو کے بارے میں بتا رہے ہو یا نہیں"۔ بلیک جیک نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے کلاسٹا کے بارے میں بتا دو کہ وہ کہاں ہے تو ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں زیرو کی کے بارے میں بتا دوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا کہ وہ اس وقت کہاں ہے"۔ بلیک جیک نے سر جھٹک کر کہا۔

"تو پھر میں بھی نہیں جانتا کہ زیرو کی میرے دماغ کے کس حصے میں اور کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"آخری نہیں بلکہ حتمی کہو۔ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لگتا ہے تم واقعی میرے ہاتھوں دردناک موت مرنے کا فیصلہ کر چکے ہو"۔ بلیک جیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ خوش فہمی ہے تمہاری۔ تمہارا کیا خیال ہے تم ان کٹر ریز سے میرے ٹکڑے کر دو گے۔ یہ تمہاری خام خیالی ہے بلیک جیک میں تمہارے ان حربوں سے ڈرنے والا نہیں ہوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے قدم بڑھائے اور پھر وہ روشنی کی لکیروں کے جال سے اطمینان بھرے انداز میں باہر نکل آیا۔ ان کٹر ریز نے اس کے جسم پر معمولی سی خراش تک نہ لگائی تھیں۔ اسے اس طرح باہر آتا دیکھ کر بلیک جیک کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلتی چلی گئیں اور وہ بوکھلا کر

دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تت۔ تم۔ تم"۔ بلیک جیک نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب میرے جادو کا دوسرا کمال دیکھو"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پھر اس نے اچانک چٹکی بجائی تو کمرے میں پھیلی ہوئی روشنی کی لکیریں یوں غائب ہو گئیں جیسے وہاں ریز موجود ہی نہ ہوں۔ ریز کو اس طرح ختم ہوتے دیکھ کر بلیک جیک کی آنکھیں اور زیادہ پھیل گئی تھیں۔ اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں بوٹ کی ایڑی پر زور سے دباؤ ڈالا لیکن اس کا کوئی ردعمل نہ ہوا۔ وہ زور زور سے بوٹ زمین پر مارنے لگا مگر ان ریز کو نہ دوبارہ آن ہونا تھا اور نہ وہ ہوئیں۔ عمران اس کے سامنے کھڑا بڑے طنزیہ انداز میں مسکرا رہا تھا بلیک جیک نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک عجیب وضع کا چھوٹا سا پسٹل نکال لیا۔ پسٹل چپٹا سا تھا اور اس کی نال کی بے حد چھوٹی تھی۔

"اب اس کھلونے سے مجھے ڈرانا چاہتے ہو"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"خبردار۔ میرے نزدیک مت آنا ورنہ"۔ بلیک جیک نے سخت لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے پسٹل کا بٹن دبا دیا۔ پسٹل سے سرخ رنگ کی لہر سی نکلی۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا پسٹل سے نکلنے والی لہر عمران کے عقب میں دیوار کے ایک کارنس پر

پڑے ہوئے گلدان سے ٹکرائی اور زور دار دھماکہ ہوا اور گلدان پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔

"بہت خوب ۔ میرے لئے تم آلات حرب سے پوری طرح لیس ہو کر آئے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بلیک جیک نے ایک بار پھر پسٹل کا بٹن دبایا تو پسٹل سے لہر سی نکلی لیکن عمران اپنی جگہ سے ہٹ چکا تھا۔ اس بار سرخ لہر دیوار سے ٹکرائی اور دیوار کا کچھ حصہ ایک دھماکے سے پھٹ گیا۔ اپنا دوسرا وار خالی جاتے دیکھ کر بلیک جیک کا چہرہ غصے سے بگڑتا چلا گیا۔ وہ پے در پے عمران پر ریز گن سے فائر کرنے لگا اور عمران اچھل اچھل کر ان سرخ لہروں سے بچ نکلتا رہا۔ سرخ لہریں جس چیز سے ٹکراتیں وہ ایک دھماکے سے پھٹ کر بکھر جاتی ۔ پھر اس سے پہلے کہ بلیک جیک عمران پر ریز پھینکتا عمران نے اس کے قریب پہنچ کر رائٹ کک پوری قوت سے اس کے پسٹل والے ہاتھ پر ماری ۔ بلیک جیک کے ہاتھ سے ریز گن نکل کر دور جا گری اور عمران کی لات ایک بار پھر گھومی اور بلیک جیک اچھل کر ایک دھماکے سے صوفے پر جا گرا۔ صوفے پر گرتے ہی وہ یوں اچھلا جیسے صوفے میں موجود سپرنگوں نے اسے اچھال دیا ہو۔ صوفے سے اچھلتے ہی اس نے فضا میں قلابازی کھائی اور ہوا ہی میں اپنا رخ پلٹ کر عمران کے سینے پر دونوں ٹانگیں جوڑ کر مار دیں ۔ عمران کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

"ویری گڈ۔ عمران نے اس کے حملے کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ بلیک جیک عمران کو ٹانگیں مار کر ایک اور قلابازی کھا کر سیدھا اپنے پیروں پر آ کھڑا ہوا تھا۔

"تم مجھے زیرو کی کے بارے میں کچھ بتاؤ یا نہ بتاؤ لیکن اب تم میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچ سکو گے ۔ اب میں اپنے ہاتھوں سے تمہاری گردن توڑ دوں گا"۔ بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ تمہارے ارادے تو بے حد خطرناک ہیں"۔ عمران نے بوکھلا کر کہا۔ اسی لمحے بلیک جیک نے عمران پر چھلانگ لگائی اور فلائنگ کک عمران کے سینے پر جڑ دی ۔ عمران اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا مگر پھر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ بلیک جیک کے ہاتھ میں خنجر چمکتا دیکھ کر عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"پہلے گردن توڑنے کی بات کر رہے تھے اب خنجر نکال لیا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک جیک نے بڑے ماہرانہ انداز میں خنجر ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل کرنا شروع کر دیا جیسے وہ کوئی کرتب دکھا رہا ہو۔ اس کے خنجر دائیں بائیں کرنے کا انداز اس قدر تیز تھا کہ اس پر نگاہ نہ ٹھہرتی تھی۔

"اچھا تماشا ہے ۔ تمہیں تو کسی سرکس کا جوکر ہونا چاہئے تھا"۔ عمران نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بلیک جیک کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ سے خنجر نکل

کر عمران کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے عمران کا ہاتھ اس سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا اور پھر خنجر کو عمران کے ہاتھ میں دیکھ کر بلیک جیک کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ عمران کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آرہا ہو کہ اس قدر قوت سے پھینکا گیا خنجر عمران یوں فضا میں دبوچ لے گا۔

"بہت خوبصورت خنجر ہے۔ چلو سلیمان کے لئے سبزیاں کاٹنے کے کام آئے گا"۔ عمران نے خنجر کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بلیک جیک نے ایک زوردار چیخ ماری اور ایک بار پھر چھلانگ مار کر عمران پر حملہ آور ہو گیا۔ اس نے اس بار سر کی ٹکر پوری قوت سے عمران کے سینے پر مارنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران نے اپنے جسم کو دائیں طرف موڑتے ہوئے نہ صرف خود کو اس کے حملے سے بچایا بلکہ لیفٹ ہک پوری قوت سے اس کے جبڑے پر مار دیا۔ بلیک جیک کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی۔ وہ اچھلا اور پھر فضا میں پلٹا کھا کر زوردار دھماکے سے پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ عمران نے اس کی پسلیوں میں ٹھوکر مارنی چاہی مگر بلیک جیک نے اچانک اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے زوردار جھٹکا دے کر نیچے گرا لیا۔ ساتھ ہی اس نے پلٹنی کھائی اور عمران کے اوپر آ گیا لیکن اسی لمحے عمران نے تیزی سے گھٹنے موڑ کر اسے پوری قوت سے اوپر اچھال دیا۔ اس سے پہلے کہ بلیک جیک کا جسم نیچے آتا عمران نے بجلی کی سی

پھرتی سے کروٹ لی اور بلیک جیک دھب سے نیچے آ گرا۔ عمران تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر بلیک جیک بھی پھرتی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے وقت ضائع کئے بغیر ایک بار پھر عمران پر چھلانگ لگا دی۔ عمران نیچے گرا اور اس نے دونوں ٹانگیں اٹھا کر پوری قوت سے بلیک جیک کے سینے پر ماریں اور بلیک جیک بری طرح سے چیختا ہوا اور قلابازی کھا کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران لمبی چھلانگ لگاتا ہوا اس کے سر پر پہنچ گیا۔ اس نے اپنی ٹانگ گھما کر بلیک جیک کے سر پر جڑ دی۔ بلیک جیک کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔ وہ زمین پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا جیسے اس کی روح قبض کی جا رہی ہو۔ پھر اچانک اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔

"بس۔ اتنا ہی دم تھا"۔ عمران نے اسے ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑتے دیکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ بلیک جیک کو چیک کرنے کے لئے اس کی طرف جھکا ہی تھا کہ اسی لمحے بلیک جیک بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور اس کی دونوں ٹانگیں یکلخت حرکت میں آئیں اور عمران اچھل کر پیچھے صوفے پر جا گرا۔ بلیک جیک نے جان بوجھ کر بے ہوش ہونے کی اداکاری کی تھی۔ وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر وحشت چھائی ہوئی تھی اور اس کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں۔

"بس عمران۔ اب تمہارا کھیل ختم ہو گیا"۔ بلیک جیک نے

عمران کو صوفے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے دیکھ کر کہا۔
"ارے ۔ لیکن ابھی تو میں نے کوئی کھیل شروع ہی نہیں
پھر ختم کیسے ہو گیا"۔ عمران نے کہا تو بلیک جیک نے ا
بات کا جواب دینے کی بجائے اپنی ریسٹ واچ کے شیشے پر اچا
ڈال دیا ۔ اسی لمحے اچانک بلیک جیک کے جسم سے تیز ر
ابھری اور بلیک جیک کا پورا جسم یکلخت یوں روشن ہو گیا
کے جسم میں کئی ہزار پاور کے بلب جل رہے ہوں ۔ تیز ر
سارا کمرہ بھر گیا تھا اور خیرہ کر دینے والی روشنی سے عمران
چندھیا سی گئی تھیں ۔ اسی لمحے بلیک جیک کا جسم روشنی
کر وہاں سے غائب ہو گیا ۔ اسے اس طرح غائب ہوتا دیکھ
بری طرح چونک پڑا ۔ ٹھیک اسی لمحے اچانک عمران کے
گیس کی تیز بو ٹکرائی اور اس بو کو محسوس کرتے ہی
چہرے پر بوکھلاہٹ ناچنے لگی ۔ اس نے بجلی کی سی
دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی ۔ ٹھیک اسی لمحے بھ
سنائی دی اور کمرے میں یکلخت خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔

"۔ صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
4
ں بھی بریف کر دیا گیا تھا جس نے
نہ کر لیں جو سپیشل سٹرانگ روم پر اور قیمتی سائنسی ایجادات کو اپنی
سر افتخار اس کی بات مان کر اسے دانش منزل پہنچانا تھا ۔ اس کا چونکہ
صفدر نے سر افتخار سے سپیشل سی لئے کرنل طارق ان میں سے کسی
معلومات حاصل کر لی تھیں ۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے کبھی
سیل فون نمبر لے لیا تھا تاکہ ضرور صفدر کے لئے پہلا موقع تھا کہ وہ کرنل
اپنے مطلب کی معلومات حاصل کر
بننے میں کوئی دقت پیش نہ آئے ۔ رمیں جانے کے تمام انتظامات مکمل کر
خود دیکھنا چاہتا تھا حالانکہ اسے یہ ۔ ہ بجے ایس ایس آر کے پاس پہنچ جائیں
سے تمام چیزیں ہٹائی جا رہی ہیں گے"۔ کرنل طارق نے کہا۔
ایس آر میں جانا چاہتا تھا ۔ وہاں عمر نے صرف یہ بتانے کے لئے مجھے فون کیا
ایس آر کو بلیک جیک اور کلاسٹا کے
صفدر ابھی ایس ایس آر میں جا کر کام کرنے سے پہلے میں ایک بار
ترتیب دے ہی رہا تھا کہ اسی لمحے ہوں تاکہ میں آپ کے ساتھ کچھ ڈسکس
ٹیلی فون سیٹس میں سے سبز رنگ پوائنٹ پر پہنچنے کے لئے ہمیں آپس میں
"یس "۔ صفدر نے رسیور اٹھائے ہیں تاکہ کسی غلط فہمی کا احتمال نہ ہو
کی آواز اور لہجے میں کہا۔
"سر افتخار "۔ دوسری طرف سے میرے آفس میں آ جائیں ۔ یہیں بیٹھ کر
"یس ۔ بول رہا ہوں "۔ صفدر گے اور کوڈز بھی طے کر لیں گے"۔ صفدر
" میں سپیشل ملٹری آر سیکشن ۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ یہ معاملہ انتہائی اہم اور حساس نوعیت کا ہے۔ ایسے معاملات آفس یا رہائش گاہ میں ڈسکس نہیں کئے جا سکتے"۔ کرنل طارق نے کہا۔

"اوہ۔ یس۔ تو پھر فرمائیں آپ مجھ سے کہاں ملنا چاہتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"آپ ہوٹل برگنزا میں آجائیں۔ کمرہ نمبر دو سو گیارہ۔ میں وہیں آپ کا منتظر ہوں گا"۔ کرنل طارق نے کہا۔

"اوکے۔ میں ایک گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا"۔ صفدر نے کہا۔

"تھینک یو سر"۔ کیپٹن طارق نے کہا تو صفدر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ صفدر چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"صفدر بول رہا ہوں چیف"۔ صفدر نے کہا۔

"یس"۔ ایکسٹو نے کہا تو صفدر نے سرافتخار کی جگہ سنبھالنے اور پھر کرنل طارق کے فون آنے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"تم کرنل طارق پر اعتماد کر سکتے ہو صفدر۔ وہ ایک ذمہ دار اور محب الوطن انسان ہے۔ تم اس سے ملنے جاؤ"۔ صفدر کی بات سن کر ایکسٹو نے کہا۔

"اوکے چیف۔ لیکن چیف ایک مسئلہ ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"کیسا مسئلہ"۔ ایکسٹو نے کہا۔

"چیف۔ میں نہ کرنل طارق کو جانتا ہوں اور نہ ہی میں نے پہلے کبھی ان کی آواز سنی تھی۔ مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ ہوٹل برگنزا میں جس سے میں ملنے جا رہا ہوں وہ کرنل طارق ہی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"میں تمہیں کرنل طارق کا حلیہ بتا دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ تم اس سے مل کر ایکس کہنا تو وہ جواباً تمہیں ٹو کہے گا۔ اس سلسلے میں فون کر کے میں اسے بریف کر دوں گا"۔ ایکسٹو نے کہا۔

"یس چیف۔ یہ مناسب رہے گا"۔ صفدر نے مطمئن لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سرافتخار کی سرکاری گاڑی میں بیٹھا ہوٹل برگنزا کی طرف جا رہا تھا۔ کار ایک باوردی ڈرائیور چلا رہا تھا جو خاصا خوش شکل اور نوجوان تھا۔ صفدر اپنے خیالوں میں مگن تھا کہ اچانک وہ باہر کا ماحول دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ کار شہر سے نکل کر مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

"ارے۔ یہ کیا۔ تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو"۔ صفدر نے چونک کر ڈرائیور سے کہا۔

"وہیں جہاں مجھے پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے"۔ ڈرائیور نے انتہائی

سرد لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب ۔ کون ہو تم "۔ صفدر نے اس کی جانب غص
نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" آپ ہی کا ڈرائیور ہوں ۔ پہچانتے نہیں مجھے "۔ ڈرائیور نے
گھما کر طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا ۔ اس کی شکل دیکھ کر
صفدر بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اس نوجوان
نے میک اپ کر رکھا تھا ۔ گویا کسی نے سر افتخار کے ڈرائیور کو ہٹا
کر اس کے میک اپ میں اپنے آدمی کو بٹھا دیا تھا اور اس کا مقصد
یقیناً سر افتخار کو ٹریپ کرنا ہی ہو سکتا تھا ۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے
ساتھ ہی ڈرائیور اور پچھلی سیٹ کے درمیان ایک شیشے کی دیوار سی
حائل ہوتی چلی گئی۔

" ہونہہ ۔ تو تم مجھے اغوا کرنا چاہتے ہو ۔ مجھے یعنی سر افتخار کو ۔
تم شاید میری حیثیت نہیں جانتے "۔ صفدر نے جان بوجھ کر قدرے
پریشان اور غصہ دکھلاتے ہوئے کہا۔

" میں آپ کو اغوا کرنا نہیں چاہتا جناب بلکہ میں نے تمہیں اغوا
کر لیا ہے ۔ اب خاموشی سے بیٹھے رہو "۔ ڈرائیور نے پہلے طنزیہ پھر
سخت لہجے میں کہا۔ صفدر نے پچھلی سیٹوں کی آڑ میں نہایت احتیاط
سے اپنی ریسٹ واچ کو آن کر لیا جس پر پہلے ہی ایکسٹو کی فریکونسی
فکسڈ تھی ۔ صفدر چاہتا تھا کہ ایکسٹو کو بھی معلوم ہو جائے کہ اسے
سر افتخار سمجھ کر اغوا کر لیا گیا ہے۔ واچ ٹرانسمیٹر پر سبز بلب آن

ہوتے دیکھ کر صفدر کے چہرے پر اطمینان سا آ گیا تھا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ ایکسٹو نے اس کی کال رسیور کر لی ہے ۔ اب ایکسٹو اس کی اور ڈرائیور کی باتیں آسانی سے سن سکتا تھا۔

" لیکن تم مجھے اغوا کر کے کہاں لے جا رہے ہو "۔ صفدر نے کہا۔

" خود ہی دیکھ لینا "۔ ڈرائیور نے مختصر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے "۔ صفدر نے پوچھا۔

" کیوں ۔ میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو "۔ ڈرائیور نے چونک کر پوچھا۔

" کم از کم مجھے معلوم تو ہو کہ مجھے اغوا کرنے والے انسان کا نام کیا ہے ۔ میں تمہیں آئندہ بھی یاد رکھوں گا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بہت باتیں کر رہے ہو ۔ باس کے سامنے جاؤ گے تو تمہاری ساری شوخی غائب ہو جائے گی"۔ ڈرائیور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جبکہ میرا خیال ہے کہ تمہارا باس مجھے دیکھے گا تو وہ پریشان ہو جائے گا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ ڈرائیور کو نفسیاتی داؤ میں لانے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ ایکسٹو تک اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات پہنچ سکیں۔

" کیوں ۔ باس کیوں پریشان ہو جائے گا ۔ کیا تم باس کو جانتے ہو "۔ ڈرائیور نے چونک کر کہا۔

" ہاں ۔ مجھے معلوم ہے کہ میرے اغوا کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے "۔

صفدر نے لاپرواہی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ تو تمہیں ماسٹر جوزو کے بارے میں علم ہے ۔ حیرت ہے ۔ مجھے تو تم سیدھے سادے نظر آتے ہو مگر "۔ ڈرائیور نے اس کے نفسیاتی داؤ میں آتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ایکریمی ایجنٹ بلیک جیک اور اسرائیل کی لیڈی ایجنٹ کلاسٹا ماسٹر جوزو کے ساتھ ہیں "۔ صفدر نے کہا۔

" بلیک جیک ۔ لیڈی کلاسٹا ۔ کون ہیں یہ ۔ میں ان کو نہیں جانتا "۔ ڈرائیور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" تمہارا ماسٹر جوزو ایک سیدھا سادا سا انسان ہے ۔ اسے بھلا مجھ جیسے انسان سے کیا سروکار ہو سکتا ہے ۔ یہ کام یعنی مجھے اغوا کرنے کے لئے انہی ایجنٹوں کے اشارے پر ماسٹر جوزو نے تمہیں بھیجا ہے ۔ تم نے میرے ڈرائیور کو اغوا کر کے اس کا میک اپ کیا اور اس کی جگہ لے لی اور اب تم مجھے مضافات میں تھرڈ لائن کی جانب لے جا رہے ہو ۔ اس طرف یقیناً ماسٹر جوزو کا خفیہ اڈا ہو گا ۔ مگر ماسٹر جوزو تو "۔ صفدر نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔

" ہاں ۔ میں تمہیں باس کے خفیہ اڈے پر لے جا رہا ہوں ۔ باس اس وقت کلب میں ہے ۔ تمہیں خفیہ اڈے پر پہنچا کر میں انہیں اطلاع دوں گا تو وہ فوراً وہاں پہنچ جائیں گے "۔ ڈرائیور نے کہا ۔ وہ ضرورت سے زیادہ باتونی معلوم ہوتا تھا ۔ صفدر کو ایک عام سرکاری افسر سمجھ کر وہ لاپرواہی سے یہ سب کچھ بتاتا جا رہا تھا ۔ اس کا انداز

صاف بتا رہا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ خفیہ اڈے میں جانے کے بعد سرافتخار وہاں سے زندہ باہر نہیں آ سکے گا۔

" تم مجھے اپنا نام نہیں بتاؤ گے "۔ صفدر نے کہا۔

" میرا نام اقبال ہے ۔ بس اب خاموش ہو جاؤ ۔ ہم خفیہ اڈے میں پہنچنے والے ہیں "۔ ڈرائیور نے کار کو دائیں طرف موڑتے ہوئے کہا۔

" مارک کالونی ۔ یہ تم مجھے مارک کالونی میں کیوں لے آئے ہو "۔ صفدر نے کہا تو ڈرائیور نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا ۔ کچھ آگے جا کر اس نے ایک بڑی اور شاندار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے کار روک دی اور مخصوص انداز میں ہارن بجانے لگا۔

" کوٹھی نمبر سات سو دس "۔ صفدر نے سر کھجاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا ۔ اسی لمحے گیٹ کھلا اور ایک غنڈہ ٹائپ نوجوان نکل کر باہر آ گیا ۔ ڈرائیور نے کھڑکی سے باہر ہاتھ نکال کر انگلیوں سے وکٹری کا نشان بنایا تو غنڈے نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر واپس اندر چلا گیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد گیٹ کھلتا چلا گیا ۔ جیسے ہی گیٹ کھلا ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی اور پھر پورچ میں لے جا کر روک دی جہاں تین مختلف رنگ اور ماڈلز کی کاریں پہلے سے موجود تھیں ۔ کار اندر آتے ہی گیٹ بند ہو گیا ۔ کار روکتے ہی ڈرائیور کار سے نکل کر باہر آ گیا اور ستونوں کی آڑ میں چھپے ہوئے چند غنڈہ ٹائپ نوجوان کار کے قریب آ گئے ۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں ۔ ایک

غنڈے نے کار کا دروازہ کھول دیا۔

"چلو باہر آؤ"۔ غنڈے نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر خاموشی سے کار سے باہر آگیا۔

"اپنے ہاتھ سر پر رکھ لو اور دوسری طرف گھوم جاؤ"۔ اس غنڈے نے کہا تو صفدر کار کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ سر پر کر لئے تھے۔

"وکی۔ اس کی تلاشی لو"۔ اس غنڈے نے اپنے ایک ساتھی سے کہا تو ایک نوجوان آگے بڑھا اور صفدر کی تلاشی لینے لگا۔ اس نے صفدر کی جیبوں سے تمام چیزیں نکال لی تھیں جن میں ایک مشین پسٹل اور فالتو میگزین بھی شامل تھے۔

"سرکاری افسر کے پاس مشین پسٹل۔ کیا مطلب"۔ غنڈے نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفدر کو خطرے کا احساس ہوا اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا اچانک اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت سورج سا روشن ہو گیا تھا۔ اسی لمحے ایک بار پھر اس کے سر پر زور دار دھماکہ ہوا اور صفدر کے ذہن پر یکلخت اندھیرا سا پھیل گیا۔

پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے بالکل اسی طرح روشنی کا ایک نقطہ سا صفدر کے ذہن میں چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ صفدر نے یکلخت آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ خود کو ایک تنگ مگر

روشن کمرے میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کمرہ ہر قسم کے سامان سے عاری تھا۔ صفدر فرش پر پڑا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ صفدر کے ذہن میں پچھلا منظر کسی فلمی سین کی طرح گھوم گیا۔ وہ واقعی چند لمحوں کے لئے ان غنڈوں سے غافل ہو گیا تھا اور جس طرح اسے کوٹھی میں لایا گیا تھا اور اس کی تلاشی لی جا رہی تھی اس وقت صفدر یہی سمجھ رہا تھا کہ غنڈے اسے قطعی طور پر بے ضرر اور عام سا انسان سمجھ رہے ہیں جیسے اس سے انہیں کوئی خطرہ نہ ہو۔ مگر پھر اس کی جیبوں سے مشین پسٹل نکلتے دیکھ کر وہ چونک پڑے اور انہوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر اس کے سر پر کوئی بھاری چیز مار کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

صفدر کو سر کے پچھلے حصے میں شدید درد کا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے سر گھما کر کمرے کو چاروں طرف دیکھا تو کمرہ ہر قسم کے سامان سے عاری تھا۔ کمرے کا ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ چند لمحے صفدر سوچتا رہا پھر اس نے قوت ارادی کو مضبوط کرنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسے تکلیف کی شدت میں قدرے کمی محسوس ہونے لگی۔ پھر چند لمحے سوچنے کے بعد صفدر نے اپنی انگلیوں کو مخصوص انداز میں حرکت دی تو اس کے ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈ باہر آگئے اور وہ ان بلیڈوں کی مدد سے رسی کاٹنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں وہ رسیاں کاٹ چکا تھا۔ رسیاں کٹتے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ بندھے ہونے اور نجانے کتنی دیر بے ہوش پڑے رہنے کی وجہ سے

اس کے جسم میں اینٹھنیں سی محسوس ہو رہی تھیں ۔ وہ چند لمحے اپنے جسم کو وارم اپ کرتا رہا پھر دروازے کی طرف آ گیا ۔ اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا مگر دروازہ باہر سے لاکڈ تھا۔

صفدر کی جیبوں سے اس کی تمام چیزیں پہلے ہی نکال لی گئی تھیں اب اس کی کلائی سے اس کی ریسٹ واچ بھی غائب تھی یہاں تک کہ اس کا لباس بھی بدلا ہوا تھا اور اس کے پیروں میں جوتے بھی نہیں تھے ۔ صفدر نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ اس کا میک اپ بھی صاف کیا جا چکا ہے اور اب وہ اپنی اصل شکل و صورت میں ہے ۔ شاید مجرموں کو اس پر شک ہو گیا تھا ۔ انہوں نے نہ صرف اس کا میک اپ صاف کر دیا تھا بلکہ اس کا لباس اور جوتے تک اتار دیئے تھے جن میں وہ عمران کی دی ہوئی چھوٹی موٹی چیزیں چھپا کر رکھتا تھا جو ایسے موقعے پر اس کے کام آتی تھیں ۔ دروازہ لوہے کا اور بے حد مضبوط تھا جس پر زور آزمائی اور طاقت لگا کر کھولنا ناممکن تھا اس لئے اس کے پاس سوائے صبر اور خاموشی کے کوئی چارہ کار نہیں تھا۔

صفدر کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کتنا عرصہ بے ہوش رہا ہے واچ ٹرانسمیٹر کے ذریعے ایکسٹو پر ساری حقیقت واضح ہو چکی تھی اور اس نے اب تک یہاں کوئی کارروائی کی تھی یا نہیں اس کے بارے میں بھی صفدر لاعلم تھا ۔ ابھی صفدر انہی خیالوں میں گم تھا کہ اسی لمحے کھٹاک سے دروازہ کھلا اور دو مشین گن بردار اندر داخل ہوئے

صفدر کو ہوش میں دیکھ کر وہ بری طرح چونک پڑے ۔

" اوہ ۔ تمہیں ہوش آ گیا " ۔ ایک غنڈے نے چونکتے ہوئے کہا۔

" اس نے خود کو رسیوں سے بھی آزاد کر لیا ہے ۔ باس ٹھیک کہہ رہا تھا ۔ یہ واقعی خطرناک انسان ہے " ۔ دوسرے غنڈے نے کہا ۔ صفدر نے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ وہ خاموشی سے ان دونوں کو دیکھتا رہا۔

" باس نے کہا ہے یہ بھی سیکرٹ سروس کا آدمی ہے اسے بھی وہیں پہنچانا ہے جہاں اس کے دوسرے ساتھی موجود ہیں " ۔ پہلے غنڈے نے کہا اور اس کی بات سن کر صفدر بے اختیار چونک پڑا ۔ وہ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں سمجھ گیا تھا کہ ایکسٹو نے اس کی واچ ٹرانسمیٹر کال سن کر فوری طور پر سیکرٹ سروس کے ممبران کو اس کی مدد کے لئے روانہ کر دیا ہو گا لیکن وہ سب شاید ان مجرموں کے ہتھے چڑھ گئے تھے ۔ نجانے وہ کون تھے اور کس پوزیشن میں تھے اس بات کا احساس ہوتے ہی صفدر کے اعصاب تن گئے اور اس نے فوری طور پر یہاں سے نکلنے اور اپنے ساتھیوں کی مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

مشین گن بردار جیسے ہی آگے بڑھے اچانک صفدر نے ان پر چھلانگ لگا دی اور وہ دونوں کو گھسیٹتا ہوا نیچے جا گرا ۔ دونوں غنڈوں کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل کر دو جا گری تھیں ۔ زمین پر گرتے ہی ایک غنڈے نے اٹھنے کی کوشش کی مگر اسی لمحے صفدر کی

ٹانگ چلی اور وہ غنڈہ چیختا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ دوسرے غنڈے نے تڑپ کر صفدر پر حملہ کرنا چاہا مگر صفدر نے تیزی سے جسم موڑا اور جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دونوں غنڈے بھی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ان کے چہروں پر شدید غصے کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

" تو تم ہم سے لڑنا چاہتے ہو"۔ ایک غنڈے نے غراتے ہوئے کہا۔

" پکڑو اسے "۔ دوسرے غنڈے نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ان دونوں نے اس بار ایک ساتھ صفدر پر چھلانگیں لگا دیں۔ صفدر نے خود کو جھکا کر دونوں بازو پھیلا دیئے۔ دونوں غنڈے اس کے ہاتھوں سے ٹکرائے اور سائیڈوں میں جا گرے۔ صفدر تیزی سے سیدھا ہوا اور دوسرے ہی لمحے اس نے پوری قوت سے لات گھما کر ایک غنڈے کے سر پر مار دی۔ غنڈے کے حلق سے دردناک چیخ نکلی اور وہ بری طرح تڑپنے لگا۔ دوسرے غنڈے نے موقع کا فائدہ اٹھا کر زمین پر گری ہوئی مشین گن اٹھانا چاہی مگر صفدر بھلا اسے کہاں موقع دینے والا تھا۔ اس نے کراٹے کا زبردست وار کرتے ہوئے اچھل کر اس غنڈے پر گرتے ہوئے اپنی کہنی اس کے پیٹ میں ماری تو غنڈے کے حلق سے ایک دردناک چیخ نکلی اور وہ تڑپنے لگا۔ صفدر تیزی سے اٹھا اور پھر اس نے چند ہی لمحوں میں ٹھوکریں مار مار کر ان دونوں غنڈوں کو وہیں ڈھیر کر دیا۔ ان دونوں کو ساکت ہوتے دیکھ

کر صفدر نے جھپٹ کر مشین گن اٹھائی اور تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔

باہر ایک طویل راہداری تھی جو خالی تھی۔ صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے اپنے ساتھیوں کی فکر تھی۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا راہداری کے سرے پر پہنچ گیا۔ وہاں سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں۔ صفدر تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ ابھی وہ سیڑھیوں میں ہی تھا کہ سائیڈ پر موجود ایک دروازہ کھل گیا۔ صفدر تیزی سے وہیں دبک گیا۔ آنے والا ایک غنڈہ تھا جو صفدر کو نہ دیکھ سکا اور دوسری طرف مڑ گیا اور پھر آگے جا کر وہ ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔ صفدر نیچے اترا اور احتیاط سے چلتا ہوا اس کمرے کے دروازے کے قریب پہنچ گیا جس میں غنڈہ داخل ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے دو آدمیوں کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

" کہاں گئے تھے تم مونٹی "۔ ایک آواز سنائی دی۔ صفدر نے دیوار سے لگ کر اندر جھانک کر دیکھا تو وہ ایک مشین روم تھا جس میں ایک تو وہی غنڈہ تھا جو ابھی اس کمرے میں گیا تھا جبکہ دوسرا ایک مشین پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک بڑی سی سکرین روشن تھی اور سکرین کے منظر کو دیکھ کر صفدر بے اختیار چونک پڑا وہاں اس کے ساتھی نظر آ رہے تھے جو ایک دیوار سے چپکے ہوئے تھے۔

" واش روم تک گیا تھا۔ ان کا اب کیا ہو گا"۔ آنے والے مونٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکنڈ باس نے ان سب کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا مگر عین وقت پر بگ باس کی کال آگئی جنہوں نے ان سب کو زندہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اگر چند لمحے اور گزر جاتے تو یہ سب الیکٹرک شاک سے جل کر راکھ میں تبدیل ہو چکے ہوتے"۔ دوسرے غنڈے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دونوں غنڈے چونکہ سکرین کی طرف متوجہ تھے اس لئے صفدر دبے قدموں اندر آکر ان کے پیچھے دیوار کے قریب کھڑا ہو گیا۔

"لیکن فارگن۔ بگ باس نے انہیں زندہ رکھنے کے احکام کیوں دیئے ہیں۔ سیکنڈ باس نے ان کے بارے میں ساری معلومات تو حاصل کر لیں تھیں جن کے مطابق یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیا ان کا زندہ رہنا ہمارے حق میں بہتر ہو گا"۔ مونٹی نے کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ بہرحال بگ باس کا حکم تھا جسے ماننا ہماری مجبوری ہے"۔ دوسرے غنڈے نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا جس کا نام فارگن تھا۔

"ہونہہ۔ سیکنڈ باس کہاں گئے ہیں۔ کیا انہوں نے اس سلسلے میں بگ باس سے بلت نہیں کی"۔ مونٹی نے کہا۔

"نہیں۔ سیکنڈ باس بھلا بگ باس کے احکامات سے کیسے منحرف ہو سکتے ہیں۔ وہ واپس کلب چلے گئے ہیں۔ البتہ انہوں نے ہی ہدایات دی تھیں کہ ان کو میگنٹ وال سے آزاد نہ کیا جائے"۔

سرے غنڈے نے کہا۔

"اور ان کا وہ ساتھی جو سرافتخار کے روپ میں تھا"۔ مونٹی نے ہا۔

"اسے ان لوگوں سے علیحدہ رکھا گیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے نڈ باس نے وکی اور راڈنی سے کہا تھا کہ وہ اسے بھی لاکر ان کے ھ میگنٹ وال میں جکڑ دیں"۔ دوسرے غنڈے نے جواب دیا۔

ں سے پہلے کہ مونٹی نامی غنڈہ کوئی اور بات کرتا اسی لمحے صفدر کو پنے عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ ا اچانک اس کے سر پر قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ ایک تو اس کا سر ہی زخمی تھا اوپر سے اس کے زخم پر چوٹ لگی تو صفدر کی آنکھوں ے سامنے ایک لمحے کے لئے سورج سا روشن ہو گیا مگر دوسری ضرب اس کے ذہن کے روشن سورج کو ایک لمحے میں تاریک کر دیا

ماسٹر جوزو کے حکم پر ڈرائیور ایک لمبا چکر کاٹ کر کار کو پہاڑیوں
کی دوسری طرف لے گیا تھا۔ اس طرف چونکہ سڑک نہیں تھی اس
لئے کار کو کچے اور پتھریلے راستے پر چلانا بے حد مشکل ہو رہا تھا لیکن
ڈرائیور بے پناہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کار کو اچھالتا ہوا
پہاڑیوں اور ٹیلوں کی طرف سے دوسری طرف لے گیا تھا جہاں ا
کے پچاس کے قریب مسلح افراد پہلے سے موجود تھے جو مختلف
پوزیشنوں میں چھپے ہوئے تھے۔

ماسٹر جوزو اور کلاستا ایک خاص مقام پر پہنچ کر جیسے ہی کار سے
نکلے ایک سیاہ فام تیزی سے دوڑتا ہوا ان کے پاس آگیا۔ اس کے
چہرے پر نقاب تھا جس پر سرخ سانپ کا نشان بنا ہوا تھا۔ ماسٹر جوزو
کے قریب آکر اس نے چہرے سے نقاب اتار دیا۔

"کیا پوزیشن ہے ماراب"۔ اس شخص کے نزدیک آنے پر ما

زو نے اس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اولڈ فورٹ پر زبردست حفاظتی اقدامات ہیں۔ اولڈ
رٹ کے باہر تقریباً بیس مسلح کمانڈوز ہیں جن میں سے کچھ فورٹ
چھت پر موجود ہیں اور وہ ٹیلی سکوپ سے ارد گرد کے ماحول کا
زہ لے رہے ہیں۔ ان اطراف میں بھی کچھ مسلح افراد موجود تھے
نہیں ہم نے ہلاک کر دیا ہے اور یہاں اب ہمارا کنٹرول ہے"۔ آنے
لے شخص نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے آئی ایس آئی مشین سے چیکنگ کی ہے"۔ ماسٹر جوزو نے
ہا۔

"یس باس۔ اولڈ فورٹ کی اندرونی سیکورٹی کے بارے میں آئی
ایس آئی مشین نے بتایا ہے کہ وہاں تمام نظام کمپیوٹرائزڈ ہے"۔
راب نے کہا اور پھر اولڈ فورٹ کے سپیشل سٹرانگ روم کی
ندرونی سیکورٹی کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے اگر ہم اولڈ فورٹ کے بیرونی حصے میں
اخل ہو بھی جائیں تب بھی اولڈ فورٹ کے اندر جانا ہمارے لئے
شکل ہو گا"۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو کلاستا چونک کر اس کی طرف
یکھنے لگی۔

"یس باس۔ بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے"۔ ماراب نے کہا۔

"بظاہر۔ بظاہر سے تمہاری کیا مراد ہے"۔ ماسٹر جوزو نے چونک
کر کہا۔

"آئی ایس آئی مشین نے اولڈ فورٹ کے جنوبی اطراف میں ا
طویل سرنگ کو بھی مارک کیا ہے باس"۔ ماراب نے جواب دیا۔

"سرنگ"۔ ماسٹر جوزو اور کلاسٹا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"یس باس ۔ سرنگ کا دہانہ جنوبی پہاڑیوں کی طرف ہے جس
دوسرا سرا عین ایس ایس آر تک جاتا ہے ۔ جسے ہارڈ بلاکس سے مکم
طور پر بند کر دیا گیا ہے ۔ اگر ہم سرنگ میں جا کر کسی طرح ان ہا
بلاکس کو توڑ دیں تو ہم آسانی سے ایس ایس آر میں داخل ہو سک
ہیں"۔ ماراب نے کہا تو ماسٹر جوزو حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"آئی ایس آئی مشین نے ہارڈ بلاکس کو بھی مارک کیا ہے"
ماسٹر جوزو نے پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔ ماراب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ پھر تو ہمارا اس سرنگ میں جانا فضول ہے"۔ ماس
جوزو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔ وہ کیوں"۔ کلاسٹا نے اس کی بات سن کر حیرا
ہوتے ہوئے کہا۔

"مادام ۔ ہارڈ ریڈ بلاکس انتہائی مضبوط اور ٹھوس ہوتے ہیں ج
پر اگر ایٹم بم بھی مارا جائے تو ان کو نہیں توڑا جا سکتا ۔ اگر آئی ای
آئی مشین نے ہارڈ بلاکس کو مارک کیا ہے تو سرنگ میں جا کر ہما
وقت ضائع ہی ہو گا"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

"تو پھر ہم ایس ، ایس آر میں کیسے داخل ہوں گے"۔ کلاسٹا

ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اب تو یہی صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ہم یہاں خاموشی سے بیٹھے رہیں ۔ کرنل طارق اور اس کی فورس ان چیزوں کے حصول کے لئے یہاں آئے تو ہم ان پر حملہ کر دیں"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اور ایس ایس آر کا حفاظتی نظام انہوں نے اس قدر سخت اور فول پروف بنا رکھا ہے تو پھر انہیں فارمولوں اور ایجادوں کو یہاں سے ہٹانے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے ۔ ان چیزوں کی حفاظت کے لئے ایس ایس آر سے زیادہ محفوظ جگہ ان کے لئے اور کون سی ہو سکتی ہے"۔ کلاسٹا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام ۔ مجھے جو اطلاعات ملی تھیں وہ میں آپ کو بتا چکا ہوں ۔ ہو سکتا ہے انہیں اس جگہ سے خطرہ ہو اور اس سے زیادہ محفوظ جگہ ان کے پاس موجود ہو"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

"ہونہہ ۔ تو کیا ہم کرنل طارق کے آنے تک یونہی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے ۔ نجانے وہ کب آئے ۔ اس کے پروگرام میں ردو بدل بھی تو ہو سکتا ہے"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"یس مادام ۔ ایسا بھی ممکن ہے ۔ پھر آپ کا کیا حکم ہے ۔ کیا ڈائریکٹ ایکشن کیا جائے"۔ ماسٹر جوزو نے کلاسٹا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ۔ میں وقت ضائع کرنے کی قائل نہیں ہوں ۔ اب جب ہم

یہاں آگئے ہیں تو ہمیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہو گا اور تم نے خود بھی کہا تھا کہ تم تمام سائنسی انتظامات کو سنبھال لو گے ۔ اب کیا ہوا ۔ تم کیوں پیچھے ہٹ رہے ہو"۔ کلاسٹا نے ماسٹر جوزو کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں پیچھے نہیں ہٹ رہا مادام ۔ آئی ایس آئی مشین کے سگنل بتا رہے ہیں کہ ایس ایس آر کا سیکورٹی سسٹم بے حد مضبوط ہے ۔ بہرحال میں کوشش کرتا ہوں"۔ ماسٹر جوزو نے جلدی سے کہا۔

" کوشش نہیں جوزو ۔ مجھے فائنل رزلٹ چاہئے ۔ میں یہاں سے ہر قیمت پر ریڈ نوٹ بک حاصل کرنا چاہتی ہوں ۔ اس کے لئے چاہے مجھے یہاں لاشوں کے ڈھیر ہی کیوں نہ لگانے پڑیں"۔ کلاسٹا نے سخت لہجے میں کہا۔

" او کے مادام "۔ ماسٹر جوزو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ ماراب کی طرف مڑ گیا۔

" ماراب ۔ سب سے پہلے تم الیون تھری کو آن کرو گے تا کہ ہمیں آگے بڑھتے ہوئے ایس ایس آر کے مانیٹرنگ روم سے چیک نہ کیا جا سکے ۔ الیون تھرٹی کو تم ایکس ایٹ ون آر پر ایڈجسٹ کرو تا کہ یہاں وائبریشن ریز پھیل کر دوسری تمام ریز کو ڈسٹرب کر دیں ۔ تم میں سے دس افراد اردگرد کی پہاڑیوں پر موجود کمانڈوز کو سنبھالیں گے ۔ باقی سب ہمارے ساتھ فورٹ کی طرف جائیں گے ۔ کسی سے رعایت برتنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ جو سامنے آئے اڑا دو ۔ اور ہاں

شام کے سائے پھیل رہے ہیں اس لئے تم سب ٹیلی نائٹ سکوپ آنکھوں سے لگا لو اور آرون ون گیس ماسک منہ پر چڑھا لو تا کہ ہمارا کم سے کم نقصان ہو سکے"۔ ماسٹر جوزو نے ماراب کو ہدایات دیتے ہوئے کہا تو ماراب سر ہلا کر تیزی سے ایک طرف دوڑ گیا۔

" ہم اولڈ فورٹ سے کتنے فاصلے پر ہیں"۔ کلاسٹا نے جوزو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" دو کلو میٹر کے فاصلے پر مادام"۔ ماسٹر جوزف نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ اسی لئے ان لوگوں کو ہماری نقل و حرکت کا پتہ نہیں چل رہا ورنہ وہ اتنی دیر خاموش بیٹھے رہیں یہ کیسے ممکن ہے"۔ کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" مادام ۔ میں نے اپنے آدمیوں کو مخصوص لباس پہنا رکھے ہیں ۔ یہاں انہوں نے لامحالہ ایسی ریز کا جال پھیلا رکھا ہو گا جس سے وہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت ہمیں آسانی سے چیک کر سکتے ہیں لیکن خصوصی لباس کی وجہ سے ہم انہیں نظر نہیں آرہے ۔ دوسری بات یہ کہ ان اطراف میں کمانڈوز موجود تھے جنہیں میرے ساتھیوں نے پہلے ہی ہلاک کر دیا ہے ۔ ان کے پاس میری سائنسی ایجاد آئی ایس آئی مشین ہے اس سے انہیں دور نزدیک تمام انسانوں کی پوزیشنوں کا آسانی سے پتہ چل جائے گا"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ایک مشین گن اور چند بم مجھے دو ۔ میں اس آپریشن میں خود بھی حصہ لوں گی"۔ کلاسٹا نے کہا تو ماسٹر جوزو نے

ایک آدمی سے مشین گن اور بم لے کر اسے دے دیئے اور پھر وہ اولڈ فورٹ پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھنے لگے ۔ وہ پہاڑیوں اور ٹیلوں کی آڑ لیتے ہوئے نیم دائرہ بنا کر آگے بڑھ رہے تھے ۔ پھر شام کے سائے گہرے ہو گئے اور وہ اولڈ فورٹ کے نزدیک پہنچ گئے ۔ اولڈ فورٹ کی چھت پر اور اس کے ارد گرد بے شمار مسلح افراد گھوم رہے تھے ۔ اس جگہ کو چونکہ خفیہ رکھا گیا تھا اس لئے وہاں لائٹس کو آن نہیں کیا جاتا تھا ۔ البتہ ان میں سے چند مسلح افراد کے پاس ٹیلی نائٹ سکوپ ضرور تھیں جن سے وہ وقفے وقفے سے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لے رہے تھے ۔ اس کے علاوہ ان کے پاس طاقتور ٹارچیں بھی نظر آ رہی تھیں جنہیں خطرے کے پیش نظر وہ فوراً آن کر سکتے تھے ۔

" کیا حکم ہے مادام " ۔ ماسٹر جوزو نے کلاسٹا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ۔

" آگے بڑھو " ۔ کلاسٹا نے کہا ۔ اسی لمحے ماسٹر جوزو نے اپنے ساتھیوں کو ایک مخصوص کاشن دیا اور پھر دوسرے ہی لمحے جیسے ان پہاڑیوں نے بے شمار مسلح افراد کو اگل دیا ہو ۔ مسلح افراد بے تحاشہ فائرنگ کرتے ہوئے اولڈ فورٹ کی جانب بڑھتے چلے گئے اور دوسرے ہی لمحے ماحول خوفناک فائرنگ، دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ پہلے تو اولڈ فورٹ کے محافظوں کو جیسے سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہ ملا جس کی وجہ سے ان کے کئی ساتھی مارے گئے مگر پھر انہوں نے بھی تیزی سے پوزیشنیں سنبھال لیں اور انہوں نے

دشمنوں کے خلاف جواباً کارروائی کرنا شروع کر دیا ۔ کلاسٹا اور ماسٹر جوزو بھی اپنی پوزیشنیں بدل بدل کر اولڈ فورٹ کے محافظوں کو نشانہ بنا رہے تھے ۔

اولڈ فورٹ کے ستونوں کی آڑ سے چند محافظوں کو فائرنگ کرتے دیکھ کر کلاسٹا نے چھلانگ لگائی اور تقریباً اڑتی ہوئی ان ستونوں کے قریب سے گزرتی چلی گئی ۔ زمین پر آتے ہی اس نے قلابازی کھائی اور ان ستونوں کے عقب میں آ گئی ۔ اس سے پہلے کہ مسلح محافظ اسے اس طرف آتے دیکھ کر اس پر فائرنگ کرتے کلاسٹا نے مشین گن کو نیم دائرے کی صورت میں حرکت دیتے ہوئے ان مسلح محافظوں کو مار گرایا اور پھر اٹھ کر آگے بڑھتی چلی گئی ۔ ماسٹر جوزو نے بھی اولڈ فورٹ کی طرف دو بم پھینکے جس سے زبردست دھماکے ہوئے اور فورٹ کے دو ستونوں کے پرخچے اڑ گئے ۔ ان ستونوں کے پیچھے چھپے ہوئے محافظوں کے بھی ٹکرے اڑ گئے تھے ۔ پھر ماسٹر جوزو کے ساتھ اس کے کئی ساتھی اولڈ فورٹ کی طرف دوڑتے چلے گئے ۔ بم مار کر انہوں نے فورٹ کا گیٹ پہلے ہی اڑا دیا تھا جس کی وجہ سے انہیں اندر جانے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی تھی ۔ کلاسٹا، ماسٹر جوزو اور اس کے ساتھی فورٹ میں موجود محافظوں کو چن چن کر ہلاک کر رہے تھے ۔ پھر ایک گھنٹے کی شدید جدوجہد کے بعد آخر کار انہوں نے میدان مار لیا اور اولڈ فورٹ کے اندر اور باہر تمام مسلح محافظوں کو انہوں نے ہلاک کر دیا تھا ۔

فائرنگ اور دھماکوں کی شدت میں کمی ہوئی اور پھر کچھ دیر بعد جب ہر طرف خاموشی چھا گئی تو کلاسٹا ماسٹر جوزو کے پاس آ گئی۔

" اولڈ فورٹ پر اب ہمارا قبضہ ہو چکا ہے مادام ۔ ہم نے تمام محافظوں کو مار گرایا ہے "۔ ماسٹر جوزو نے کلاسٹا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ تو ٹھیک ہے لیکن ہمیں نیچے تہہ خانوں میں جانا ہے ۔ جلد سے جلد ایس ایس آر میں جانے کا راستہ تلاش کرو ۔ خوفناک دھماکوں کی آواز دور دور تک پہنچی ہو گی ۔ اگر انتظامیہ حرکت میں آ گئی تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی ۔ ہمیں ریڈ نوٹ بک حاصل کر کے فوراً یہاں سے نکلنا ہے "۔ کلاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس مادام ۔ میں ابھی اس راستے کو تلاش کرتا ہوں "۔ ماسٹر جوزو نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کال کر کے ماراب کو وہاں بلایا اور اسے آئی ایس آئی مشین لانے کی ہدایات دیں ۔ کچھ ہی دیر میں ماراب ایک کمپیوٹر ساخت کی چھوٹی سی مشین لے کر اندر آ گیا جو ایک بریف کیس میں فکسڈ تھی ۔ اس پر باقاعدہ ویژن سکرین تھی ۔ ماسٹر جوزو کے احکام پر عمل کرتے ہوئے ماراب نے مشین کی چند تاریں نکال کر فرش کے مختلف حصوں پر ربڑ کلپوں کی مدد سے ایڈجسٹ کرنی شروع کر دیں اور پھر اس نے سکرین آن کی اور مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ کچھ ہی دیر بعد مشین پر آڑی ترچھی لکیریں سی بن گئیں ۔ ماراب نے مزید بٹن پریس

کرتے ہوئے مختلف ڈائلوں کو گھمانا شروع کر دیا اور پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا تو اچانک سکرین پر ایک بڑی عمارت کا نقشہ سا ابھر آیا ۔ یہ اولڈ فورٹ کا نقشہ تھا ۔ نقشے میں فورٹ کے بیرونی اور اندرونی حصے واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔

" گڈ ۔ اب اس فورٹ کا زیر زمین حصہ اوپن کرو "۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو ماراب نے جلدی جلدی مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ چند لمحوں بعد ہی اس نقشے میں قلعے کے زیر زمین حصے کا نقشہ ابھر آیا ۔ ماسٹر جوزو جھکا اور غور سے سکرین پر نقشے کو دیکھنے لگا اور پھر اس نے ایک جگہ انگلی رکھ دی۔

" ایس ایس آر میں جانے کا راستہ فورٹ کے شمال کی طرف ہے "۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" یہ متحرک نقطے کیا ہیں "۔ کلاسٹا نے لکیروں میں سفید متحرک نقطوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ ایس ایس آر میں موجود افراد ہیں "۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" اوہ ۔ ان کی تعداد بھی بیس کے قریب ہے ۔ اس کا مطلب ہے یہ بھی مسلح ہوں گے "۔ کلاسٹا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو ماسٹر جوزو نے ماراب کو چند بٹن پریس کرنے کا حکم دیا تو ماراب نے جلدی جلدی بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ اب وہ حصہ جہاں ماسٹر جوزو نے انگلی رکھی تھی کلوز ہو کر سکرین پر آ گیا تھا۔

" آئیں مادام ۔ ایس ایس آر میں جانے والے راستے کو میں نے

مارک کر لیا ہے۔ اس راستے کو ہارڈ بلاکس سے بند نہیں کیا گیا اس لئے اس راستے کو ہم آسانی سے کھول لیں گے"۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ جنوبی حصے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ مختلف راہداریوں سے ہوتے ہوئے وہ ایک پرانے اور خستہ حال کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرہ چھوٹا تھا اور خالی تھا۔

"اس شمالی دیوار کے پیچھے ایک زینہ ہے جو تہہ خانوں میں جاتا ہے"۔ ماسٹر جوزو نے کلاسٹا سے کہا۔ پھر ماسٹر جوزو کے حکم پر اس دیوار پر دو طاقتور پلاسٹک بم لگا دیئے گئے جو ریموٹ کنٹرول تھے۔ دیوار پر بم لگا کر وہ اس کمرے سے باہر نکل آئے۔ ماسٹر جوزو نے جیب سے ریموٹ نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

" جیسے ہی دھماکہ ہو تم کمرے میں بنے ہوئے شگاف میں بلیو سموک بم فائر کر دینا"۔ ماسٹر جوزو نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر ان سب نے چہروں پر گیس ماسک چڑھائے تو ماسٹر جوزو نے ریموٹ کا بٹن پریس کر دیا۔ یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے اور سامنے کا پورا کمرہ غائب ہو گیا۔ ماسٹر جوزو، کلاسٹا اور اس کے ساتھیوں نے دھماکوں سے قبل بڑے بڑے ستونوں کی آڑ لے لی تھی جس کی وجہ سے وہ کمرے کی دیواروں کے ٹکڑوں سے بچ گئے تھے۔ اب وہاں ایک بڑا دہانہ دکھائی دے رہا تھا جس کے پیچھے گہرا خلا تھا۔

" فائر"۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے دہانے میں یکے بعد دیگرے گنوں سے بلیو سموک بم فائر کر دیئے۔ دھماکے

ہوئے اور پھر خلا میں نیلے رنگ کا دھواں بھرتا چلا گیا۔ ماسٹر جوزو کچھ دیر کھڑا رہا اور پھر اس نے کلاسٹا اور اپنے ساتھیوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ کر دیا۔

" بلیو سموک سے تو تم نے تہہ خانوں میں موجود انسانوں کو بے ہوش کر دیا ہے مگر ان سائنسی انتظامات کا کیا کرو گے"۔ کلاسٹا نے ماسٹر جوزو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" سائنسی انتظامات کو ختم کرنے کے لئے ہمیں کنٹرول روم میں جانا ہو گا۔ بم مار کر ہم کنٹرول روم کی تمام مشینری تباہ کر دیں گے اور اس طرح لمس ایس آر کا تمام نظام فیل ہو جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی"۔ ماسٹر جوزو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں گہرا اطمینان تھا۔ پھر وہ سب تباہ شدہ کمرے کا ملبہ پھلانگتے ہوئے خلا کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ خلا کے دوسری طرف نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں انہیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

وہ ٹوٹی ہوئی سیڑھیوں کو پھلانگتے ہوئے تیزی سے نیچے اترتے چلے گئے۔ پھر ماسٹر جوزو نے آئی ایس آئی مشین سے کنٹرول روم کی نشاندہی کی اور کنٹرول روم میں جا کر اس نے واقعی بم مار کر مشینوں کو تباہ کر دیا جس سے تہہ خانے کا حفاظتی نظام مکمل طور پر ختم ہو گیا تھا۔ تہہ خانے کے نیچے ایک اور بڑا تہہ خانہ تھا جہاں بے شمار فولادی سیف موجود تھے۔ یہ سیف تہہ خانے کی فولادی

دیواروں میں نصب تھے جن پر مختلف نمبر درج تھے ۔ تہہ خانے میں جگہ جگہ مسلح افراد ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے جو بلیو سموک سے مکمل طور پر بے ہوش ہو چکے تھے۔

کلاسٹا کے کہنے پر ماسٹر جوزو نے کنٹرول روم میں موجود ایک شخص کو ہوش دلایا۔ ہوش میں لانے سے پہلے اس شخص کو وہیں کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا گیا تھا۔ ہوش میں آتے ہی وہ شخص بری طرح چیخنے لگا جو اصل میں اس فورٹ اور ایس ایس آر کا انچارج کرنل اسلم تھا۔ کلاسٹا نے کرنل اسلم سے ڈاکٹر ثاقب کی ریڈ نوٹ بک کے بارے میں پوچھا تو کرنل اسلم نے بتانے سے صاف انکار کر دیا جس پر کلاسٹا نے انتہائی بے رحمی اور درندگی کا ثبوت دیتے ہوئے کرنل اسلم پر شدید اور انتہائی خوفناک تشدد کیا تھا۔

کلاسٹا نے مشین گن کا برسٹ مار کر کرنل اسلم کی دونوں ٹانگوں اور بازوؤں کے پرخچے اڑا دیئے تھے اور پھر خنجر سے اس نے کرنل اسلم کو جو کنٹرول روم کا آپریٹر بھی تھا زبان کھولنے پر مجبور کر دیا کہ ریڈ نوٹ بک کس سیف میں ہے ۔ کرنل اسلم نے شدید تشدد کا شکار ہو کر کلاسٹا کو سیف کھولنے کا طریقہ بھی بتا دیا جس کے نتیجے میں کلاسٹا اس سپیشل سیف تک پہنچنے اور اسے کھولنے میں کامیاب ہو گئی تھی ۔ سیف میں واقعی ایک ریڈ نوٹ بک موجود تھی جسے کلاسٹا نے اپنے قبضے میں لے لیا اور پھر وہ تیزی سے ایس ایس آر اور اس قلعے سے نکلتے چلے گئے۔

قلعے سے باہر ماسٹر جوزو کے بے شمار مسلح افراد پھیلے ہوئے تھے ہ وہ ہر قسم کے ممکنہ خطرے کا مقابلہ کر سکیں مگر باہر کوئی روائی نہ ہوئی تھی ۔ ماسٹر جوزو نے ٹرانسمیٹر کال کر کے انہیں یں لانے کو کہا اور پھر کچھ ہی دیر بعد کاریں وہاں پہنچ گئیں اور وہ روں میں سوار ہو کر نہایت تیزی سے وہاں سے نکلتے چلے گئے ۔ وہ ہاڑی راستوں کے درمیان سے گزر کر شہر کی طرف روانہ ہوئے تھے ا کہ مین روڈ پر اس طرف آنے والے کسی سرکاری ایجنسی کے افراد یا کرنل طارق کے گروپ سے ان کی مڈبھیڑ نہ ہو جائے ۔ تمام گاڑیاں الگ الگ راستوں پر جا رہی تھیں ۔ تقریباً چار گھنٹوں کے سفر کے بعد ماسٹر جوزو اور کلاسٹا سپر کلب میں نہایت اطمینان اور فاتحانہ انداز میں داخل ہو رہے تھے ۔ ماسٹر جوزو کلاسٹا کو لئے اپنے سپیشل روم میں آ گیا تھا اور وہاں وہ دونوں یوں دھم سے صوفوں پر گر پڑے جیسے واقعی بری طرح سے تھک گئے ہوں۔

" کامیابی مبارک ہو مادام " ۔ ماسٹر جوزو نے کلاسٹا سے مخاطب ہو کر کہا تو کلاسٹا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی۔

" یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے جوزو ۔ تمہاری ذہانت اور بہترین حکمت عملی کی وجہ سے مجھے کامیابی ہوئی ہے ۔ اگر تم میرے ساتھ نہ ہوتے تو ایس ایس آر سے ریڈ نوٹ بک حاصل کرنا تو ایک طرف میں ایس ایس آر تک بھی نہ پہنچ سکتی تھی " ۔ کلاسٹا نے کھلے دل سے ماسٹر جوزو کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کے احکامات پر عمل درآمد کیا تھا مادام ورنہ یہ کام مجھے بھی بے حد مشکل اور کٹھن معلوم ہو رہا تھا"۔ ماسٹر جوزو نے کہا پھر اس سے پہلے کہ کلاسٹا کچھ کہتی اسی لمحے کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور وہ دونوں بری طرح چونک پڑے ۔ اسی لمحے دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔اس نوجوان پر نظر پڑتے ہی نہ صرف کلاسٹا بلکہ ماسٹر جوزو بھی بری طرح اچھل پڑا تھا۔

"تت ۔ تم "۔کلاسٹا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔اس نوجوان کو دیکھ کر کلاسٹا کے چہرے پر ایک رنگ سا آکر گزر گیا تھا۔

کمرے میں آگ بھڑکی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے کمرے کی ہر چیز جل کر راکھ ہوتی چلی گئی ۔آگ اس قدر تیز اور شدید تھی جس نے چند ہی لمحوں میں سارے کمرے کو جلا کر راکھ کر دیا تھا ۔یوں لگ رہا تھا جیسے کمرے پر آسمانی بجلی گری ہو جس نے آناً فاناً ہر چیز کو جلا دیا ہو۔

عمران نے اگر فوراً کمرے کے دروازے سے باہر چھلانگ نہ لگائی ہوتی تو وہ بھی کمرے کی چیزوں کے ساتھ جل کر راکھ ہو گیا ہوتا ۔وہ زمین پر گرا گردن موڑ کر راکھ بنے کمرے کو دیکھ رہا تھا ۔ کچھ دیر تک وہ ہونٹ بھینچے اسی طرح جلے ہوئے کمرے کو دیکھتا رہا پھر وہ کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔اس کی آنکھوں میں شدید حیرت اور چہرے پر چٹانوں کی سی سختی چھائی ہوئی تھی۔

بلیک جیک جس طرح تیز روشنی میں نہا کر وہاں سے غائب ہوا تھا اس سے عمران واقعی حیران رہ گیا تھا۔

رانا ہاؤس کے آپریشن روم میں عمران نے ایک مشین کو آن کیا اس مشین سے اس نے اپنے فلیٹ کو اور پھر خاص طور پر اس کمرے کو ایک سکرین پر چیک کیا تھا۔ اس مشین پر اسے بلیک جیک کی چھپائی ہوئی چیزوں کے بارے میں آسانی سے معلوم ہو گیا تھا اس لئے عمران وہاں سے خصوصی طور پر تیار ہو کر فلیٹ میں آیا تھا۔ اس نے مخصوص ساخت کا شکاری لباس پہن لیا تھا جس سے نظر نہ آنے والے حفاظتی ریز کا حصار سا اس کے گرد بن گیا تھا۔ اس حفاظتی حصار کی وجہ سے وہ بلیک جیک کی کٹر ریز سے محفوظ رہا تھا۔ اس نے ہر طرح کی گیس کے اثرات کو زائل کرنے والی گولیاں بھی چبا لی تھیں جن کی وجہ سے وہ اس گیس کے اثر سے بھی محفوظ رہا تھا جو اس کے گیسٹ روم میں داخل ہوتے ہی بلیک جیک نے پاؤں کے نیچے ایک کیپسول توڑ کر پھیلا دی تھی۔

عمران نے دو نالی بندوق سے ایک سینٹی میٹر کی انتہائی باریک مائیکرو پن فائر کر کے بلیک جیک کے کوٹ میں پیوست کر دی تھی جس کا بلیک جیک کو پتہ نہ چل سکا تھا۔ وہ مائیکرو پن عمران نے ایک خاص مقصد کے لئے بلیک جیک کے کوٹ میں پیوست کی تھی عمران نے اس کی سائنسی چیزوں کا توڑ کر لیا تھا۔ بلیک جیک نے صوفوں کے نیچے جو فائر بم چھپائے تھے کمرے میں انہی فائر بموں سے آگ لگی تھی جس کی وجہ سے کمرے کی ہر چیز جل کر راکھ ہو گئی تھی۔ ان آلات کے بارے میں بھی عمران جانتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ

جب تک بلیک جیک اس کے سامنے رہے گا وہ ان سائنسی آلات کا استعمال نہیں کرے گا ورنہ عمران کے ساتھ ساتھ بلیک جیک بھی ان آلات سے نکلنے والی خوفناک آگ کا شکار ہو جاتا لیکن بلیک جیک کا یوں روشنی میں ضم ہو کر غائب ہو جانا واقعی عمران کے لئے حیران کن تھا۔ اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ بلیک جیک سائنس میں اس قدر ترقی کر جائے گا کہ وہ اس طرح اچانک روشنی میں ضم ہو کر غائب ہو سکتا ہے۔ یہ واقعی عمران کے لئے بالکل انوکھی اور نئی بات تھی۔

عمران ان فائر بموں کی خاصیت جانتا تھا۔ ان بموں سے ایک مخصوص قسم کی گیس اور ریز ایک ساتھ نکلتی تھیں جو آناً فاناً ایک مخصوص ایریئے میں آگ پھیلا دیتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ آگ اسی کمرے تک محدود رہی تھی اور عمران کے فلیٹ کا باقی حصہ اس آگ سے محفوظ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے بلیک جیک نے بھوتوں کے ساتھ مل کر سائنسی ریسرچ کرنا شروع کر دی ہے جو اس نے اس طرح غائب ہونے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ڈریسنگ روم میں جا کر لباس تبدیل کیا۔ بلیک جیک نے پیر کے نیچے جو کیپسول توڑا تھا اس کی گیس سے عمران پر تو کوئی اثر نہ ہوا لیکن بے ہوش کر دینے والی گیس چونکہ پورے فلیٹ میں پھیل گئی تھی اس لئے سلیمان اس گیس کے

اثر سے نہیں بچ سکا تھا۔ وہ کچن کے دروازے کے قریب بے ہوش پڑا تھا۔ عمران نے اسے اٹھا کر ایک کمرے میں لا کر صوفے پر لٹا دیا اور پھر وہ فلیٹ سے نکلتا چلا گیا۔ وہ جانتا تھا کہ سلیمان کو چند لمحوں بعد خود ہی ہوش آجائے گا اس لئے اسے سلیمان کی طرف سے کوئی فکر نہیں تھی۔

عمران نے جوزف کو جہاں چھوڑا تھا وہ اس کی کار میں بدستور وہیں موجود تھا۔ عمران کو دیکھ کر اس نے دانت نکوس دیئے مگر عمران کو سنجیدہ دیکھ کر اس نے جلدی سے اپنا منہ بند کر لیا اور عمران اس کے ساتھ کار میں بیٹھ گیا۔

"دانش منزل چلو"۔ عمران نے کہا تو جوزف نے کار اسٹارٹ کی اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ دانش منزل کی جانب اڑا جا رہا تھا۔ تقریباً بیس منٹ بعد وہ کار پورچ میں روک کر اس سے اترا اور پھر آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً کھڑا ہو گیا۔ اس نے جوزف کو باہر ہی چھوڑ دیا تھا۔

"خیریت تو ہے عمران صاحب۔ آپ پریشان اور سنجیدہ نظر آ رہے ہیں"۔ سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس پر بدستور سنجیدگی موجود تھی۔

"مجھ سے زیادہ تو تم سنجیدہ اور پریشان دکھائی دے رہے ہو"۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ بات ہی کچھ ایسی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا بات ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"صفدر کو اغوا کر لیا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"صفدر کو یا سرافتخار کو"۔ عمران نے کہا۔

"صفدر نے سرافتخار کی جگہ لے کر ان کی سیٹ سنبھال لی تھی۔ اس نے فون کر کے مجھے بتایا کہ کرنل طارق کا فون آیا تھا جو ایس ایس آر میں جانے سے پہلے کوڈز وغیرہ طے کرنے کے لئے اس سے علیحدگی میں ملنا چاہتا تھا۔ کرنل طارق نے اسے ہوٹل برگنزا کے کمرہ نمبر دو سو گیارہ میں بلایا تھا۔ اس ہوٹل سے کرنل طارق نے مجھ سے بات کر کے سرافتخار سے ملنے کی اجازت لے لی تھی اس لئے میں نے صفدر کو اس سے ملنے کی ہدایات دے دیں۔ صفدر شاید کرنل طارق سے ملنے کے لئے سرافتخار کے آفس سے نکلا تو اسے راستے میں ٹریپ کر لیا گیا۔ کسی نے سرافتخار کے ڈرائیور کی جگہ لے لی تھی۔ اس ڈرائیور کا نام اقبال ہے اور وہ صفدر کو اغوا کر کے مضافات کی طرف تھرڈ لائن کی مارک کالونی کوٹھی نمبر سات سو دس میں لے گیا ہے اور یہ کوٹھی ماسٹر جوزو کا خفیہ اڈا ہے۔ ماسٹر جوزو کسی کلب کا مینجر ہے"۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ آخر میں اس نے یہ بھی بتا دیا کہ یہ تمام معلومات اسے صفدر کی وجہ سے حاصل ہوئی ہیں جس نے واچ ٹرانسمیٹر کو آن کر کے اپنی اور اقبال نامی ڈرائیور کی اسے باتیں سنائی تھیں۔

"ان کے درمیان جو باتیں ہوئی تھیں وہ لفظ بہ لفظ دوہراؤ"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اقبال اور صفدر کے درمیان ہونے والی بات چیت کو لفظ بہ لفظ دوہرا دیا۔

"پھر تم نے کیا کیا ہے۔ کسی کو بھیجا ہے اس طرف"۔ عمران نے کہا۔

"میں باری باری تمام ممبروں کو کال کر چکا ہوں مگر وہ کہیں دستیاب نہیں ہو رہے۔ لگتا ہے وہ بھی کسی مشکل میں پڑ گئے ہیں"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم کس مرض کی دوا ہو۔ کیا یہاں بیٹھے مکھیاں مار رہے ہو۔ اس کی مدد کے لئے تم بھی تو جا سکتے تھے"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں وہاں جانے کی تیاری کر ہی رہا تھا کہ آپ آ گئے اس لئے میں رک گیا۔ اب چلا جاؤں"۔ بلیک زیرو نے عمران کے لہجے میں تلخی محسوس کر کے جلدی سے کہا۔

"نہیں۔ تم یہیں رکو اور دوسرے ممبران کا پتہ لگاؤ۔ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ میں جوزف کو ساتھ لے جاتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ مون لائٹ کلب"۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ٹیری سے بات کراؤ"۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"کون ٹیری۔ یہاں کوئی ٹیری نہیں رہتا"۔ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"نانسنس۔ میں سوپر فیاض انٹیلی جنس آف بیورو سے بول رہا ہوں۔ بات کراؤ ٹیری سے ورنہ میں تمہارے کلب کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا اور تمہیں اور ٹیری کو جیل بھجوا دوں گا"۔ عمران نے سوپر فیاض کی آواز میں انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری سر۔ میں آپ کی ابھی باس سے بات کراتا ہوں۔ ہولڈ کریں۔ صرف ایک منٹ"۔ سوپر فیاض کا نام سنتے ہی دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ پھر رسیور پر ایک لمحے کے لئے خاموشی چھائی رہی اور پھر کلک کی آواز کے ساتھ ہی دوبارہ رابطہ قائم ہو گیا۔

"یس۔ ٹیری سپیکنگ"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری مگر مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ شاید فون سننے والے نے ٹیری کو بتا دیا تھا کہ کس کا فون ہے۔

"سوپر فیاض فرام انٹیلی جنس بیورو"۔ عمران نے سوپر فیاض کی آواز میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"۔ دوسری طرف سے ٹیری نے کہا۔ اس نے گو بے حد مؤدبانہ لہجہ اختیار کر رکھا تھا لیکن اس کے لہجے اور انداز سے صاف معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ سوپر فیاض کا کس قدر ستم رسیدہ ہے

اور وہ سوپر فیاض کے سامنے ایسا لہجہ اختیار کرنے پر مجبور ہے۔

" ٹیری ۔ ماسٹر جوزو کو جانتے ہو" ۔ عمران نے بغیر کسی تامل کے کہا۔

" ماسٹر جوزو" ۔ ٹیری کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" ہاں ۔ کسی کلب کا مینجر یا مالک ہے" ۔ عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ وہ سپر کلب کا مینجر ہے اور اسی کا نام ماسٹر جوزو ہے" ۔ ٹیری نے کہا۔

" گڈ ۔ اس کا حدود اربعہ کیا ہے" ۔ عمران نے پوچھا۔

" ماسٹر جوزو کا نام ہی زیادہ سننے میں آیا ہے ۔ وہ انڈر گراؤنڈ رہتا ہے ۔ انتہائی خطرناک آدمی ہے اور ہر قسم کے دھندوں میں ملوث رہتا ہے ۔ اس کا زیادہ تر کام اس کا نمبر ٹو کرتا رہے جس کا نام سار کو ہے" ۔ ٹیری نے کہا اور پھر وہ ماسٹر جوزو کے بارے میں مزید بتانے لگا۔

" کہاں ہے سپر کلب اور سار کو کے بارے میں مجھے کہاں سے پتہ چل سکتا ہے" ۔ عمران نے پوچھا۔

" سار کو کلب میں ہی رہتا ہے ۔ انہوں نے سپر کلب کے کئی پورشن بنا رکھے ہیں ۔ سار کو عموماً تہہ خانے میں موجود اپنے آفس میں رہتا ہے" ۔ ٹیری نے کہا اور اس نے سپر کلب کا ایڈریس اور فون نمبر بتا دیا ۔ عمران نے فون بند کیا اور چند لمحے وہ سوچتا رہا ۔ اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس" ۔ دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

" یس ایک بار کہنے سے کام نہیں چلے گا ۔ شرع کے مطابق تمہیں تین بار یس یس یس کہنا پڑے گا پھر کہیں جا کر تمہاری نماز جنازہ جائز قرار پائے گی" ۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی ۔ پھر اچانک دوسری طرف سے کھلکھلاتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے اس نے عمران کو پہچان لیا ہو۔

" اوہ ۔ عمران صاحب آپ" ۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" میں ۔ اوہ عمران صاحب ۔ نہیں ۔ میں صرف عمران ہوں بلکہ علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن)" ۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہنسی کی آواز تیز ہو گئی ۔ عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر رکھا تھا جس کی وجہ سے بلیک زیرو بھی تمام باتیں سن رہا تھا ۔ دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز اس کے لئے اجنبی تھی ۔ شاید اس کے سامنے عمران پہلی بار بات کر رہا تھا۔

" اتنی زور سے مت ہنسو ۔ ایسا نہ ہو تمہاری ہنسی کے بم سے اولڈ فورٹ کی بنیادیں ہل جائیں اور سارے کا سارا فورٹ تم اکیلے کے ناتواں کاندھوں پر آ گرے" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے اولڈ فورٹ فون کیا ہے۔

" اولڈ فورٹ کی بنیادیں بے حد مضبوط ہیں عمران صاحب ۔ ان کی مضبوطی کا اندازہ آپ اپنی آواز سے لگالیں جو پہلے کی طرح ٹھوس

اور مضبوط ہے ۔اس آواز میں ابھی تک لچک نہیں آئی تو اولڈ فورٹ جہاں آپ نے سائنسی انتظامات کر رکھے ہوں وہاں کی دیواریں کیسے ہل سکتی ہیں"۔دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کرنل اسلم صاحب آپ کو چیف ایکسٹو کی طرف سے احکامات مل گئے ہیں یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ابھی ابھی چیف سیکرٹری کی طرف سے مجھے نوٹیفکیشن ملا ہے جس میں لکھا ہے کہ اولڈ فورٹ کے ایس ایس روم سے تمام ایجادات اور فارمولے نکال کر چیف ایکسٹو کے حوالے کئے جائیں ۔ ملٹری کے آر سیکشن کے کرنل طارق سرافتخار کے ساتھ یہاں آئیں گے اور اپنی نگرانی میں تمام چیزیں یہاں سے لے جائیں گے ۔ ویسے عمران صاحب یہ چکر کیا ہے ۔ اس طرح اچانک ایس ایس آر سے تمام چیزوں کو کیوں ہٹایا جا رہا ہے"۔ دوسری طرف سے اولڈ فورٹ کے انچارج کرنل اسلم نے کہا۔

"چکر نہیں گھن چکر کہو ۔ یہ ہمارے پردہ نشین چیف ایکسٹو کا حکم ہے ۔ تم یہ بتاؤ ایس ایس آر میں اس وقت کتنے فارمولے اور سائنسی ایجادات موجود ہیں"۔ عمران نے پوچھا ۔اس کے لہجے میں ایک بار پھر سنجیدگی آگئی تھی۔

"تقریباً بیس کے قریب قیمتی فارمولے اور ایسی ہی چھوٹی موٹی ایجادات کے نمونے یہاں موجود ہیں"۔ کرنل اسلم نے کہا۔

"کیا تم ان میں سے کسی سیف کو کھول سکتے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"تمام سیف کھولنے اور بند کرنے کا انتظام میرے پاس ہے ۔ تمام سیف کمپیوٹر کنٹرولڈ ہیں ۔ ہاں چند سیف ایسے ہیں جن میں ملکی مفاد سے وابستہ کچھ ایسی چیزیں ہیں جنہیں میں تو کیا خود سرافتخار بھی نہیں کھول سکتے ۔ ان سیفوں کے الگ الگ کوڈز ہیں جن میں سے چند کوڈ سرافتخار کے پاس ہیں، چند چیف سیکرٹری کے پاس اور چند سرداور کے پاس ۔ وہ سیف ان تینوں کی موجودگی میں ہی کھولے جا سکتے ہیں"۔ کرنل اسلم نے کہا۔

"ڈاکٹر ثاقب کے آئی بی فارمولے کی ریڈ نوٹ بک کس سیف میں ہے ۔ میرا مطلب ہے اس سیف کی کوڈ کی کس کے پاس ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس سیف کا نمبر ایک سو دس ہے اور اس کی کوڈ کی میرے پاس ہے ۔ کیوں خیریت"۔ کرنل اسلم نے کہا۔

"تم ایک کام کرو ۔ کرنل طارق کے وہاں پہنچنے میں وقت لگے گا سرکاری کاموں اور کاغذی کارروائی پوری کرنے میں دیر ہو جاتی ہے ۔ جب تک کرنل طارق اور سرافتخار وہاں نہ آجائیں تب تک تم اس سیف سے ریڈ نوٹ بک نکال کر اس کی جگہ نقلی ریڈ نوٹ بک رکھ دو"۔ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ۔ اگر یہ آپ کا حکم ہے تو میں بھلا آپ

کے حکم کو کیسے ٹال سکتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کرنل اسلم نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

" یہ ملکی سالمیت اور بقاء کا معاملہ ہے کرنل اسلم۔ اس کام میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے۔ بلکہ تم ایسا کرو کہ جن جن سیفوں کے کوڈ تمہارے پاس ہیں ان سے فارمولے اور سائنسی آلات نکال کر ایس ایس آر کے نیچے موجود سپیشل ہارڈ روم میں پہنچا دو"۔ عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" اوکے۔ میں یہ کام کر لوں گا۔ اس کام میں مجھے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگے گا۔ کیا میں اس کی رپورٹ چیف سیکرٹری کو دے دوں"۔ کرنل اسلم نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ فی الحال خاموش رہو۔ ویسے بھی نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے۔ جلد یا بدیر ان تمام چیزوں کو وہاں سے ہٹا لیا جائے گا۔ جب تک ان چیزوں کو وہاں سے ہٹانے کا انتظام مکمل نہیں ہو جاتا تم ایس ایس آر کو مکمل طور پر خالی کر دو۔ خاص طور پر تمہیں وہاں ایک نقلی ریڈ نوٹ بک رکھنی ہے اور وہاں اس نوٹ بک میں تمہیں میرا ایک پیغام بھی نوٹ کرنا ہے۔ لکھ لو ابھی"۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لکھوائیں کیا پیغام ہے"۔ کرنل اسلم نے بغیر کسی تردد کے کہا تو عمران نے اسے ایک پیغام لکھوا دیا جسے سن کر بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ سی آ گئی تھی۔ پھر عمران نے فون بند کر دیا اور گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

" آپ کا کیا خیال ہے اس قدر سخت نگرانی کے باوجود بلیک جیک یا کلاسٹا ایس ایس آر پر حملہ کر سکتے ہیں"۔ عمران کے فون رکھتے ہی بلیک زیرو نے کہا۔

" بلیک جیک اور کلاسٹا ہماری توقع سے زیادہ خطرناک اور تیز ایجنٹ ہیں۔ وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے بلیک جیک کی ملاقات کی تفصیل بلیک زیرو کو بتائی تو بلیک زیرو کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

" اوہ۔ بلیک جیک سائنس میں اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ اس نے غائب ہونے کے فارمولے پر بھی دسترس حاصل کر لی ہے"۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اس فارمولے پر وہ یونیورسٹی کے زمانے سے ہی ریسرچ کر رہا تھا۔ اس وقت اس کا آئیڈیا کسی سنکی کی بڑ کے سوا کچھ نہ سمجھا جاتا تھا مگر بلیک جیک کو یقین تھا کہ وہ کبھی نہ کبھی ایسا آلہ ضرور بنا لے گا جس سے وہ جسم کو روشنی میں تبدیل کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں دسترس حاصل کر لے گا۔ چونکہ روشنی ایک سیکنڈ میں لاکھوں کلومیٹر کا سفر طے کر سکتی ہے اسی نقطے کو بنیاد بنا کر بلیک جیک ریسرچ کر رہا تھا۔ اب وہ جس طرح میرے سامنے سے اچانک غائب ہوا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اس نے جو کہا تھا وہ کر دکھایا ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو بلیک جیک واقعی ہمارے لئے بے حد خطرناک

ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ تو کسی بھی صورت ہمارے قابو میں نہیں آئے گا"۔ بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ خیر اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔ بلیک جیک نے اگر عمرو عیار بننے کی کوشش کی ہے تو میں تو ہوں ہی عمرو عیار۔ اسے بہر حال تلاش کر لوں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صفدر اور باقی ممبران کا کیا کرنا ہے۔ صفدر تو جہاں ہے اس جگہ کے بارے میں ہمیں علم ہے مگر دوسرے ممبران"۔ بلیک زیرو نے عمران کی توجہ ممبران کی طرف مبذول کراتے ہوئے کہا۔

"وہ سب اپنی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ پہلے میں سوچ رہا تھا کہ جوزف کے ساتھ جا کر صفدر کی مدد کروں مگر اب میں ایسا نہیں کروں گا۔ جانتے ہو کیوں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں بھلا آپ کی مرضی کے بغیر کچھ کیسے جان سکتا ہوں"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے بلیک جیک کے معاملے میں جس طرح گول مول جواب دیا تھا اس سے بلیک زیرو نے اس پر طنز کیا تھا۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو"۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صف۔ صفدر بول رہا ہوں چیف"۔ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز میں لکنت اور بے پناہ نقاہت تھی جیسے

سن کر عمران بھی بری طرح چونک پڑا تھا۔

"یس۔ صفدر کہاں ہو تم اور تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے"۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"چچ۔ چیف"۔ صفدر کی لڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر جلدی سے بلیک زیرو کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا۔

"صفدر۔ خود کو سنبھالو۔ جلدی بتاؤ کہ کیا ہوا ہے"۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے زوردار دھماکے سے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر ایک تیز آواز رسیور سے سنائی دی۔

"اوہ۔ یہ زندہ ہے۔ گولی مار دو اسے"۔ کسی نے چیختے ہوئے کہا اسی لمحے ایک دھماکے اور پھر صفدر کی تیز اور دردناک چیخ سنائی دی اور عمران نے یکلخت ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑ کر پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتا چلا گیا۔ پھر ایک اور دھماکہ ہوا اور ٹیلی فون لائن بے جان ہو گئی۔ شاید دوسری طرف سے فائر کر کے فون سیٹ کے ٹکڑے اڑا دیئے گئے تھے مگر عمران نے رسیور بدستور کان سے لگائے رکھا جیسے رسیور اس کے کان سے چپک گیا ہو۔

"عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے عمران کو ساکت دیکھ کر اس کا کاندھا پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"بلیک جیک۔ وہ آواز بلیک جیک کی تھی"۔ عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور دوسرے ہی لمحے جیسے اس کے جسم میں یکلخت

پارہ سا دوڑ گیا ہو۔ اس نے ایک جھٹکے سے رسیور کو کریڈل پر پٹخا اور اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ میری بات سنیں عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے چیختے ہوئے کہا مگر عمران کو تو جیسے پر لگ گئے تھے۔ وہ کسی چھلاوے کی طرح آپریشن روم سے نکل گیا جیسے اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو قیامت آجائے گی۔

"تت۔ تم یہاں کیسے آ گئے بلیک جیک۔ تم تو"۔ کلاسٹا نے کمرے میں داخل ہونے والے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کے ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کا پسٹل تھا۔ اس پسٹل کی نال لمبی اور خاصی چوڑی تھی۔ ماسٹر جوزو بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بلیک جیک کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ جیتا جاگتا انسان نہ ہو بلکہ کوئی خلائی مخلوق ہو۔

"تمہارا کیا خیال تھا ماسٹر جوزو کے پاس آکر اور اس کی سائنسی مشینوں کے مرحلوں سے گزر کر تم خود کو میری نظروں سے چھپا لو گی"۔ بلیک جیک نے اس کی جانب طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کک۔ کیا مطلب"۔ کلاسٹا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ بلیک جیک کو اس طرح اپنے سامنے دیکھ کر وہ حقیقتاً پریشان ہو گئی تھی۔

ماسٹر جوزو کا بھی حال اس سے مختلف نہ تھا۔ وہ بلیک جیک کو دیکھ کر اس سے زیادہ پریشان اور ہراساں دکھائی دے رہا تھا۔

" ماسٹر جوزو سے جب تم ملنے گئی تھی تو تم پوری طرح سے میری نظروں میں تھی۔ ماسٹر جوزو نے میری وجہ سے اپنے کلب کی سائنسی طریقوں سے مکمل طور پر حصار بندی کر رکھی تھی جس سے مجھے وقتی طور پر پریشانی تو ضرور ہوئی مگر میرے مقابلے میں ماسٹر جوزو سائنس میں بہت پیچھے ہے۔ میں نے فوراً اس کے سائنسی حصار کا توڑ کر لیا۔ تمہارے اور ماسٹر جوزو کے درمیان جو بھی باتیں ہوئی وہ میں نے سن لیں۔ ماسٹر جوزو کا خیال بالکل درست تھا۔ میں بھلا تمہیں اپنے ساتھ رکھ کر تم پر بھروسہ کس طرح کر سکتا تھا۔ میں نے واقعی تمہارے لباس میں چند خفیہ مائیکرو آلات لگا رکھے تھے جن کی وجہ سے تم پوری طرح میری نگاہوں میں تھی۔ ماسٹر جوزو نے تمہیں اپنی سائنسی مشینوں سے گزار کر تمہارے لباس سے وہ تمام آلات نکال لئے مگر میں نے ان آلات کو دوبارہ آپریٹ کر لیا تھا جس کی وجہ سے تم اور ماسٹر جوزو میری نگاہوں سے چھپ نہ سکے تھے۔ تم جو جو کرتی رہی ہو میرے ہیڈ کوارٹر میں اس کی فلم تیار ہوتی رہی۔ اب جب میں نے اس مشین کو چیک کیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ تم کیا تیر مار کر آئی ہو۔

میں نے خاص طور پر فلم کے اس حصے کو دیکھا جب تم ایس ایس آر سے ریڈ نوٹ بک حاصل کر کے آ رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ تم

ک کلب میں پہنچتے میں نے اپنی مشینوں سے اس کلب کا نقشہ بنایا س سے مجھے کلب میں داخل ہونے کے خفیہ راستوں کا پتہ چل گیا یں فوراً ان راستوں سے کلب میں آگیا۔ اس دوران تم لوگ کلب میں پہنچ چکے تھے۔ بہرحال اگر تم کلب کی بجائے کسی اور طرف بھی چلے جاتے تب بھی مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم کہاں ہو اور میں وہاں بھی پہنچ جاتا۔ بلیک جیک کا راستہ روکنے کی طاقت کسی فولادی دیوار میں بھی نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے"۔ بلیک جیک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے تم واقعی ڈبل کراس ایجنٹ ہو اور شروع سے ہی مجھے بے وقوف بنا رہے تھے"۔ کلاسٹا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ سچ ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

" ہونہہ۔ تم نے کلاسٹا کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے بلیک جیک اور کلاسٹا دھوکہ دینے والے کا جو حشر کرتی ہے اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے"۔ کلاسٹا نے زہریلی ناگن کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔

" کیا بات کر رہی ہو ڈیئر کلاسٹا۔ تم اس وقت پوری طرح میرے رحم و کرم پر ہو۔ اس کے باوجود تم مجھ سے ایسی باتیں کر رہی ہو"۔ بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" دیکھو بلیک جیک۔ تم"۔ ماسٹر جوزو نے کچھ کہنا چاہا۔

"تم خاموش رہو ماسٹر جوزو۔ میں تم سے بات نہیں کر رہا۔ تمہاری میرے سامنے اوقات ہی کیا ہے۔ تم میرے ساتھ کام کر چکے ہو۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم ہر معاملے میں مجھ سے سبقت لے جاؤ گے۔ تم نے کلاسٹا کو میرے خلاف بھڑکا کر اپنے تابوت میں آخری کیل خود ہی ٹھونک دی ہے۔ میں تمہیں اس کی سزا ضرور دوں گا لیکن پہلے میں کلاسٹا سے بات کر لوں۔ پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں"۔ بلیک جیک نے اس کی بات کاٹتے ہوئے انتہائی خوفناک لہجے میں کہا تو ماسٹر جوزو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ غیر محسوس انداز میں اپنی میز کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو"۔ کلاسٹا نے بلیک جیک کی توجہ اپنی طرف مبذول کراتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے ماسٹر جوزو کو حرکت کرتے دیکھ لیا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے وہ بلیک جیک کے خلاف کچھ کرنا چاہتا ہو یا پھر وہ یہاں سے بھاگ جانے کے لئے پر تول رہا ہو۔

"ریڈ نوٹ بک حاصل کرنے کے لئے"۔ بلیک جیک نے کلاسٹا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ریڈ نوٹ بک۔ کیا مطلب"۔ کلاسٹا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر ثاقب کے آئی بی فارمولے والی نوٹ بک جو تم ایس ایس آر سے نکال لائی ہو"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"لیکن تم ریڈ نوٹ بک کیوں حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تمہارے

پاس تو ڈاکٹر ثاقب کا پورا مائینڈ موجود ہے۔ تم اس کی مائینڈ میموری سے آئی بی کا فارمولا کیوں نہیں حاصل کر لیتے"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"تم اچھی طرح جانتی ہو کلاسٹا۔ ڈاکٹر ثاقب کا مائینڈ لاکڈ ہے اور اس کے لاکڈ مائینڈ سے فارمولا حاصل کرنا میرے لئے مشکل ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"ہونہہ۔ مگر تم نے کہا تھا کہ اسے زیرو کی سے کھولا جا سکتا ہے اور زیرو کی علی عمران کے پاس ہے جس سے تم آسانی سے حاصل کر لو گے۔ کیا تم علی عمران کو تلاش کرنے میں ناکام رہے ہو یا پھر اس نے تمہیں زیرو کی دینے سے انکار کر دیا ہے"۔ کلاسٹا نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں چھپے ہوئے طنز کو بلیک جیک نے بخوبی محسوس کر لیا تھا۔

"میں نے علی عمران کو تلاش کرنے کی پوری کوشش کی مگر وہ کہیں نہیں ملا۔ میری اطلاعات کے مطابق وہ اس شہر بلکہ اس ملک میں موجود ہی نہیں ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔ اس کے لہجے میں چھپی پریشانی کو کلاسٹا نے صاف محسوس کر لیا تھا۔

"ایک علی عمران کو میں بھی جانتی ہوں۔ وہ بھی بہت بڑا سائنس دان ہے۔ اس کی خدمات حاصل کر لو۔ اس سے یقیناً تمہیں زیرو کی مل جائے گی"۔ کلاسٹا نے طنزیہ لہجے میں کہا تو بلیک جیک بے اختیار چونک پڑا۔

"کون علی عمران"۔ بلیک جیک نے کہا۔

" وہ احمق جو تمہارا کلاس فیلو رہ چکا ہے اور جس سے تم نے اپنے کئی حساب چکانے ہیں "۔ کلاسٹا نے کہا تو بلیک جیک کے چہرے پر شدید غصہ ابھر آیا۔ وہ کلاسٹا کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

" تم میرا اور اپنا وقت برباد کر رہی ہو کلاسٹا "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" اور تم نے یہاں آکر بہت بڑی غلطی کی ہے بلیک جیک "۔ کلاسٹا نے کہا۔

" بلیک جیک جو کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ غلطی کا کوئی لفظ بلیک جیک کی لغت میں نہیں ہے۔ میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ ریڈ نوٹ بک میرے حوالے کر دو "۔ بلیک جیک نے چیختے ہوئے کہا۔

" اور اگر تم اپنی بھلائی چاہتے ہو تو خاموشی سے یہاں سے واپس چلے جاؤ۔ ریڈ نوٹ بک میں نے حاصل کی ہے اور میں اسے کسی بھی صورت تمہارے حوالے نہیں کر سکتی "۔ کلاسٹا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے "۔ بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔

" قطعی "۔ کلاسٹا نے کہا۔

" تب پھر سن لو کلاسٹا۔ میرے ہاتھ میں تم جو پسٹل دیکھ رہی ہو

یہ ایف گن ہے۔ اس گن سے نکلنے والی فائر ریز ایک لمحے میں ہر چیز کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔ میں اس گن سے "۔ ابھی بلیک جیک نے اتنا ہی کہا تھا کہ ماسٹر جوزو نے جو غیر محسوس انداز میں کھسکتا ہوا اپنی میز کے قریب پہنچ گیا تھا اچانک جھکا اور میز کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے اچانک بلیک جیک کے قدموں کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی اور دوسرے ہی لمحے وہ زمین میں بننے والے خلا میں گرتا چلا گیا۔ اس کے خلا میں گرتے ہی فرش یکلخت برابر ہو گیا تھا۔

" ویل ڈن جوزو ویل ڈن۔ یہ کام کیا ہے تم نے "۔ کلاسٹا نے بلیک جیک کو اس طرح زمین میں غائب ہوتے دیکھ کر خوشی سے نعرہ مارنے والے انداز میں کہا۔

" بلیک جیک کا زندہ رہنا ہمارے لئے خطرناک ہو سکتا ہے مادام اس لئے میں نے اس کی فوری ہلاکت کا فیصلہ کر لیا ہے "۔ ماسٹر جوزو نے کہا پھر وہ جلدی سے میز کے پیچھے موجود اپنی کرسی پر بیٹھا اور اس نے میز کی دراز کھول کر ایک مشین کنٹرولر نکالا اور جلدی جلدی اس کے بٹن پریس کرنے لگا۔ پھر اس نے ایک سرخ بٹن پریس کیا تو اس کے چہرے پر گہرا سکون چھا گیا۔

" کیا اس خلا میں گرنے کے بعد بلیک جیک ہلاک ہو گیا ہو گا "۔ کلاسٹا نے کہا۔

" میں نے بلیک جیک کو نچلے تہہ خانے میں پھینکا ہے مادام۔

تہہ خانے میں گرنے سے تو وہ ہلاک نہیں ہو سکتا لیکن اب میں نے اس تہہ خانے میں انتہائی زہریلی گیس پھیلا دی ہے جس کے اثر سے بلیک جیک ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں ہلاک ہو جائے گا اور اس کا جسم بھی چند لمحوں میں گل سڑ جائے گا"۔ ماسٹر جوزو نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ رئیلی ویری گڈ جوزو۔ اس جیسے مکار اور دھوکہ باز انسان کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ تم نے جو کیا بہت اچھا کیا ہے۔ میں تم سے بہت خوش ہوں"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"تھینک یو مادام"۔ بلیک جیک نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو کلاسٹا ماسٹر جوزو کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنی جیکٹ کی خفیہ جیب سے ریڈ نوٹ بک نکالی اور اسے میز پر رکھ دیا۔

"اب ڈاکٹر ثاقب کے آئی بی فارمولے پر اسرائیل میں ہی کام کیا جائے گا اور یہ فارمولا صرف اور صرف اسرائیل کی ملکیت ہو گا۔ صرف عظیم اسرائیل کی ملکیت"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"سوری مادام۔ آئی بی پر اسرائیل میں نہیں بلکہ گریٹ لینڈ میں کام ہو گا"۔ اچانک ماسٹر جوزو نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو کلاسٹا بری طرح چونک کر ماسٹر جوزو کی طرف دیکھنے لگی۔ ماسٹر جوزو کے چہرے کی بدلی ہوئی کیفیات دیکھ کر کلاسٹا حیران رہ گئی۔ ماسٹر جوزو جو ہر وقت اس کے آگے پیچھے بچھا جاتا تھا اور اس کے احکامات پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا اس وقت انتہائی خوفناک اور بے رحم درندہ

نظر آ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ مکاری اور عیاری نظر آ رہی تھی۔ اسی لمحے کلاسٹا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے بری طرح جکڑ لیا ہو۔ وہ کرسی کے ساتھ اس بری طرح سے چپک گئی تھی جیسے لوہا مقناطیس سے چپکتا ہے۔ کلاسٹا اپنے جسم کو معمولی سی بھی جنبش نہ دے پا رہی تھی۔

"گریٹ لینڈ۔ یہ۔ یہ۔ تم کیا کہہ رہے ہو جوزو۔ تم"۔ کلاسٹا نے حیرت سے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں مادام۔ میں اسرائیل کا نہیں بلکہ گریٹ لینڈ کا وفادار ہوں گریٹ لینڈ کو اس فارمولے کی کچھ خبر نہ تھی۔ آپ کے ذریعے جب مجھے اس فارمولے کا پتہ چلا تو میں نے ہیڈ کوارٹر بات کی۔ ہائی اتھارٹی نے اس فارمولے میں دلچسپی لیتے ہوئے مجھے حکم دیا کہ میں اس فارمولے کو ہر صورت میں گریٹ لینڈ کے مفادات کے لئے حاصل کروں اس لئے میں آپ کے ساتھ کام کرتا رہا۔ اب یہ ریڈ نوٹ بک اسرائیل نہیں بلکہ گریٹ لینڈ جائے گی"۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو کلاسٹا کا چہرہ غیض و غضب سے بگڑتا چلا گیا۔

"تم بہت بڑی غلطی کر رہے ہو جوزو۔ تم میرے ساتھ ڈبل کراس نہیں کر سکتے"۔ کلاسٹا نے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری مادام۔ آئی ایم رئیلی سوری"۔ ماسٹر جوزو نے زہریلے انداز میں کہا تو کلاسٹا غرا کر رہ گئی۔ وہ جس بری طرح سے کرسی سے جکڑی ہوئی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ ماسٹر جوزو کو بھوکی

شیرنی کی طرح چیر پھاڑ کر رکھ دیتی۔

" سوچ لو جوزو۔ تمہاری یہ حرکت اسرائیلی حکام سے چھپی نہیں رہے گی۔ میں ہیڈ کوارٹر کو تمہارے بارے میں انفارم کر چکی ہوں اگر میں زندہ اسرائیل نہ پہنچی تو اسرائیلی ایجنٹ یہاں آکر تمہارا اس قدر بھیانک حشر کریں گے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے"۔ کلاسٹا نے کہا۔

" میرے ہاتھ بہت لمبے ہیں مادام"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" کیا تم مجھ سے سودا کر سکتے ہو"۔ کلاسٹا نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیسا سودا"۔ ماسٹر جوزو نے چونک کر کہا۔

" ریڈ نوٹ بک تم رکھ لو اور مجھے یہاں سے جانے دو۔ بلیک جیک کو تو تم ہلاک کر ہی چکے ہو۔ میں واپس جا کر ہائی اتھارٹی کو رپورٹ دے دوں گی کہ آئی بی بلیک جیک کے پاس ہے اور وہ مجھ سے دھوکے سے فارمولا حاصل کر کے نکل گیا ہے"۔ کلاسٹا نے کہا۔

" میں احمق نہیں ہوں مادام۔ آپ کو زندہ چھوڑ کر میں اپنی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔ اسرائیلی حکام میرے خلاف کچھ کریں نہ کریں مگر آپ خاموش رہنے والی نہیں ہیں۔ آپ مجھ سے ذاتی انتقام لینے پر اتر آئیں گی اس لئے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"۔ ماسٹر جوزو نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" میں تم سے وعدہ کرتی ہوں جوزو میں یہاں سے نکلتے ہی تمہیں

بھول جاؤں گی۔ تم سے انتقام لینے کا خیال تک دل میں نہیں لاؤں گی"۔ کلاسٹا نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" سوری مادام۔ ایسا نہیں ہو سکتا"۔ ماسٹر جوزو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک کلاسٹا کی کرسی کے نیچے خلا سا نمودار ہوا اور کلاسٹا کرسی سمیت اس خلا میں گرتی چلی گئی۔ اس کے خلا میں گرتے ہی خلا دوبارہ برابر ہو گیا۔ کلاسٹا کو خلا میں پھینکتے ہی ماسٹر جوزو کرسی سے اٹھا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑی ہوئی ریڈ نوٹ بک اٹھا لی۔

" اب گریٹ لینڈ میں میرا مقام بڑھ جائے گا۔ ہائی اتھارٹی نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر میں آئی بی کا فارمولا حاصل کر لوں تو وہ مجھے گریٹ لینڈ کے گریٹ ایجنٹوں میں شامل کر لیں گے اور میرے اختیارات وسیع کر دیئے جائیں گے۔ میرا بینک بیلنس ہزاروں گنا بڑھ جائے گا اور میں دنیا کا ایک بہت بڑا لارڈ بن جاؤں گا۔ گریٹ لارڈ ماسٹر جوزو"۔ ماسٹر جوزو نے دیوانگی کے عالم میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس نے سرخ ڈائری کھولی اور پھر پہلے صفحے پر نظر پڑتے ہی وہ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کی کرسی میں ہزاروں وولٹ کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ صفحے پر لکھا تھا بلیک جیک اور مادام کلاسٹا کو بلینک ریڈ نوٹ بک حاصل کرنے پر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کی مبارکباد قبول ہو۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے علی عمران مجھے بھی بے وقوف بنا گیا ہے اس نے ایس ایس آر سے پہلے ہی اصل ریڈ نوٹ بک نکال لی تھی اور

اس کی جگہ بلینک نوٹ بک رکھ دی تھی"۔ماسٹر جوزو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ریڈ نوٹ بک میز پر رکھی اور دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔اس کے چہرے پر بلا کی مایوسی اور پریشانی تھی۔کچھ دیر بعد اس نے ریڈ نوٹ بک اٹھائی اور اسے پوری قوت سے سامنے دیوار پر دے مارا۔

"میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا عمران۔آئی بی کا فارمولا میں تم سے حاصل کروں گا۔ہر قیمت پر اور ہر حال میں۔میں دیکھتا ہوں کہ تم مجھ سے فارمولے کو بچا کر کہاں لے جاتے ہو۔میں آ رہا ہوں۔بلیک جیک اور کلاسٹا کو تو میں نے ختم کر دیا ہے اب تمہاری باری ہے۔میں تمہارا اس قدر بھیانک حشر کروں گا کہ صدیوں تک تمہاری روح بلبلاتی رہے گی۔آئی بی کا فارمولا میں ہر صورت میں حاصل کروں گا۔میں آ رہا ہوں۔میں آ رہا ہوں عمران"۔اچانک ماسٹر جوزو نے ایسے انداز میں کہنا شروع کر دیا جیسے اس پر یکلخت دیوانگی کا دورہ پڑ گیا ہو۔غم و غصے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا۔اس کا چہرہ سرخ اور آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور انتہائی غصیلے انداز میں چلتا ہوا اپنے آفس سے باہر نکلتا چلا گیا۔

بلیک جیک نے ریسٹ واچ کے شیشے کو مخصوص انداز میں گھما کر دبایا تو اچانک اس کا سارا جسم تیز روشنی میں نہا گیا۔دوسرے ہی لمحے وہ اس روشنی میں ضم ہو کر عمران کے فلیٹ سے غائب ہو گیا تھا غائب ہوتے ہی بلیک جیک کے ذہن اور آنکھوں کے سامنے تیز روشنی سی چھا گئی مگر دوسرے ہی لمحے اس کے ذہن اور آنکھوں کے سامنے سے یہ روشنی ختم ہوئی تو وہ اچانک ایک شیشے کے بڑے اور گول ستون میں نمودار ہو گیا۔

ایکریمیا سے پاکیشیا میں آکر اس نے سب سے پہلے اپنے لئے ایک ہیڈ کوارٹر منتخب کیا تھا جہاں اس نے اپنی مخصوص مشینری منگوا کر ایڈجسٹ کی تھی۔بلیک جیک جب کبھی اور جس مشن پر بھی جاتا تھا سب سے پہلے وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کو منج کرتا تھا۔وہ چونکہ ایک بہت بڑا سائنس دان تھا اس لئے مشن کی کامیابی اور ناکامی دونوں پر

انحصار کرتے ہوئے وہ تمام انتظامات کرتا تھا۔ پہلے تو وہ مشکل
مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا تھا ۔ اپنی سائنس
ایجادات سے وہ دشمنوں پر برتری پانے کی ہر ممکن کوشش کرتا تھا
لیکن جب وہ کسی شدید مشکل میں پھنس جاتا اور اس کے بچ نکلنے کا
کوئی چانس باقی نہ رہتا تب وہ راہ فرار اختیار کرنے کے لئے اپنی
سپیشل ایجاد کو استعمال کرتا تھا ۔ اس ایجاد کا نام اس نے اپنے نام
کی مناسبت سے انویسیبل جیک رکھا تھا جسے کوڈ میں وہ آئی جے کہتا
تھا۔

آئی جے کا فنکشن اس نے اپنی ریسٹ واچ میں ایڈجسٹ کر رکھا
تھا جس کے ڈائل پر لگے شیشے کو وہ مخصوص انداز میں گھما کر پریس
کرتا تو اس کا جسم روشنی میں ضم ہو کر غائب ہو جاتا اور وہ اپنے
ہیڈ کوارٹر میں بنائے ہوئے ایک سپیشل شیشے کے ستون میں نمودار
ہو جاتا تھا ۔ آئی جے واچ کو اس نے اس شیشے کے ستون کے ساتھ
سیٹ کر رکھا تھا ۔ وہ کہیں سے بھی غائب ہوتا آکر وہ اسی شیشے کے
ستون میں ہی ظاہر ہوتا تھا ۔ اس وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا ۔ عمران
کے ہاتھوں شکست کھا کر اس نے وہاں سے نکل جانے میں ہی عافیت
سمجھی تھی اور غائب ہو کر واپس ہیڈ کوارٹر میں آگیا تھا۔

شیشے کے ستون کے ساتھ ایئر ٹائٹ دروازہ تھا ۔ وہاں نمودار ہو
کر اس نے دروازہ کھولا اور ستون سے نکل کر باہر آگیا ۔ غصے، نفرت
اور پریشانی سے اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا ۔ عمران کے ہاتھوں ذلت آمیز

ت کھا کر اس کے چہرے پر قدرے شرمندگی اور شکستگی کے
ات بھی نمایاں تھے ۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ عمران
کے سائنسی آلات کا اس آسانی سے توڑ کر لے گا مگر عمران نے نہ
ف اس کے سائنسی آلات کا توڑ کر لیا تھا بلکہ دست بدست لڑ کر
پر سبقت حاصل کر لی تھی۔

شیشے کے ستون سے نکل کر وہ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ
یک شیشے کے کیبن میں آگیا تھا جو اس کا کنٹرول روم تھا ۔ پھر کرسی
ر بیٹھ کر وہ عمران کے بارے میں سوچنے لگا ۔ عمران اس کی توقع سے
زیادہ خطرناک ثابت ہوا تھا جس سے بلیک جیک پر واضح ہو گیا تھا
کہ وہ عمران سے آسانی سے زیرو کی حاصل نہیں کر سکے گا اس لئے اس
نے غائب ہونے سے ایک لمحہ قبل صوفوں کے نیچے چھپائے ہوئے
فائر بلاسٹرز آن کر دیئے تھے جس سے اسے یقین تھا کہ عمران ان فائر
بلاسٹرز سے کسی صورت نہیں بچ سکے گا ۔ ان فائر بلاسٹرز کے آن
ہوتے ہی اس کمرے میں ہر طرف آگ بھڑک اٹھتی جو ایک لمحے میں
ہر چیز کو جلا کر راکھ بنا دینے کی صلاحیت رکھتی تھی ۔ جس وقت
بلیک جیک نے فائر بلاسٹرز آن کئے تھے اس وقت عمران اس کمرے
میں موجود تھا ۔ اسے یقین تھا کہ فائر بلاسٹرز کے آن ہوتے ہی عمران
بھی اسی لمحے جل کر راکھ بن گیا ہو گیا ۔ عمران کو تو اس نے اپنی
دانست میں ہلاک کر دیا تھا اس کے ساتھ ہی زیرو کی کا حصول بھی
ختم ہو گیا تھا اس لئے بلیک جیک آئی بی کے فارمولے کے لئے

پریشان تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ایم سی مشین سے اس نے جو ڈا
ثاقب کا مائینڈ کیچ کیا تھا وہ اب اس کے لئے قطعی طور پر ناکارہ ہو گ
تھا جس سے وہ کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا تھا۔

بلیک جیک حقیقتاً ایک ڈبل کراس ایجنٹ تھا۔ آئی ب
فارمولے کے حصول کے لئے گو اسے ایکریمیا نے ہی ہائر کیا تھا لیکن
ایک سائنس دان ہونے کی وجہ سے بلیک جیک اس فارمولے کی
اہمیت سے اچھی طرح آگاہ تھا۔ اس نے فوری طور پر سپر پاورز ممالک
سے رابطہ کر کے اس فارمولے کے لئے سودے بازی بھی کر لی تھی۔
فارمولے کے حصول کے لئے چونکہ خود بلیک جیک کام کر رہا تھا اس
لئے سپر پاورز ممالک نے اس کی آفر کو فوراً قبول کر لیا تھا۔ بلیک
جیک نے انہیں فارمولے کی اہمیت کے بارے میں تو تفصیل بتا
دی تھی لیکن وہ چونکہ ایک ذہین اور انتہائی شاطر ایجنٹ تھا اس لئے
اس نے اس فارمولے کے موجد اور اس ملک کا نام نہیں بتایا تھا
جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا تھا اور اس فارمولے کا کوڈ نام اس
نے ایلائی اوپس خود تجویز کیا تھا اس لئے کوئی اس فارمولے کو اس
کے اصلی نام سے نہیں جان سکتا تھا ورنہ اس فارمولے کے حصول
کے لئے یقیناً کئی ملکوں کی ایجنسیاں حرکت میں آجاتیں۔

بلیک جیک کلاسٹا کو خصوصی طور پر اسرائیل سے اسی مقصد کے
لئے ساتھ لایا تھا کہ وہ فارمولے کے حصول کے لئے فیلڈ ورک
کرے اور ایکریمیا اور اسرائیل کو یہی انفارمیشن ملتی رہیں کہ

مولے کے حصول کے لئے سارا کام کلاسٹا نے ہی کیا تھا۔ اس کے
وہ کلاسٹا سے خود فارمولا حاصل کر لیتا اور اس کے ذہن کو واش کر
کے اس کے ذہن میں یہ فیڈ کر دیتا کہ اس کی غلطی کی وجہ سے
رمولا ضائع ہو گیا ہے۔ بلیک جیک نے کلاسٹا کے جسم میں بھی سی
انجیکٹ کر رکھا تھا جس کے بارے میں کلاسٹا کو علم نہیں تھا۔ یہی
جہ تھی کہ اس نے کلاسٹا کو ڈاکٹر ثاقب کے تحریر کردہ فارمولے کی
تلاش اور اس کو حاصل کرنے کا فری ہینڈ دے رکھا تھا۔ اسے یقین
تھا کہ کلاسٹا اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اس فارمولے کو یقیناً
حاصل کر لے گی۔ ڈاکٹر ثاقب کے لاکڈ مائینڈ کو تو وہ اوپن نہیں کر
سکا تھا لیکن بہرحال ابھی اس فارمولے کا حصول ممکن تھا۔

بلیک جیک نے کنٹرول روم میں آتے ہی ویژن سکرین آن کی
اور کمپیوٹرائزڈ مشین سے کلاسٹا کو سکرین پر لا کر اس کی عملی
سرگرمیوں پر مبنی ریکارڈ شدہ فلم دیکھنے لگا۔ اس فلم کو دیکھنے سے ہی
اسے کلاسٹا اور ماسٹر جوزو کے بارے میں پتہ چلا تھا۔ یہ دیکھ کر بلیک
جیک کو ماسٹر جوزو پر شدید غصہ آیا تھا کہ اس نے کلاسٹا کو نہ صرف
اس کی حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا بلکہ اس نے کلاسٹا کو ایسی مشینوں
سے بھی گزارا تھا جس سے کلاسٹا کو پتہ چل گیا تھا کہ بلیک جیک
نے اس کے لباس میں کون سے آلات چھپا رکھے تھے۔ ماسٹر جوزو نے
ان آلات ضائع کر دیا تھا۔ یہ تو سی آر تھا جو کلاسٹا کے جسم کے اندر
اس کے دماغ میں موجود تھا ورنہ واقعی وہ کلاسٹا کو گم کر بیٹھتا۔ سی آر

نہ تو کسی طرح سے چیک ہو سکتا تھا اور نہ ہی اسے کسی کے جسم
نکالا جا سکتا تھا۔ پھر اسی سی آر کی وجہ سے ہی بلیک جیک نے فلم
دیکھا جب کلاسٹا نے ماسٹر جوزو اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ا
فورٹ پر ریڈ کر کے وہاں سے ریڈ نوٹ بک حاصل کر لی تھی۔ کلا
اور ماسٹر جوزو کے کہنے کے مطابق آئی بی نامی فارمولا اسی ریڈ نو
بک میں تھا۔ بلیک جیک چونکہ کمپیوٹرائزڈ مشین سے سپر کلب
پہلے ہی دیکھ چکا تھا اس لئے اس نے جب کلاسٹا اور ماسٹر جوزو کی
باتیں سنیں کہ وہ ریڈ نوٹ بک لے کر سپر کلب جا رہے ہیں تو
بلیک جیک نے فوراً ایک مشین پر سپر کلب کا نقشہ فکس کیا اور
سائنسی مشینوں سے اس نے سپر کلب میں داخل ہونے کے تمام
خفیہ راستے دیکھ لئے اور وہاں حفاظتی انتظامات کو بھی اس نے اچھی
طرح سے سمجھ لیا تھا۔ چنانچہ وہ ماسٹر جوزو اور کلاسٹا سے ریڈ نوٹ بک
حاصل کرنے کے لئے فوراً اپنے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر سپر کلب پہنچ گیا
تھا۔ خفیہ راستے سے سپر کلب میں داخل ہو کر وہ ماسٹر جوزو کے آفس
میں آگیا۔ اس نے ماسٹر جوزو کے آفس کی تلاشی لی تو اسے ماسٹر جوزو
کے ایک خفیہ لاکر سے ایک ایسی فائل مل گئی جس میں ماسٹر جوزو
کے چند خفیہ اڈوں اور اس کے خاص آدمیوں کے نام و پتے لکھے تھے
ماسٹر جوزو نے اس فائل کو موڑ کر اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں
رکھ لیا اور پھر وہ ماسٹر جوزو کے آفس سے نکل کر اس خفیہ جگہ پر آ چھپا
جہاں سے وہ ماسٹر جوزو کے آفس میں داخل ہوا تھا۔ پھر جیسے ہی ماسٹر

زو اور کلاسٹا وہاں پہنچے بلیک جیک اس خفیہ راستے سے نکل کر ان
ے سامنے آگیا۔ اسے اچانک وہاں آتے دیکھ کر نہ صرف ماسٹر جوزو
ہ کلاسٹا بھی بوکھلا گئی تھی مگر پھر ماسٹر جوزو نے نہایت چالاکی سے
م لیتے ہوئے اچانک فرش غائب کر کے اسے ایک تہہ خانے میں
ھینک دیا تھا۔

تہہ خانے میں گرتے ہی بلیک جیک بوکھلا گیا تھا۔ گو وہ زیادہ
لندی سے نہیں گرا تھا اس لئے اسے چوٹ تو نہ آئی تھی مگر جس تہہ
خانے میں وہ گرا تھا وہ چاروں طرف سے بند تھا۔ وہاں نہ کوئی دروازہ
نظر آ رہا تھا اور نہ ہی کوئی کھڑکی یا روشن دان۔ اوپر فرش بھی اس کے
گرتے ہی دوبارہ برابر ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہاں اچھا خاصا
اندھیرا چھا گیا تھا۔ پہلے تو بلیک جیک کو کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ اس
کے ساتھ کیا ہوا تھا پھر جیسے ہی اس کی سمجھ میں آیا کہ یہ ساری
کارستانی ماسٹر جوزو کی ہے تو غم و غصے سے اس کا برا حال ہو گیا تھا۔
اسی لمحے اچانک اس کی ناک سے ایک نامانوس سی بو ٹکرائی تو بلیک
جیک بے اختیار چونک پڑا مگر دوسرے ہی لمحے اس کے ہونٹوں پر
انتہائی زہریلی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

زہریلی گیس۔ ہونہہ۔ تو ماسٹر جوزو نے مجھے ہلاک کرنے کے
لئے یہاں زہریلی گیس پھیلا دی ہے“۔ بلیک جیک نے خود کلامی
کرنے والے انداز میں کہا۔ اس نے چونکہ ہر قسم کی زہریلی اور بے
ہوش کر دینے والی گیسوں سے بچنے والی خاص گولیاں کھا رکھی تھیں

اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اس زہریلی گیس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو
گا اور یہی ہوا تھا۔ بلیک جیک کو ناک میں جلن کا احساس تو ضرور
ہو رہا تھا لیکن اس پر زہریلی گیس کا کوئی اثر نہ ہو رہا تھا۔

"تم نے بلیک جیک کا شکار کر کے اپنی موت بے حد بھیانک بنا
لی ہے ماسٹر جوزو"۔ بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے
اندرونی جیب سے ایک لائٹر نکالا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر
دیا۔ لائٹر سے آگ کا شعلہ نکلنے کی بجائے تیز لائٹ نکلنے لگی جیسے وہ ہائی
پاور کی ٹارچ ہو۔ بلیک جیک اس پر لگے ہوئے ایک بٹن کو وقفے
وقفے سے دبانے لگا جس سے لائٹر سے نکلنے والی روشنی تیز ہونے لگی اور
پھر کمرے میں لائٹر سے نکلنے والی روشنی اس قدر تیز ہو کر پھیل گئی
جیسے وہاں ایک ہزار پاور کا بلب روشن کر دیا گیا ہو۔

بلیک جیک اس روشنی میں تہہ خانے کو دیکھنے لگا۔ یہ ایک ہال
نما بڑا سا کمرہ تھا جہاں واقعی نہ کوئی دروازہ دکھائی دے رہا تھا اور نہ
کھڑکی یا روشن دان۔ کمرے کی دیواریں فولادی تھیں اور کمرہ ہر قسم
کے سامان سے یکسر عاری تھا۔ البتہ وہاں انسانی ہڈیوں اور کھوپڑیوں
کا ڈھیر ضرور نظر آ رہا تھا۔ شاید ماسٹر جوزو اپنے دشمنوں کو اس تہہ
خانے میں پھینک کر اور وہاں زہریلی گیس پھیلا کر انہیں ہلاک کرتا
تھا اور پھر وہ وہیں پڑے پڑے ہڈیوں کے ڈھانچے بن جاتے تھے۔
وہاں دو تین ایسی لاشیں بھی پڑی تھیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ
انہیں اس تہہ خانے میں پھینکے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا

کیونکہ لاشیں گل سڑ ضرور رہی تھیں مگر وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ نہیں بنی
تھیں۔ بلیک جیک نے زہریلی اور بے ہوش کر دینے والی گیسوں
سے بچنے کے لئے گولیاں کھا رکھی تھیں اس لئے اسے تہہ خانے میں
پھیلی ہوئی تعفن کا بھی کوئی احساس نہ ہو رہا تھا۔

ابھی بلیک جیک کمرے کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک اس کے سر
پر سرر کی آواز کے ساتھ ہی خلا سا نمودار ہوا اور پھر ایک انسانی جسم
کرسی سمیت ایک دھماکے سے وہاں آ گرا۔ ساتھ ہی تیز نسوانی چیخ
بھی سنائی دی تھی۔ اس چیخ کو سن کر بلیک جیک بے اختیار چونک
پڑا کیونکہ وہ چیخ کلاسٹا کی تھی۔ کلاسٹا کرسی سمیت گری تھی اور وہ بری
طرح سے گری تھی۔ اس کے شاید سر پر گہری چوٹ لگی تھی کیونکہ
گرتے ہی وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی تھی۔ کلاسٹا کو اس
طرح وہاں گرتے اور بے ہوش ہوتے دیکھ کر بلیک جیک بری طرح
سے چونک پڑا تھا۔ وہ تیزی سے کلاسٹا کی طرف لپکا۔ اس کی سمجھ میں
نہیں آ رہا تھا کہ کلاسٹا اس تہہ خانے میں کیسے آ گری ہے۔ کیا اسے
ماسٹر جوزو نے وہاں پھینکا تھا۔ لیکن کیوں۔ ماسٹر جوزو تو کلاسٹا کا
دست راست تھا۔ بلیک جیک نے سوچا پھر اس نے جلدی جلدی
کلاسٹا کی تلاشی لی مگر اس کے پاس ریڈ نوٹ بک نہیں تھی جس سے
بلیک جیک کو یقین ہو گیا کہ ماسٹر جوزو نے بھی شاید کلاسٹا کے
ساتھ گیم کھیلی تھی۔ اس نے کلاسٹا سے ریڈ نوٹ بک حاصل کر کے
اسے تہہ خانے میں پھینک دیا تھا جہاں زہریلی گیس کلاسٹا کو ہلاک

کر سکتی تھی۔

زہریلی گیس کا خیال آتے ہی بلیک جیک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے کچھ سوچا اور پھر اس نے اپنے لباس کی خفیہ جیب سے پلاسٹک کی ڈبیہ میں پیک شدہ ایک چھوٹے سائز کا انجکشن نکال لیا جس میں زرد رنگ کا سیال بھرا ہوا تھا۔ بلیک جیک نے ڈبیہ کو مخصوص انداز میں کھول کر اس میں سے انجکشن باہر نکالا اور پھر اس نے جلدی سے انجکشن پر لگا کیپ ہٹایا اور اس نے کلاسٹا کی گردن موڑ کر اس کی گردن کی ایک مخصوص رگ کو زور سے دبا کر ابھار لیا۔ پھر اس نے اس ابھری ہوئی رگ میں انجکشن کی سوئی اتاری اور انجکشن کا سیال اس رگ میں آہستہ آہستہ انجیکٹ کرنے لگا۔ انجکشن خالی کر کے اس نے کلاسٹا کی گردن سے سوئی نکالی اور خالی انجکشن کو اس نے ایک طرف اچھال دیا۔ اس اثناء میں کلاسٹا کے جسم کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنا شروع ہو گئے تھے۔ اس کا رنگ نیلا ہوتا جا رہا تھا۔ شاید بے ہوشی کی حالت میں کمرے میں پھیلی ہوئی زہریلی گیس نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا تھا لیکن بلیک جیک مطمئن تھا۔ اس نے کلاسٹا کی گردن کی مخصوص رگ میں جو انجکشن لگایا تھا وہ زہریلی اور بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات کو ختم کرنے والا تھا۔ چند ہی لمحوں میں کلاسٹا کا رنگ بدلنے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا رنگ نارمل ہو گیا۔ اسی لمحے کلاسٹا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ ایک لمحے کے لئے تو وہ خالی خالی نظروں سے بلیک جیک کو

دیکھتی رہی پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اور اس نے خود پر بلیک جیک کو جھکے پایا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

" تم "۔ کلاسٹا نے بلیک جیک کی جانب تیز اور غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ کیوں مجھے زندہ دیکھ کر حیران ہو رہی ہو "۔ بلیک جیک نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ کلاسٹا تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ اسے اپنی ناک میں تیز جلن کا احساس ہو رہا تھا۔

" یہ جلن کیسی ہے۔ مم۔ میں۔ میں "۔ کلاسٹا نے چٹکی میں اپنی ناک پکڑتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر جوزو نے یہاں زہریلی گیس پھیلا رکھی ہے "۔ بلیک جیک نے کہا تو کلاسٹا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کی آنکھوں میں وحشت اور چہرے پر یکلخت بے پناہ خوف ابھر آیا تھا۔

" زہریلی گیس "۔ اس نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ ماسٹر جوزو نے تمہیں یہاں پھینکا تو اسی وقت تم پر زہریلی گیس نے اثر کرنا شروع کر دیا تھا۔ میں نے تمہاری جان خطرے میں دیکھ کر تمہیں فوراً ایک انجکشن لگا دیا تھا جس کی وجہ سے زہریلی گیس کا تم پر سے اثر ختم ہو گیا تھا۔ اب زہریلی گیس سے تمہیں ناک میں جلن کا احساس تو ضرور ہو رہا ہے مگر اس کے خطرناک اثرات سے تم بالکل محفوظ ہو "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" کک۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی تم نے میری جان بچائی

ہے"۔ کلاسٹا نے بلیک جیک کی جانب یقین نہ آنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ تم میری بہت اچھی فرینڈ ہو ۔ میں بھلا تمہیں اس آسانی سے کیسے مرنے دے سکتا تھا"۔ بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ گاڈ ۔ میں کبھی خواب میں بھی یہ نہیں سوچ سکتی تھی کہ ماسٹر جوزو میرے ساتھ ایسا کر سکتا ہے اور وہ اسرائیل سے غداری کا مرتکب ہو سکتا ہے"۔ کلاسٹا نے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت ماسٹر جوزو کے لئے انتہائی نفرت اور غصہ عود آیا تھا۔

" کیا مطلب "۔ اس کی بات سن کر بلیک جیک نے چونک کر کہا۔

" ماسٹر جوزو گریٹ لینڈ کا ایجنٹ ہے"۔ کلاسٹا نے کہا اور اس کی بات سن کر بلیک جیک محاورتاً نہیں حقیقتاً اچھل پڑا تھا ۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ تحیر اور پریشانی تھی ۔ اسی وقت کلاسٹا کی نظر بلیک جیک کی لمبی نال والے چپٹے پسٹل پر پڑی جو اس کے قریب پڑا تھا۔

" گریٹ لینڈ ۔ ماسٹر جوزو گریٹ لینڈ کا ایجنٹ ہے ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو"۔ بلیک جیک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کلاسٹا کی بات کا یقین نہ آرہا ہو۔

" ہاں ۔ اس نے میرے ساتھ گیم کھیلی تھی ۔ وہ گریٹ لینڈ کا

ایجنٹ ہے"۔ کلاسٹا نے کہا اور پھر اس نے بلیک جیک کو ماسٹر جوزو کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔

" ویری بیڈ ۔ رئیلی ویری بیڈ ۔ ماسٹر جوزو اور گریٹ لینڈ کا ایجنٹ یقین نہیں آرہا ۔ مگر"۔ بلیک جیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" اس نے سارا چکر مجھ سے ریڈ نوٹ بک حاصل کرنے کے لئے چلایا تھا"۔ کلاسٹا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" یہ بہت برا ہوا ہے کلاسٹا ۔ ریڈ نوٹ بک اگر گریٹ لینڈ پہنچ گئی تو اسرائیل اور ایکریمیا ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

" ہونہہ ۔ تم بھی تو مجھ سے ریڈ نوٹ بک حاصل کرنے کے لئے آئے تھے ۔ مجھے تمہارے ارادوں کا اچھی طرح علم ہے بلیک جیک"۔ کلاسٹا نے ایک بار پھر اس کی جانب خشمگیں نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا ۔ اس نے وہاں گرا ہوا بلیک جیک کا لمبی نال والا چپٹا پسٹل خاموشی سے اٹھا کر اپنے لباس میں چھپا لیا تھا۔

" یہ ان باتوں کا وقت نہیں ہے کلاسٹا ۔ ہمیں ہر حال میں ماسٹر جوزو کو روکنا ہو گا ۔ اگر وہ ریڈ نوٹ بک لے کر نکل گیا تو ہماری ساری محنت اکارت چلی جائے گی"۔ بلیک جیک نے تیز لہجے میں کہا ۔ اس نے جلدی سے ریسٹ واچ کا بٹن کھینچا اور اسے گھمانے لگا ۔ دونوں سوئیاں تین پر ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن کو پریس کر دیا اور پھر انگوٹھے سے بٹن کو مسلسل پریس کرتا چلا گیا ۔ اسی لمحے ڈائل

پر لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔

" یہ تم کیا کر رہے ہو "۔ کلاسٹا نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن بلیک جیک نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ مسلسل بٹن پریس کرتا جا رہا تھا پھر یکلخت سرخ بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ سبز بلب روشن ہو گیا۔ یہ دیکھ کر بلیک جیک کی آنکھوں میں چمک سی آگئی۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ بی جے کالنگ۔ اوور "۔ اس نے ریسٹ واچ کو اپنے منہ کے قریب کرتے ہوئے زور زور سے کہا۔

" یس۔ ڈی ایس اٹنڈنگ یو۔ اوور "۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" بلیک جیک سپیکنگ۔ اوور "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" اوہ یس باس۔ حکم۔ اوور "۔ دوسری جانب سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ڈگلس۔ فوری طور پر ایک جگہ ریڈ کرنے کے لئے تم کتنے آدمی تیار کر سکتے ہو اور کتنی دیر میں۔ اوور "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" آپ حکم کریں باس۔ آپ کو کتنے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اوور "۔ ڈگلس نے کہا۔

" ماسٹر جوزو کو جانتے ہو۔ اوور "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" ماسٹر جوزو۔ سپر کلب کا ماسٹر جوزو۔ اوور "۔ دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" یس۔ اوور "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" یس باس۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ اوور "۔ ڈگلس نے کہا۔

" تو سنو۔ تمہیں اپنے آدمیوں کے ساتھ فوری طور پر سپر کلب ریڈ کرنا ہے۔ میں تمہیں کلب کا تفصیلی نقشہ اور خفیہ راستوں کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ تم اپنے مسلح آدمیوں کو لے کر آؤ اور سپر کلب کی اینٹ سے اینٹ بجا دو۔ کلب میں جو نظر آئے اسے اڑا دینا لیکن یہ یاد رکھنا مجھے ماسٹر جوزو زندہ چاہئے۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں۔ اوور "۔ بلیک جیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ اوور "۔ ڈگلس نے کہا تو بلیک جیک نے سپر کلب کا نقشہ اور خفیہ راستوں کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

" ماسٹر جوزو گریٹ لینڈ کا ایجنٹ ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے تمہارے آدمی اسے کور کر لیں گے "۔ کلاسٹا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ڈگلس میرا ساتھی ہے اور اسے کیسے کام کرنا ہے یہ وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ اس کے مقابلے میں ماسٹر جوزو تو کیا گریٹ لینڈ کے سپریم ایجنٹس بھی آجائیں تو وہ اس کے ہاتھوں بچ کر نہیں جا سکیں گے "۔ بلیک جیک نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" کچھ بھی ہو بلیک جیک لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ میں ریڈ نوٹ

بک تمہیں نہیں لے جانے دوں گی ۔ اس ریڈ نوٹ بک کو میں نے
ایس ایس آر سے حاصل کیا ہے ۔ اس پر صرف اور صرف میرا حق ہے
آئی بی کے فارمولے پر صرف اور صرف اسرائیل میں ہی کام ہو گا"۔
کلاسٹا نے بلیک جیک کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اس ریڈ نوٹ بک کو تم اسرائیل میں تب لے جا سکو گی ناں
جب اس قید خانے سے باہر نکلو گی"۔ بلیک جیک نے بھی زہریلے
انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب "۔ کلاسٹا نے چونک کر کہا۔

" مطلب یہ کہ میں جا رہا ہوں ۔ تم اس قید خانے سے نکل سکتی
ہو تو نکل جاؤ"۔ بلیک جیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ریسٹ واچ کا شیشہ گھمایا اور انگوٹھے سے شیشے پر دباؤ ڈال دیا ۔ اسی
لمحے بلیک جیک کے جسم میں بجلی کی سی لہریں چمکیں اور پھر اس کا
پورا جسم تیز روشنی میں نہا گیا ۔ یہ دیکھ کر کلاسٹا تیزی سے اس پر
جھپٹ پڑی اور اس نے یکلخت بلیک جیک کو پکڑ لیا ۔ اس سے پہلے کہ
بلیک جیک کچھ کرتا یکبارگی روشنی تیز ہوئی اور وہ دونوں اچانک
وہاں سے غائب ہو گئے ۔ کلاسٹا نے بروقت غائب ہوتے ہوئے
بلیک جیک کو پکڑ لیا تھا جس کی وجہ سے وہ بھی بلیک جیک کے
ساتھ وہاں سے غائب ہو گئی تھی ۔ پھر وہ دونوں اسی ہیڈ کوارٹر میں
موجود شیشے کے ستون میں نمودار ہوئے تھے ۔ ستون چونکہ تنگ تھا
اس لئے وہ دونوں بری طرح سے ستون میں پھنسے ہوئے نظر آ رہے

تھے۔

کلاسٹا کو چونکہ بلیک جیک نے پہلے سے ہی اپنی اس حیرت انگیز
اور انوکھی ایجاد کے بارے میں بتا رکھا تھا اس لئے بلیک جیک کو
غائب ہوتے دیکھ کر کلاسٹا نے اسے وہاں سے غائب ہو کر ہیڈ کوارٹر
میں واپس اکیلے آنے کا موقع نہیں دیا تھا ۔ وہ بھی اس کے ساتھ
ہیڈ کوارٹر میں آ گئی تھی۔

" تو تم میرے ساتھ ہی چلی آئی ہو ۔ بہت خوب"۔ بلیک جیک
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تمہارا آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑوں گی"۔ کلاسٹا نے طنزیہ
لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔ آؤ یہاں سے
نکلیں"۔ بلیک جیک نے کہا اور پھر اس نے ستون کا دروازہ کھول دیا
وہ دونوں چونکہ ستون میں بری طرح پھنسے ہوئے تھے اس لئے دروازہ
کھلتے ہی دونوں اس ستون سے باہر آ گرے تھے ۔ اس سے پہلے کہ
بلیک جیک اٹھتا کلاسٹا بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور اس نے اچانک
بلیک جیک کا لمبی نال والا چپٹا پسٹل نکال کر اس کا رخ بلیک جیک
کی طرف کر دیا تھا ۔ اس کے ہاتھ ہی اپنا پسٹل دیکھ کر بلیک جیک
ایک طویل سانس لے کر رہ گیا اور اس کے ہونٹوں پر ایک بار پھر
زہریلی مسکراہٹ آ گئی تھی ۔ کلاسٹا پسٹل لے کر بلیک جیک کے
قریب آ گئی ۔ اس کے تیور بدلے ہوئے تھے اور وہ بلیک جیک کی

جگہ شدید فائرنگ ہو رہی ہو۔ اس فائرنگ میں اگر تم ان گولیوں کی بوچھاڑ کی زد میں آجاؤ تو کوئی گولی تمہیں چھو بھی نہیں سکے گی۔ تینوں چیزوں کا میں نے تمہیں عملی تجربہ بھی کر کے دکھایا تھا۔ تم ماسٹر جوزو کے جھانسے میں کیسے آگئیں کہ میں ان چیزوں سے تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا تمہارے مائینڈ کو کنٹرول کر سکتا ہوں جبکہ تمہیں یہ بھی علم ہے کہ مائینڈ کو مشین سے کنٹرول کرنے کے لئے مجھے سی آر کی ضرورت ہوتی ہے جیسے تم نے خود ڈاکٹر ثاقب کے جسم میں انجیکٹ کیا تھا۔ اگر مجھے تمہیں دھوکہ دینا ہوتا یا تمہارے مائینڈ کو کنٹرول کرنا ہوتا تو میں تمہارے جسم میں لامحالہ سی آر انجیکٹ کرتا۔ تم اتنا بھی نہیں سمجھ سکی"۔ بلیک جیک نے کہا تو کلاسٹا پریشانی اور سوچ میں ڈوبی اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔ اسے یاد آگیا تھا کہ واقعی یہ تینوں چیزیں اسے خود بلیک جیک نے ہی دی تھیں اور ان چیزوں کی افادیت کے بارے میں بھی اسے بتا دیا تھا۔ جب وہ ماسٹر جوزو کے کلب میں آئی تھی وہ تینوں چیزیں اس کے پاس ہی تھیں جنہیں ماسٹر جوزو نے اسے مشین سے گزار کر ان کی نشاندہی کر کے خود اس سے حاصل کر لی تھیں۔ اس وقت ماسٹر جوزو نے کلاسٹا کو بلیک جیک کے بارے میں واقعی الجھا دیا تھا جس کی وجہ سے کلاسٹا ان چیزوں کو بھول گئی تھی۔

" ہونہہ۔ چلو میں مان لیتی ہوں ماسٹر جوزو مجھے ڈاج دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے مجھے جان بوجھ کر تم سے متنفر کرنے کی

شش کی تھی لیکن تم جس انداز میں اس کے آفس میں مجھ سے ریڈ ٹ بک حاصل کرنے آئے تھے وہ کیا تھا۔ تمہیں اپنے الفاظ یاد ہیں ں"۔ کلاسٹا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" اچھی طرح یاد ہیں۔ وہ سب ڈرامہ میں نے جان بوجھ کر ماسٹر جوزو کے لئے کیا تھا۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو وہ تمہیں فوراً یرغمال بنا لیتا اور مجھ سے بچنے کے لئے تمہیں نقصان پہنچا سکتا تھا"۔ بلیک جیک نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

" مگر تہہ خانے میں تو ماسٹر جوزو نہیں تھا۔ تم تو مجھے وہاں اکیلی چھوڑ کر یہاں آرہے تھے"۔ کلاسٹا نے کہا۔

" اس وقت مجھے سچ مچ تمہاری باتوں پر غصہ آگیا تھا۔ تم مسلسل مجھ پر شک کر رہی تھی۔ ہونہہ۔ کلاسٹا اگر میں تمہارا دشمن ہوتا تو میں اس تہہ خانے میں تمہاری زندگی کیوں بچاتا"۔ بلیک جیک نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں واقعی۔ یہ سوچنے کی بات ہے"۔ کلاسٹا نے کہا۔ اس کے خدوخال خاصے نرم پڑ گئے تھے۔ شاید وہ بلیک جیک کی چکنی چپڑی باتوں میں آگئی تھی۔

" یہ سچ ہے کلاسٹا۔ میں اب بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ دھوکہ، فریب اور تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچانے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن اگر تمہیں مجھ پر شک ہے تو پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔ بلیک جیک نے چالاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ نجانے کیوں مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں تم پر اعتماد کروں "۔ کلاسٹا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

" یہ تمہاری اپنی سوچ ہے "۔ بلیک جیک نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے بلیک جیک ۔ میں تم پر ایک بار پھر بھروسہ کر لیتی ہوں ۔ اگر ماسٹر جوزو نے میرے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائی ہوتی تو شاید میں کبھی تمہاری شکل بھی دیکھنا گوارا نہ کرتی "۔ کلاسٹا نے کہا۔

" تھینک گاڈ ۔ تم میرے ساتھ چل کر تو دیکھو ۔ مجھے ہر معاملے میں کھرا ہی پاؤ گی "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" ہونہہ ۔ اب کرنا کیا ہے ۔ ریڈ نوٹ بک تو ماسٹر جوزو لے گیا ہے ۔ اس نے نجانے اسے کہاں پہنچا دیا ہو گا ۔ ادھر تم بھی ڈاکٹر ثاقب کے لاکڈ مائینڈ کو اوپن نہیں کر سکے ۔ اس بار ہمارا مشن کھٹائی میں پڑتا نظر آ رہا ہے "۔ کلاسٹا نے موضوع بدلتے ہوئے کہا ۔ اس کے لہجے میں بے پناہ پریشانی کا عنصر تھا۔

" میں اپنی سپیشل فورس کو حرکت میں لے آیا ہوں ۔ وہ ماسٹر جوزو کو ہر صورت میں ٹریس کر لیں گے اور میں اس کا حلق چیر کر اس سے ریڈ نوٹ بک کے بارے میں اگلوا لوں گا ۔ تم فکر مت کرو آؤ کنٹرول روم میں چلتے ہیں ۔ وہاں بیٹھ کر اطمینان سے باتیں کریں گے "۔ بلیک جیک نے کلاسٹا کو نرم ہوتے دیکھ کر فاتحانہ انداز میں

مسکراتے ہوئے کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں سپیشل کیبن میں آ گئے ۔ کلاسٹا نے بلیک جیک کا پسٹل اسے واپس کر دیا تھا ۔ وہ دونوں ابھی کیبن میں آ کر بیٹھے ہی تھے کہ اچانک ہلکی سی سیٹی کی آواز سن کر بلیک جیک چونک پڑا۔

" اوہ ۔ واچ ٹرانسمیٹر پر کال آ رہی ہے "۔ بلیک جیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن کھینچ کر اسے گھما کر دوبارہ پریس کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ ڈی ایس کالنگ ۔ اوور "۔ دوسری طرف سے ڈگلس کی تیز آواز سنائی دی۔

" یس ۔ بی جے اٹنڈنگ یو ۔ اوور "۔ بلیک جیک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" باس ۔ ڈگلس بول رہا ہوں ۔ اوور "۔ دوسری طرف سے ڈگلس نے کہا۔

" یس ڈگلس ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور "۔ بلیک جیک نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس ۔ میں نے اپنے بیس مسلح افراد کے ساتھ سر کلب میں ریڈ کیا ۔ ہم نے خفیہ راستوں سے داخل ہو کر بے پناہ قتل و غارت کرتے ہوئے آدھے گھنٹے میں سر کلب پر قبضہ کر لیا ۔ ہم نے ہر طرف تلاشی لی لیکن ماسٹر جوزو کا ہمیں کچھ پتہ نہیں چل سکا ۔ اس دوران ماسٹر جوزو کا نمبر ٹو سارکو وہاں پہنچ گیا ۔ ہم نے اس پر فوراً قابو پا لیا ۔

اس پر جب میں نے تشدد کیا تو اس نے بتایا کہ ماسٹر جوزو
پوائنٹ پر موجود ہے ۔ وہاں چند پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس
ساتھیوں نے گرفتار کر رکھا ہے ۔ ماسٹر جوزو خود ان سے پوچھ
کرنے کے لئے وہاں گیا ہے ۔ اوور" ۔ ڈگلس نے رپورٹ دیتے ہو

" اس سپیشل پوائنٹ کے بارے میں کیا معلومات ہیں ۔ اوور
بلیک جیک نے کہا تو ڈگلس نے اسے سپیشل پوائنٹ کے بار
میں تفصیل بتا دی ۔

" ٹھیک ہے ۔ تم اس وقت کہاں ہو ۔ اوور" ۔ بلیک جیک
کہا ۔

" ہم اس وقت سر کلب میں ہی ہیں باس ۔ اوور" ۔ ڈگلس
جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اوکے ۔ تم فوراً اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے نکل آؤ
ہمیں فوراً ماسٹر جوزو کے سپیشل پوائنٹ پر ریڈ کرنا ہے ۔ ماسٹر جوزو
کو پکڑنا ہمارے لئے بے حد ضروری ہے ۔ اوور" ۔ بلیک جیک نے
کہا ۔

" یس باس ۔ باس کیا اس ریڈ میں آپ ہمارے ساتھ جائیں گے
اوور" ۔ ڈگلس نے کہا ۔

" ہاں ۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر تھرڈ لائن مارک کالونی پہنچو
میں وہیں آ رہا ہوں ۔ اوور" ۔ بلیک جیک نے کہا ۔

" اوکے باس ۔ اوور" ۔ ڈگلس نے کہا ۔

" اوکے ۔ اوور اینڈ آل " ۔ بلیک جیک نے کہا اور اس نے واچ
میٹر آف کر دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

" آؤ کلاستا ۔ ہمیں ماسٹر جوزو کو زیادہ وقت نہیں دینا چاہئے ۔ وہ
نوٹ بک لے کر کہیں اور نہ نکل جائے " ۔ بلیک جیک نے کہا
لاستا اثبات میں سر ہلا کر اٹھ کھڑی ہوئی ۔ بلیک جیک نے اپنا
وری سامان ایک بریف کیس میں رکھا اور پھر وہ دونوں ہیڈ کوارٹر
ے نکل کر باہر آ گئے ۔ چند ہی لمحوں میں وہ ایک کار میں سوار ماسٹر
زو کے سپیشل پوائنٹ کی جانب اڑے چلے جا رہے تھے ۔

صفدر کے منہ سے ایک کراہ نکلی اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں ۔ چند لمحے وہ لاشعوری کی سی کیفیت میں چھت کو گھورتا رہا پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن جیسے بیدار ہونے لگا اور پھر جیسے ہی اس کا ذہن بیدار ہوا وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت بھری نظروں سے اس چھوٹے سے کمرے کو دیکھنے لگا جس کے فرش پر وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا ۔ یہ وہی کمرہ تھا جہاں اسے ایک بار پہلے بھی بے ہوش کر کے لا کر پھینکا گیا تھا ۔

شعور جاگتے ہی صفدر کو پچھلا منظر کسی فلمی سین کی طرح یاد آگیا تھا ۔ وہ اس کمرے سے فرار ہو کر اس کنٹرول روم تک جا پہنچا تھا جہاں فارگن نامی غیر ملکی ایک دوسرے شخص مونٹی سے باتوں میں مصروف تھا اور اس کے سامنے ایک بڑی سی سکرین روشن تھی جس پر ایک ہال نما کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا ۔ اس منظر میں جولیا اور اس

کے دوسرے ساتھی کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ چپکے ہوئے نظر آ رہے تھے ۔ صفدر نے فارگن اور مونٹی کی باتیں سنی تھیں ۔ فارگن کے کہنے کے مطابق ان کے باس سارکو نے جو کہ ماسٹر جوزو کے کلب میں تھا سیکرٹ سروس کے ممبران کو موت کی سزا دیتے ہوئے اس دیوار میں الیکٹرک پاور دوڑانے کا حکم دیا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ الیکٹرک پاور سے آن کرتا فارگن کو اصلی باس ماسٹر جوزو کی کال موصول ہوئی تھی جس نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو زندہ رکھنے کے احکامات دیئے تھے کہ اچانک اسے اپنے عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اور پھر اسی لمحے اس کے سر پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی تھی اور صفدر بے ہوش ہو کر گر گیا اور اس کے بعد اسے اب ہوش آ رہا تھا ۔

صفدر سوچنے لگا کہ اسے دوبارہ اس کمرے میں کیوں بند کیا گیا ہے ۔ اس بار اسے باندھا بھی نہیں گیا تھا ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اسے بے ہوش کر کے ویسے ہی اس کمرے میں لا کر پھینک دیا گیا ہو اسے اپنے سر میں درد کی ٹیسیں سی اٹھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں ۔ کمرہ پہلے کی طرح روشن تھا اور وہاں ضرورت کی کوئی چیز موجود نہ تھی کمرے سے ان دونوں غنڈوں کی لاشیں بھی غائب تھیں جنہیں صفدر نے ہلاک کیا تھا ۔

صفدر کو اپنے ساتھیوں کی فکر ہو رہی تھی جو نجانے اب کس حال میں تھے ۔ اس کے جسم سے اس کا لباس اور جوتے تک اتار لئے

گئے تھے اور اس کے پاس واچ ٹرانسمیٹر بھی نہیں تھا جس سے وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں عمران یا چیف کو کوئی اطلاع دے سکتا۔

وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازے سے کان لگا کر باہر سے سن گن لینے کی کوشش کی لیکن باہر مکمل طور پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ صفدر نے کی ہول سے جھانک کر باہر دیکھنا چاہا مگر دوسری طرف شاید ہول میں کی لگی ہوئی تھی جس کی وجہ سے ہول سے کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا۔

"ہونہہ"۔ صفدر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ ابھی صفدر انہی خیالوں میں گم تھا کہ اچانک چھت سے نیلی روشنی کی پھوار سی نکل کر اس پر پڑی اور صفدر بری طرح چونک پڑا۔ اسی لمحے اچانک اسے اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی اور اسے یوں لگا جیسے اس کا جسم یکلخت مفلوج ہو گیا ہو اور پھر واقعی صفدر نے محسوس کیا کہ وہ اپنے جسم کو معمولی سی بھی حرکت نہیں دے سکتا۔ اسی لمحے چھت سے نیلی روشنی کی پھوار نکلنا بند ہو گئی اور پھر ساتھ ہی دروازے میں چابی اور ہینڈل گھومنے کی آوازیں سنائی دیں۔ دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسامت والا گنجا آدمی اندر آ گیا جس کے چہرے پر خباثت تھی اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ صفدر کا رخ چونکہ دروازے

کی طرف تھا اس لئے اسے وہ شخص آسانی سے نظر آ رہا تھا۔ اس کے ساتھ کمرے میں دو مسلح غنڈے بھی اندر آ گئے تھے۔

"تو یہ ہے وہ سیکرٹ ایجنٹ جس نے سر افتخار کا میک اپ کر رکھا تھا"۔ گنجے آدمی نے غور سے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر۔ اس نے ہمارے دو آدمیوں کو مار کر یہاں سے نکلنے کی بھی کوشش کی تھی اور یہ سیدھا کنٹرول روم میں پہنچ گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ یہ فارگن اور مونٹی کو نقصان پہنچاتا میں اتفاقاً اس طرف جا نکلا اور اسے دیکھ کر میں چونک پڑا تھا۔ پھر میں خاموشی سے کمرے میں داخل ہوا اور اس کے عقب میں جا کر اس کے سر پر مشین گن کا بٹ مار کر اسے بے ہوش کر دیا تھا"۔ ایک غنڈے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ سیکرٹ ایجنٹ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ موقع ملتے ہی بھاگ نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہرحال اسے بلیک روم میں لے آؤ۔ میں اس سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں"۔ ماسٹر نے کہا۔

"یس ماسٹر"۔ غنڈے نے کہا تو ماسٹر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"نمبر نائن ٹرالی لاؤ۔ ہم اسے اسی حالت میں بلیک روم میں لے جائیں گے"۔ پہلے غنڈے نے دوسرے غنڈے سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سر ہلا کر کمرے سے باہر چلا گیا اور پھر وہ چند ہی لمحوں میں ایک چھوٹی سی ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس آ گیا۔ ان دونوں نے صفدر کو اٹھا کر

اس ٹرالی پر ڈالا اور پھر وہ اسی حالت میں صفدر کو ٹرالی پر دھکیلتے ہوئے کمرے سے باہر آئے اور مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے وہ ایک کمرے کے دروازے کے قریب آگئے۔ کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ وہ صفدر کو اس کمرے میں لے گئے۔

کمرہ خاصا بڑا تھا اور جدید سازو سامان سے آراستہ تھا۔ سامنے ایک چھوٹا سا چبوترہ بنا ہوا تھا جس کی دیوار اور زمین آہنی معلوم ہو رہی تھی۔ غنڈے صفدر کو اٹھا کر اس چبوترے پر لے آئے اور انہوں نے صفدر کو اس دیوار کے ساتھ سیدھا کھڑا کر دیا اور اس کی کمر دیوار سے لگا دی۔ دوسرے لمحے غنڈے نے چبوترے کی سائیڈ میں جا کر وہاں موجود ایک کنٹرول پینل کا بٹن دبایا تو اچانک اس دیوار کا رنگ بدل گیا اور اسی لمحے صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کمر اس آہنی دیوار کے ساتھ کسی مقناطیس کی طرح چپک گئی ہو۔ جیسے ہی صفدر دیوار کے ساتھ چپکا اسی لمحے کمرے میں وہ گنجا شخص آگیا جسے غنڈے ماسٹر کہہ کر پکار رہے تھے۔

"اسے میگنٹ وال کے ساتھ چپکا دیا ہے"۔ ماسٹر نے چبوترے کے قریب آکر ایک غنڈے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"۔ اس غنڈے نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلا کر جواب دیا۔

"گڈ۔ اسے ایکس وائی کا انجکشن لگا دو تاکہ اس پر سے بلیو کاسک ریز کا اثر ختم ہو جائے۔ میں اس سے کچھ پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں"۔

ماسٹر نے کہا۔

"یس ماسٹر"۔ اس غنڈے نے کہا اور پھر چبوترے سے اتر کر کمرے میں دیوار کے پاس موجود ایک آہنی الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کا ایک خانہ کھول کر اس نے ایک سرنج نکالی اور وہاں پڑے ہوئے انجکشنوں میں سے ایک انجکشن نکال کر وہ سرنج میں سیال بھرنے لگا جو ہلکے زرد رنگ کا تھا۔ مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکا لی تھی۔ پھر وہ سرنج لے کر چبوترے پر آگیا اور پھر اس نے اس سرنج کی سوئی صفدر کے دائیں بازو میں انجیکٹ کر دی۔ چند ہی لمحوں میں صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے بے جان جسم میں جان سی پڑتی جا رہی ہو۔ نجانے وہ کیسا انجکشن تھا جس کی وجہ سے صفدر کو اپنا جسم جلتا ہوا سا محسوس ہونے لگا تھا اور اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے تھے۔

ماسٹر چند لمحے غور سے صفدر کو دیکھتا رہا اور پھر وہ قدم بڑھتا ہوا صفدر کے قریب آگیا۔ اس کی گہری نظریں صفدر کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں۔

"ہونہہ۔ تو تم ہو سیکرٹ ایجنٹ"۔ ماسٹر نے صفدر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ ایجنٹ۔ کون سیکرٹ ایجنٹ"۔ صفدر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ انجکشن لگنے کی وجہ سے جیسے اس کی بند زبان کھل گئی تھی۔ اسے بدستور شدید گرمی محسوس ہو رہی تھی اور اس کے

جسم سے پسینہ بھی پھوٹ نکلا تھا۔ اس پسینے کی وجہ سے صفدر کو اپنے سارے جسم میں جان سی بھرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اور یہی نہیں وہ جس میگنٹ وال سے چپکا ہوا تھا پسینہ نکلنے کی وجہ سے جیسے میگنٹ کی گرفت بھی صفدر کو کمزور پڑتی محسوس ہونا شروع ہو گئی تھی اور صفدر سوچ رہا تھا کہ اگر اسی طرح اس کے جسم سے پسینہ بہتا رہے تو وہ تھوڑی سی کوششوں سے ہی خود کو اس میگنٹ وال سے آزاد کرا سکتا ہے۔

" دیکھو مسٹر۔ مجھے معلوم ہے کہ تم سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ تمہاری طرح تمہارے چھ سیکرٹ ایجنٹ بھی ہماری قید میں تھے۔ میں نے اپنے ہاتھوں انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ اب تک میرے آدمی ان چھ سیکرٹ ایجنٹوں کی لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر جلا کر راکھ کر چکے ہوں گے۔ میں تمہیں بھی ہلاک کر سکتا تھا مگر میں نے تمہیں زندہ اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ میں تم سے چند معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تم مجھے درست معلومات دے دو گے تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا اور یہاں سے زندہ سلامت بھی جانے دوں گا"۔ ماسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کا سن کر صفدر چونکا ضرور تھا مگر دوسرے ہی لمحے اس نے محسوس کر لیا تھا کہ ماسٹر جھوٹ بول رہا ہے۔ ماسٹر کی باتوں میں کھوکھلا پن اسے صاف طور پر محسوس ہو گیا تھا۔

" تم کون ہو اور مجھ سے کیا معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو"۔ صفدر نے سنبھلے ہوئے اور قدرے سخت لہجے میں کہا جیسے یہ جان کر اسے کوئی دکھ نہ ہوا ہو کہ اس کے ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔

" جوزو۔ ماسٹر جوزو نام ہے میرا"۔ گنجے سر والے نے کہا تو صفدر چونک پڑا۔ یہی نام اس ڈرائیور نے اسے بتایا تھا جس نے اسے سر افتخار سمجھ کر اغوا کیا تھا۔

" ہونہہ۔ کیا چاہتے ہو"۔ صفدر نے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"۔ ماسٹر جوزو نے اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" خالد"۔ صفدر نے بغیر کسی تعامل کے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس میں تمہارا کیا عہدہ ہے"۔ ماسٹر جوزو نے اسی انداز میں پوچھا۔ صفدر کو یہ احساس بدستور ہوتا جا رہا تھا کہ پسینہ نکلنے کی وجہ سے میگنٹ وال کی گرفت کمزور پڑتی جا رہی ہے اس لئے اس نے موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے جان بوجھ کر ماسٹر جوزو کو الجھانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

" سیکرٹ سروس میں عہدے نہیں ہوتے۔ ہمارے سپیشل کوڈز ہوتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

" مثلاً۔ تمہارا کوڈ کیا ہے"۔ ماسٹر جوزو نے پوچھا۔

" ایکس ہنڈرڈ"۔ صفدر نے کہا۔

" تمہارے چیف کا نام کیا ہے"۔ ماسٹر جوزو نے صفدر کی طرف

بدستور گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ایکسٹو "۔ صفدر نے بغیر کسی تردد کے کہا۔

" گڈ ۔ ایکسٹو کون ہے اور کہاں رہتا ہے "۔ صفدر کو اس طرح آسانی سے جواب دیتے پا کر ماسٹر جوزو نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

" ایکسٹو کون ہے اور کہاں رہتا ہے اس کے بارے میں تو کوئی بھی نہیں جانتا ۔ نہ ہی اس ملک کا صدر جانتا ہے "۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب "۔ ماسٹر جوزو نے چونک کر پوچھا۔

" ایکسٹو ایک ایسی ہستی ہے جسے آج تک نہ کسی نے دیکھا ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی جانتا ہے "۔ صفدر نے کہا۔

" ہونہہ ۔ پھر وہ تم سے رابطہ کیسے کرتا ہے اور تم اس کے احکامات پر عمل کیسے کرتے ہو "۔ ماسٹر جوزو نے سر جھٹک کر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے یہ معلومات اس کے لئے قطعی بے کار ہوں اور وہ ان سب باتوں کو پہلے سے جانتا ہو۔

" چیف کو جب ضرورت ہوتی ہے تو وہ ہم سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کر لیتا ہے "۔ صفدر نے گول مول سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسی ٹرانسمیٹر پر جو تمہاری ریسٹ واچ میں ہے "۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔ اس کی بات سن کر صفدر سمجھ گیا تھا کہ ماسٹر جوزو واچ ٹرانسمیٹر کی حقیقت سے آگاہ ہے اس لئے اس نے لاعلمی کا اظہار کرنا مناسب

نہ سمجھا تھا اور اس نے اثبات میں سرہلا دیا تھا۔

" گڈ ۔ اب یہ بتاؤ تم نے سر افتخار کا میک اپ کیوں کیا تھا "۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" اپنے چیف کے حکم سے "۔ صفدر نے سیدھے سادے انداز میں جواب دیا۔

" ہونہہ ۔ یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ تم نے سر افتخار کا میک اپ اپنے چیف کے حکم سے کیا ہوگا مگر کیوں ۔ سر افتخار بن کر تم کیا کرنا چاہتے تھے "۔ ماسٹر جوزو نے ایک بار پھر زور سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

" چیف نے ابھی صرف مجھے سر افتخار کی جگہ لینے کا حکم دیا تھا ۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا تھا کہ مجھے سر افتخار کی جگہ لے کر کرنا کیا ہے "۔ صفدر نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ ماسٹر جوزو اب اپنے مطلب کی طرف آگیا ہے۔

" تم غلط بیانی سے کام لے رہے ہو مسٹر خالد ۔ اگر ایکسٹو نے تمہیں کوئی حکم نہیں دیا تھا تو تم ہوٹل برگنزا میں کرنل طارق سے ملنے کیوں جا رہے تھے "۔ ماسٹر جوزو نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ تم اس طرح کے فضول سوال کیوں کر رہے ہو ۔ سیدھی طرح بتاؤ تم مجھ سے کیا جاننا چاہتے ہو "۔ صفدر نے اکتاہٹ کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" یہ بھی ٹھیک ہے ۔ بہرحال بتاؤ سر افتخار کہاں ہیں "۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

"میں نہیں جانتا۔چیف نے انہیں روپوش ہونے کو کہا تھا۔وہ کہاں روپوش ہوئے ہیں یہ مجھے معلوم نہیں ہے"۔صفدر نے کہا۔

"تمہارے لہجے سے صاف محسوس ہو رہا ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو"۔ماسٹر جوزو نے اسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے ایک پسٹل نکال لیا تھا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"۔صفدر نے بااعتماد انداز میں کہا۔اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم میگنٹ وال سے آزاد ہو گیا ہو۔قدرت کی اس غیبی امداد پر صفدر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا تھا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ میگنٹ وال کے ساتھ چپکانے کے بعد اسے جو انجکشن لگایا گیا تھا اس انجکشن کی وجہ سے اس کا جسم گرم ہو گیا تھا اور اس کے جسم سے پسینہ پھوٹ نکلا تھا۔شاید یہ پسینے کا ہی اثر تھا جس کی وجہ سے وال سے نکلنے والی میگنٹ ریز کمزور پڑ گئی تھیں اور صفدر آزاد ہو گیا تھا۔اس انجکشن کی وجہ سے اس کے جسم کی توانائی بھی بحال ہو گئی تھی اور وہ ماسٹر جوزو پر آسانی سے حملہ کر سکتا تھا۔

ماسٹر جوزو کے ہاتھ میں پسٹل تھا جبکہ اس کے مشین گن بردار چبوترے سے اتر کر ایک طرف کھڑے ہو گئے تھے۔انہوں نے مشین گنیں کاندھوں سے لٹکا لی تھیں۔شاید میگنٹ وال سے چپکانے کے بعد انہیں صفدر کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں تھا اس لئے وہ لاپرواہ نظر آرہے تھے۔

"مسٹر خالد۔میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میرا نام ماسٹر جوزو ہے۔

سچ اور جھوٹ کی تمیز جوزو کو آتی ہے۔میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا مجھے سیدھی طرح جواب دو کہ سر افتخار کہاں ہیں ورنہ"۔ماسٹر جوزو نے پسٹل صفدر کی پیشانی سے لگاتے ہوئے کہا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ صفدر کی کھوپڑی اڑا دے گا۔

"ورنہ۔ورنہ کیا"۔صفدر نے بے خوفی سے کہا۔

"ورنہ اس پسٹل سے نکلنے والی صرف ایک گولی تمہاری کھوپڑی کے ٹکڑے اڑا دے گی"۔ماسٹر جوزو نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔اسی لمحے صفدر کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کا جسم مکمل طور پر میگنٹ وال سے آزاد ہو گیا۔صفدر شاید اس جھٹکے کا انتظار کر رہا تھا۔جیسے ہی اسے جھٹکا لگا وہ اچانک بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آگیا۔اس نے سر دائیں طرف کر کے اچانک ماسٹر جوزو کے ہاتھ پر اس زور سے ہاتھ مارا کہ ماسٹر جوزو کے ہاتھ سے پسٹل نکل کر دور جا گرا۔اس سے پہلے کہ ماسٹر جوزو کچھ سمجھتا صفدر کی لات چلی اور ماسٹر جوزو چیختا ہوا اچھلا اور اڑتا ہوا چبوترے سے نیچے جا گرا۔

یہ سب دیکھ کر مشین گن بردار بری طرح چونک پڑے اور انہوں نے پھرتی سے کاندھوں سے مشین گنیں اتار لیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گنیں سیدھی کرتے صفدر نے ایک اونچی اور لمبی چھلانگ لگائی اور اڑتا ہوا ان دونوں پر جا پڑا اور ان دونوں کو لئے ہوئے نیچے جا گرا۔اسی لمحے ماسٹر جوزو نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی مگر صفدر نے بجلی کی سی تیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا جسم پلٹایا

اور اس نے دونوں ٹانگیں موڑ کر ماسٹر جوزو کے پہلو میں مار دیں ماسٹر جوزو ایک بار پھر اچھل کر دور جا گرا۔

صفدر نے تیزی سے کروٹ بدلی اور جسم کو مخصوص انداز موڑتے ہوئے تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس اثناء میں مشین بردار اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں سے مشین گن نکل چکی تھیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر اپنی مشین گنوں کو پکڑ صفدر تیزی سے ان کے قریب آ گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کی ٹانگیں چلیں اور دونوں مشین گن بردار پلٹ کر گرتے چلے گئے۔ ان کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئی تھیں۔

اس سے پہلے کہ ماسٹر جوزو اور اس کے ساتھی اٹھتے صفدر نے تیزی سے ایک مشین گن اٹھا لی اور دوسرے ہی لمحے اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن سے ریٹ ریٹ کی مخصوص آواز کے ساتھ شعلے نکلے اور دونوں مشین گن برداروں کے جسم مکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔ ان کے منہ سے نکلنے والی آخری چیخیں بے حد کربناک تھیں۔ ان دونوں کی ہلاکت کے بعد صفدر تیزی سے پلٹا۔ اس کا اس طرح اچانک پلٹنا ہی اسے بچا گیا تھا ورنہ وہ ماسٹر جوزو کی چھلانگ کی زد میں آ جاتا۔ اس نے اچانک ہی عقب سے صفدر پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن صفدر اس سے پوری طرح ہوشیار تھا۔

جیسے ہی ماسٹر جوزو نے اس پر چھلانگ لگائی صفدر ایڑی کے بل گھوم گیا جس کے نتیجے میں ماسٹر جوزو اس کے قریب منہ کے بل آ گرا

نے جلدی سے دونوں ہاتھ آگے کر دیئے تھے ورنہ اس کے چہرے یقیناً بھرتہ بن جاتا۔ جیسے ہی ماسٹر جوزو گرا صفدر نے اپنا ایک س اس کی گردن کے عقب میں رکھ دیا اور مشین گن کی نال ماسٹر زو کے سر سے لگا دی۔

"بس ماسٹر جوزو۔ تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے"۔ صفدر نے غراتے وئے کہا۔

"ماسٹر کا کھیل ختم نہیں ہو سکتا۔ کبھی نہیں"۔ ماسٹر جوزو نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو اس زور کا جھٹکا دیا کہ صفدر کسی بھی طرح خود کو نہ سنبھال سکا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اسی لمحے ماسٹر جوزو نے اپنے جسم کو موڑتے ہوئے دونوں ٹانگیں اس زور سے صفدر کی ٹانگوں پر ماریں کہ صفدر اچھل کر گر گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ گن سیدھی کرتا ماسٹر جوزو نے لیٹے لیٹے اس پر چھلانگ لگا دی لیکن صفدر نے اس بار کروٹ بدلنے میں دیر نہ لگائی تھی۔ ماسٹر جوزو بھی لڑائی بھڑائی کے معاملے میں خاصا تیز معلوم ہوتا تھا۔

صفدر کو کروٹ بدلتے دیکھ کر اس نے ہاتھ اور پیر زمین پر رکھتے ہی خود کو گھمایا اور پھر اس کی جچی تلی ایک ٹانگ صفدر کے ہاتھ میں موجود گن پر پڑی۔ اس بار ماسٹر جوزو کا وار کارگر رہا تھا۔ صفدر کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری۔ ماسٹر جوزو نے دوسری ٹانگ صفدر کے پہلو میں مارنے کی کوشش کی مگر صفدر نے بروقت

لپنے جسم کو کمان کی طرح موڑ لیا۔ جیسے ہی ماسٹر جوزو کی ٹانگ آ آئی صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی ٹانگ کو پکڑ لیا اور پھر ا نے اپنے جسم کو اس زور سے پلٹایا کہ ماسٹر جوزو کا جسم بھی پلٹتا گیا۔

صفدر نے اس کی ٹانگ کو اس بری طرح سے جھٹکا دے کر موڑ تھا کہ ماسٹر جوزو کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔ اس نے دوسری ٹانگ مار کر صفدر سے اپنی ٹانگ چھڑانے کی کوشش کی مگر صفدر نے خود ہی اس کی ٹانگ چھوڑ دی تھی اور کروٹیں بدل کر ماسٹر جوزو سے پرے ہٹ گیا اور پھر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ادھر ماسٹر جوزو نے بھی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی اور پھر اچانک اس کی نظر اپنے پسٹل پر پڑی۔ جسے صفدر نے ہاتھ مار کر اس کے ہاتھ سے گرا دیا تھا اور وہ ماسٹر جوزو کے ہاتھ سے نکل کر چبوترے سے نیچے جا گرا تھا۔ اب ماسٹر جوزو جہاں گرا تھا وہ پسٹل اس کے قریب ہی پڑا تھا۔ پسٹل پر نظر پڑتے ہی اس نے جھپٹ کر اسے اٹھا لیا اس اثناء میں صفدر ماسٹر جوزو پر حملہ کرنے کے لئے اس پر چھلانگ لگا چکا تھا۔ ابھی وہ ہوا میں ہی تھا کہ اسی لمحے ماسٹر جوزو پسٹل لئے سانپ کی سی تیزی سے پلٹا اور اس نے اچانک صفدر پر فائر کر دیا۔ ماسٹر جوزو نے اس قدر اچانک اس پر فائر کیا تھا کہ اس بار صفدر خود کو کسی بھی طرح سے نہ بچا سکا تھا اور ماسٹر جوزو کے پسٹل سے نکلی ہوئی گولی صفدر کے کاندھے میں جا گھسی اور صفدر کو اپنے کاندھے

یں گرم سلاخ سی اترتی ہوئی محسوس ہوئی اور وہ دھب سے نیچے آ گرا۔

ٹھیک اسی لمحے باہر سے بے تحاشہ فائرنگ اور خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر آگیا۔

" ماسٹر۔ مسلح آدمیوں کے ایک گروپ نے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا ہے"۔ آنے والے غنڈے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ کمرے کی سچوئیشن دیکھ کر چونک پڑا۔

" حملہ۔ کس نے کیا ہے حملہ۔ کون ہیں وہ"۔ ماسٹر جوزو نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" میں نہیں جانتا ماسٹر۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور وہ ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہیں۔ فارگن نے انہیں کنٹرول روم میں دیکھا ہے وہ چاروں اطراف سے ہیڈ کوارٹر میں کود آئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے بہت سے ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور اندر تک آ گئے ہیں"۔ اس غنڈے نے کہا تو ماسٹر جوزو کے چہرے پر شدید غصہ لہرانے لگا جبکہ غنڈے کی بات سن کر صفدر کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ واچ ٹرانسمیٹر پر اس نے چیف کو جو کاشن دیا تھا اس پر چیف نے کارروائی کرتے ہوئے اس عمارت پر حملہ کرا دیا ہے۔ سیکرٹ سروس کے سارے ممبر تو یہیں تھے جن کو ماسٹر جوزو کے کہنے کے مطابق ہلاک کر دیا گیا تھا اس لئے اب چیف نے

یقیناً ہیڈ کوارٹر پر ملٹری اٹیک کرایا ہو گا۔

" ہونہہ ۔یہاں حملہ کرنے والے کون ہو سکتے ہیں ۔ بلیک جیک اور کلاسٹا تو میرے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں ۔وہ بھلا یہاں کس طرح ریڈ کر سکتے ہیں ۔اگر یہ وہ دونوں نہیں تو حملہ آور کون ہو سکتے ہیں "۔ ماسٹر جوزو نے کہا اور اس کی بات سن کر صفدر بے اختیار چونک پڑا ۔وہ زمین پر یوں گرا پڑا تھا جیسے وہ واقعی ہلاک ہو گیا ہو۔ اس وقت وہ ماسٹر جوزو پر حملہ کرنے کا خطرہ نہیں مول لے سکتا تھا کیونکہ آنے والے غنڈے کے ہاتھ میں مشین گن تھی ۔اگر صفدر ماسٹر جوزو پر حملہ کرتا تو وہ اس غنڈے کی گولیوں کا آسانی سے شکار بن جاتا جو اس سے کافی فاصلے پر کھڑا تھا۔

اسی لمحے فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں تیز ہو گئیں تو ماسٹر جوزو اور وہ غنڈہ بوکھلا گئے ۔ماسٹر جوزو نے صفدر کو بے حس و حرکت اور اس کے گرد خون دیکھا تو وہ مطمئن انداز میں سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔ صفدر چند لمحے یونہی بے حس و حرکت پڑا رہا اور پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کھڑا ہوا ۔اسے اپنے کاندھے میں آگ سی بھری ہوئی محسوس ہو رہی تھی ۔خون کے مسلسل اخراج کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں اندھیرا سا چھا رہا تھا ۔اس نے دوسرا ہاتھ کاندھے کے زخم پر رکھا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔اس پر نقاہت سی طاری ہو گئی تھی۔

باہر سے اب فائرنگ اور دھماکوں کی آوازوں میں شدت آ گئی

تھی مگر ان آوازوں کا منبع تہہ خانوں سے باہر تھا ۔البتہ دھماکوں کے ساتھ تہہ خانے کا فرش اور دیواریں بری طرح لرز رہی تھیں لیکن صفدر کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی ۔اس نے دروازے کے قریب آ کر باہر جھانکا تو باہر راہداری خالی تھی ۔ صفدر کمرے سے باہر آ گیا۔ اس کے ذہن پر مسلسل اندھیرے کی یلغار ہو رہی تھی مگر وہ خود کو سنبھالے ہوئے تھا ۔وہ دیوار کا سہارا لے کر آگے بڑھتا چلا گیا ۔اس کا لباس خون سے تر تھا اور اس کے خون کے قطرے ایک لائن کی صورت میں نیچے گر رہے تھے۔

راہداری میں آگے جا کر صفدر کو ایک کمرہ نظر آیا ۔اس کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا ۔ صفدر نے اندر جھانکا اور پھر خالی کمرہ اور اندر ایک میز پر پڑے ٹیلی فون کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی ۔ صفدر نے کمرے میں داخل ہو کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور فون کے قریب آ گیا ۔اس نے میز کا سہارا لیتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر جلدی جلدی چیف کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

" ایکسٹو "۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" چ ۔چیف "۔ صفدر نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا ۔اس کی نقاہت زدہ آواز سن کر دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

" صفدر ۔خود کو سنبھالو ۔جلدی بتاؤ کیا ہوا ہے "۔ دوسری طرف

سے ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ صفدر ایکسٹو کو کوئی جواب دیتا اچانک صفدر کے عقب میں دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔

" اوہ ۔ یہ زندہ ہے ۔ گولی مار دو اسے "۔ کسی نے چیختے ہوئے کہا۔ صفدر بجلی کی سی تیزی سے پلٹا ۔ کمرے میں ایک نوجوان مرد اور لڑکی داخل ہو رہے تھے اور اس سے پہلے کہ صفدر خود کو سنبھالتا مرد کے ہاتھ میں موجود پسٹل سے ایک شعلہ سا نکلا اور صفدر کو اپنے پہلو میں گرم سلاخ سی اترتی ہوئی محسوس ہوئی ۔ صفدر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی ۔ نوجوان کے پسٹل سے ایک اور شعلہ نکلا اور میز پر پڑے ہوئے فون سیٹ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ۔ اسی لمحے صفدر لہرایا اور میز سے ٹکراتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گر گیا۔

" میرا خیال ہے ماسٹر جوزو یہاں سے نکل چکا ہے ۔ آؤ"۔ نوجوان نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں مڑے اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے ۔ صفدر کی حالت کاندھے میں گولی لگنے اور خون کے مسلسل اخراج سے پہلے ہی خراب تھی اب پہلو میں گولی لگنے سے اس کی حالت اور بری ہو گئی تھی ۔ اس کے دماغ میں بار بار اندھیرے کی یلغار سی ہو رہی تھی ۔ وہ سر جھٹک جھٹک کر دماغ پر چھانے والے اندھیرے کو دور کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر بے سود ۔ چند ہی لمحوں کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی نے غلبہ پا لیا ۔ شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ۔

عمران جوزف کے ہمراہ کار پر آندھی اور طوفان کی طرح ماسٹر جوزو کے اس ہیڈ کوارٹر تک پہنچا تھا جس کا ایڈریس اسے بلیک زیرو نے دیا تھا ۔ عمران کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی ۔ وہ ایک بہت بڑی کوٹھی تھی مگر اس وقت ساری کی ساری کوٹھی ملبے کا ڈھیر دکھائی دے رہی تھی ۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی مسلح گروپ نے اس کوٹھی پر حملہ کر کے اسے بموں اور میزائلوں سے اڑا دیا ہو ۔ ہر طرف گرد و غبار اور دھواں ہی دھواں نظر آ رہا تھا ۔ کوٹھی کا گیٹ بھی ٹوٹا ہوا تھا۔

" یہ کون سی عمارت تھی باس اور اسے کس نے تباہ کیا ہے "۔ جوزف نے حیرت سے تباہ شدہ کوٹھی کو دیکھتے ہوئے کہا ۔ اسے عمران نے چونکہ کچھ نہیں بتایا تھا اس لئے وہ اصل حالات سے لاعلم تھا ۔ عمران نے اسے مختصر طور پر صفدر اور دوسرے ساتھیوں کے

بارے میں بتا دیا۔ یہ جان کر کہ یہ کوٹھی مجرموں کا اڈا تھی اور وہاں سیکرٹ سروس کے ممبر قید تھے جوزف پریشان ہو گیا۔

" اوہ ۔ کیا اس تباہ شدہ کوٹھی میں وہ سب زندہ ہوں گے"۔ جوزف نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں وہ زندہ ہیں ۔ آؤ"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کا سرد لہجہ سن کر جوزف یکبارگی کانپ اٹھا۔ عمران کار سے نکل کر تیزی سے کوٹھی کے ٹوٹے ہوئے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف بھی کار سے نکل کر تیزی سے اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس سے پہلے کہ وہ گیٹ کراس کر کے اندر جاتے اسی لمحے انہیں پولیس کی کاروں کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دیں ۔ شاید خوفناک دھماکوں اور اس کوٹھی کی تباہی کا سن کر پولیس اس طرف آ رہی تھی۔

" ہونہہ ۔ انہیں بھی اسی وقت یہاں آنا تھا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" باس آپ اندر جائیں میں انہیں یہیں روکنے کی کوشش کرتا ہوں"۔ جوزف نے ہولسٹر سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ آنے دو انہیں ۔ تم میرے ساتھ آؤ"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے اندر دوڑتا چلا گیا۔ جوزف بھی اس کے ساتھ اندر آ گیا۔ عمارت کا خاصا بڑا حصہ تباہ ہو گیا تھا لیکن اس کا ایک حصہ ابھی سلامت تھا ۔ عمران اور جوزف ملبے کو پھلانگتے ہوئے اس حصہ کی طرف آ گئے جو ابھی سلامت تھا۔ سامنے ایک راہداری تھی جس کی

دیواریں ٹوٹی ہوئی تھیں ۔ عمران اور جوزف اس راہداری میں بھاگتے چلے گئے ۔ وہاں جگہ جگہ غنڈوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں ۔ وہ دونوں راہداری میں موجود تباہ شدہ کمروں میں جھانکنے لگے ۔ اس اثناء میں پولیس کی کاریں شاید عمارت کے قریب آ گئی تھیں کیونکہ عمارت میں ہر طرف بھاری بوٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں مگر عمران کو ان کی کوئی پرواہ نہیں تھی ۔ وہ دیوانگی کے عالم میں بچے کھچے کمروں میں جھانک رہا تھا ۔ پھر اس نے جیب سے ایک تاریک چشمہ نکال کر آنکھوں پر چڑھا لیا ۔ اس نے فریم کا ایک حصہ دبایا تو اچانک چشمے کے تاریک شیشے نیلے ہو گئے ۔ عمران نے فریم کا دوسرا کونا پریس کیا تو اسے کمرے کی دیواروں کے آر پار دکھائی دینے لگا ۔ یہ چشمہ عمران نے خود تیار کیا تھا ۔ اس چشمے سے ایک خاص قسم کی ریز نکلتی تھی جس کی وجہ سے اس چشمے سے فولادی دیواروں کے آر پار بھی آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا ۔ عمران نے اس چشمے کا کوڈ نام ایکس ایکس رکھا تھا ۔ وہ ایکس ایکس سے ادھر ادھر دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

" اس طرف آؤ"۔ عمران نے دائیں طرف ایک اور راہداری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔ راہداری زیادہ طویل نہیں تھی ۔ اس کے آخری سرے پر ایک دروازہ تھا جو ٹوٹا ہوا تھا ۔ عمران اور جوزف بھاگتے ہوئے اس دروازے کے قریب آ گئے ۔ دروازے سے نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی ۔ اس نے جوزف کو ساتھ لیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے سیڑھیاں نیچے اترتے چلے

گئے ۔ نیچے کئی راہداریاں تھیں جو مختلف سمتوں کی طرف جا رہی تھیں اور وہاں بے شمار کمرے بنے ہوئے تھے ۔ عمران ایکس ایکس سے ان کمروں کو دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

پولیس بھی شاید تہہ خانوں میں آ گئی تھی ۔اس سے پہلے کہ وہ اس طرف آتے جہاں عمران اور جوزف موجود تھے عمران تیزی سے ایک کھلے ہوئے دروازے سے ایک کمرے میں داخل ہو گیا ۔ کمرہ صاف ستھرا تھا اور وہاں میز اور کرسیوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔

" اوہ ۔اس تہہ خانے کے نیچے بھی ایک تہہ خانہ ہے "۔ عمران نے ایکس ایکس سے دیواروں اور فرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" جوزف دروازہ بند کر کے لاک کر دو "۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو جوزف نے جلدی سے دروازہ بند کیا اور اسے لاک لگا دیا ۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ تیزی سے شمالی دیوار کی جانب بڑھ گیا ۔اس نے دیوار کے قریب آ کر دیوار کے دائیں طرف جڑ میں زور سے ٹھوکر ماری تو اچانک سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار کے درمیان میں ایک دروازہ نما خلا سا بنتا چلا گیا ۔ عمران نے بھی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

" آؤ "۔ عمران نے کہا اور تیزی سے خلا کے پاس آ گیا ۔ وہاں بھی نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں موجود تھیں ۔ نیچے گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی ۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے سن گن لی اور پھر تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا ۔ سامنے چھوٹی سی راہداری میں اسے غنڈوں کی لاشیں

دکھائی دیں ۔اس طرف راہداری میں گولیوں کے بے شمار نشانات نظر آ رہے تھے ۔ حملہ آوروں نے وہاں شاید صرف فائرنگ کی تھی ۔ کسی بم کا استعمال نہیں کیا گیا تھا جس کی وجہ سے تہہ خانہ تباہ ہونے سے بچ گیا تھا۔

وہاں دو راہداریاں تھیں اور وہاں بھی پانچ کمرے تھے جو مختلف سمتوں میں تھے ۔ عمران اور جوزف کے نیچے آتے ہی سیڑھیوں پر موجود دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

" تم اس طرف دیکھو "۔ عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف دائیں طرف بھاگتا چلا گیا جبکہ عمران بائیں راہداری کی طرف مڑ گیا تھا ۔ ایکس ایکس سے وہ کمروں کو جھانکتے ہوئے آگے بڑھا تو وہ ایک دروازے کے قریب جا کر بے اختیار رک گیا ۔اسے کمرے کا اندرونی منظر صاف دکھائی دے رہا تھا ۔کمرے میں چھ افراد مڑے تڑے فرش پر گرے پڑے تھے جن میں ایک لڑکی بھی شامل تھی ۔ عمران نے ایک لمحے میں ان کو پہچان لیا تھا وہ جولیا اور اس کے ساتھی تھے ۔ان کے علاوہ کمرے میں کوئی موجود نہ تھا ۔ عمران نے جلدی سے آنکھوں سے چشمہ اتارا اور کمرے کے دروازے کے قریب آ گیا ۔ اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ آسانی سے کھل گیا ۔اس دروازے کا لاک پگھلا ہوا تھا ۔ شاید اس کمرے میں داخل ہونے کے لئے حملہ آوروں میں سے کسی نے ریز گن کی مدد سے اس دروازے کے لاک کو پگھلایا تھا اور وہ حملہ آور بلیک جیک کے سوا کون ہو سکتا تھا جس

کی آواز عمران نے فون پر سنی تھی۔

عمران دروازہ کھول کر تیزی سے اندر آگیا اور پھر تیزی سے جولیا کے قریب آگیا۔ اس نے جولیا کو سیدھا کیا اور پھر اس کا سانس چلتا دیکھ کر اس کے چہرے پر قدرے اطمینان آگیا۔ عمران نے اس کی آنکھیں کھول کر چیک کیں اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی نبض دیکھنے لگا۔

" اوہ۔ انہیں مائیکم بائیوک گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ انہیں ہوش میں آنے میں خاصا وقت لگے گا"۔ عمران نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا پھر وہ اٹھ کر اپنے دوسرے ساتھیوں کو چیک کرنے لگا۔ اس کے دوسرے ساتھیوں کی حالت جولیا سے مختلف نہ تھی۔ بلیک جیک اور اس کے ساتھیوں نے جس طرح کوٹھی پر حملہ کر کے وہاں تباہی پھیلائی تھی اور وہاں موجود ایک ایک شخص کو ہلاک کیا تھا شاید ان کے بے ہوش پڑے ہونے کی وجہ سے کسی نے ان پر دھیان نہ دیا تھا اور نہ ان پر فائرنگ کی تھی۔ وہاں جولیا، تنویر، صدیقی، خاور، نعمانی اور چوہان موجود تھے لیکن ان میں صفدر کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھوں پر ایک شخص لدا ہوا تھا جس کا لباس خون سے بھیگا ہوا تھا۔ اسے دیکھتے ہی عمران پہچان گیا وہ صفدر ہی تھا۔

" اوہ۔ کیا ہوا ہے اسے "۔ عمران نے صفدر کی حالت دیکھ کر

تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

" اس کے کاندھے اور پہلو میں گولیاں لگی ہیں باس۔ ان کی حالت بہت خراب ہے"۔ جوزف نے صفدر کو عمران کے سامنے فرش پر ڈالتے ہوئے کہا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور صفدر کو چیک کرنے لگا۔ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے صفدر کی حالت واقعی انتہائی خراب تھی۔ اس کے دل کی دھڑکن اور نبض بے حد دھیمی چل رہی تھی۔ عمران نے پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر وہ تیزی سے بھاگتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اس نے ایکس ایکس سے چند کمروں میں لوہے کی الماریاں دیکھی تھیں۔ ایک کمرے میں لوہے کی الماریاں دیکھ کر وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور انہیں کھول کر دیکھنے لگا اور پھر ایک الماری میں میڈیکل باکس اور ہلکے پھلکے آپریشن کا سامان دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ وہ جلدی جلدی سامان نکالنے لگا۔ اس نے سارا سامان میڈیکل باکس میں رکھا اور باکس اٹھالیا اور پھر وہ اس باکس کو لے کر تیزی سے بھاگتا ہوا واپس اس کمرے میں آگیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

عمران نے میڈیکل باکس صفدر کے قریب رکھا اور پھر جلدی جلدی اسے کھول کر اس میں سے چیزیں نکالنے لگا۔ باکس میں بے شمار انجکشنز اور میڈیسنز موجود تھیں۔ عمران نے ان میں سے تین انجکشن الگ کئے اور پھر اس نے باکس سے خالی سرنجیں نکال کر

انجکشن سرنج میں بھرا اور اسے صفدر کے بازو میں انجیکٹ کر دیا۔ اسی طرح اس نے باری باری دوسرے دو انجکشن بھی صفدر کے جسم میں انجیکٹ کئے اور وہ ایک بار پھر صفدر کی نبض اور اس کے دل کی دھڑکن چیک کرنے لگا۔

" صفدر کی حالت بہت خراب ہے جوزف ۔ اس کے جسم سے گولیاں نکالنی ہوں گی ورنہ زہر پھیلنے کی وجہ سے اس کی زندگی کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے ۔ اٹھاؤ اسے اور سامنے صوفے پر لٹا دو ۔ جلدی "۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر صفدر کو اٹھا لیا اور اسے وہاں پڑے ہوئے ایک صوفے پر لٹا دیا۔ جوزف نے فوراً ہی اس کے حکم کی تعمیل کر دی تھی عمران میڈیکل باکس لے کر صفدر کے قریب آ گیا۔

" باس ۔ کیا آپ آپریشن کریں گے "۔ جوزف نے عمران کو انداز میں کام کرتے دیکھ کر کہا۔

" ہاں ۔ صفدر کی حالت انتہائی نازک ہے ۔ اگر اسے ہسپتال میں لے جانے کی کوشش کی گئی تو یہ راستے میں ہی ختم ہو جائے گا "۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو جوزف نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ عمران نے صفدر کو جلدی جلدی مزید دو انجکشن لگا دیئے۔

" صفدر صاحب کا بہت زیادہ خون ضائع ہو چکا ہے باس ۔ کیا ان میڈیسن سے ان کے خون کی کمی پوری ہو جائے گی "۔ جوزف نے کہا۔

" خون کی کمی بعد میں پوری ہوتی رہے گی ۔ فی الحال میں نے اسے طاقت کے انجکشن لگا دیئے ہیں ۔ اس کی جان بچانا زیادہ ضروری ہے "۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کمرے میں مس جولیا اور دوسرے ممبران بھی موجود ہیں ۔ کیا ان کی حالت ٹھیک ہے جو آپ انہیں چیک نہیں کر رہے "۔ جوزف نے کہا۔

" یہ بے ہوش ہیں مگر ان کی حالت خطرناک نہیں ہے "۔ عمران نے کہا ۔ پھر اس نے آلات جراحی اٹھائے اور وہ کسی ماہر سرجن کی طرح صفدر کا آپریشن کرنے میں مصروف ہو گیا۔ وہ تقریباً ایک گھنٹے تک صفدر کا آپریشن کرتا رہا اور اس نے بڑی مہارت سے صفدر کے کاندھے اور پہلو سے گولیاں نکال لیں ۔ اس نے گولیاں نکال کر زخموں پر سپرے کیا اور پھر ان زخموں کی سٹیچنگ کرنے لگا۔ جوزف خاموشی سے کھڑا عمران کو کام کرتے دیکھ رہا تھا ۔ پھر جوزف نے کچھ سوچ کر ایک ایک کر کے سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کو سیدھا کر کے فرش پر ڈال دیا جو بدستور بے ہوش تھے ۔ ان کی سانس چلتے دیکھ کر جوزف کو سکون ہو گیا تھا۔

زخم سینے کے بعد عمران صفدر کے زخموں کی ڈریسنگ کرنے لگا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر ہٹ گیا ۔ اس کے چہرے پر سکون ہی سکون نظر آ رہا تھا ۔ ایسا سکون جو کسی ماہر سرجن کے چہرے پر اس وقت نمودار ہوتا ہے جب وہ کسی بڑے اور خطرناک

آپریشن میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے ۔ جوزف عمران کی جانب ستائشی نظروں سے دیکھ رہا تھا ۔ اس کے چہرے پر عمران کے لئے بے پناہ عقیدت اور مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" ابے میری طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیا دیکھ رہا ہے شب دیجور کی ناخلف اور آخری اولاد ۔ مجھے نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا " ۔ عمران نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا ۔ صفدر کا آپریشن کر کے اسے موت کے منہ سے بچالانے کے بعد اس کے چہرے پر فطری شوخ پن ابھر آیا تھا ۔

" تم گریٹ ہو باس ۔ تم واقعی گریٹ ہو ۔ تم جیسا عظیم انسان صدیوں بعد پیدا ہوتا ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں تمہارا غلام ہوں ۔ تم نے آج ثابت کر دیا ہے کہ تم چاہو تو اپنے ساتھیوں کو موت کے بھیانک جبڑوں سے بھی نکال سکتے ہو ۔ جوزف دی گریٹ تمہاری عظمت کو سلام کرتا ہے باس " ۔ جوزف نے جذبات سے بھرپور لہجے میں کہا اور اس نے پیچھے ہٹ کر واقعی عمران کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا ۔ یہ دیکھ کر عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی ۔

" اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کو ابھی مقصود تھی جوزف اس لئے مجھ جیسے ناچیز کے ہاتھوں اس کی جان بچ گئی ہے ورنہ صفدر کی جو حالت تھی اسے دیکھ کر میں بھی گھبرا گیا تھا " ۔ عمران نے دوبارہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا ۔

" پھر بھی باس ۔ صفدر صاحب کو اگر نئی زندگی ملی ہے تو آپ کی وجہ سے ملی ہے ۔ تم گریٹ ہو باس ۔ گریٹ " ۔ جوزف نے اسی انداز میں کہا ۔

" اچھا ۔ اچھا ۔ اب اتنا سر پر مت چڑھاؤ مجھے کہ میں تمہارے گنجے سر سے پھسل جاؤں ۔ میرے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے تو یہاں میرا علاج کون کرے گا ۔ سیکرٹ سروس کے سارے ممبروں نے تو اس بار جیسے بے ہوش رہنے کی قسمیں کھا رکھی ہیں ۔ دیکھو کس سکون سے پڑے ہیں جیسے نہ انہیں دین کی فکر ہو اور نہ دنیا کی " ۔ عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا ۔

" انہیں بھی ہوش میں لے آؤ باس ۔ جب انہیں تمہاری عظمت کا پتہ چلے گا تو یہ بھی میری طرح تمہیں سلام کرنے پر مجبور ہو جائیں گے " ۔ جوزف نے کہا ۔

" ارے باپ رے ۔ صفدر سمیت یہ سات ہیں ۔ اگر ساتوں نے ہوش میں آ کر مجھے سات سلام کر دیئے تو " ۔ عمران نے بوکھلانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا ۔

" تو کیا ہو گا " ۔ جوزف نے حیرانی سے کہا جیسے وہ عمران کی بات نہ سمجھا ہو ۔

" ابے شب دیجور کی اولاد ۔ تو سات سلام کا مطلب نہیں سمجھتا " ۔ عمران نے کہا ۔

" سات سلام ۔ نہیں باس " ۔ جوزف نے بھولے پن سے کہا ۔

"سات سلام کرنا ایک محاورہ ہے جس کا مطلب ہے بیماری سے جان چھڑانا یا دور بھگانے کے ہوتے ہیں۔ اگر انہوں مجھے ایک ساتھ سات سلام کر دیئے تو میں خود کو بیماری سمجھ کر سے کہاں بھگاتا پھروں گا"۔ عمران نے کہا تو جوزف چند لمحے حیر سے عمران کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے کچھ سمجھتے ہوئے اور کچھ سمجھتے ہوئے دانت نکوس کر سر ہلا دیا۔

"بہرحال یہ مجھے سات سلام کریں یا آٹھ سلام۔ انہیں ہوش میں تو لانا ہی پڑے گا ورنہ یہ اس بار کچھ نہیں کر سکیں گے اور مجرم ان کے ہاتھوں صاف بچ کر نکل جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔ وہ ایک بار پھر آہنی الماری کی طرف گیا اور وہاں سے چھ انجکشن اور چھ سرنجیں لے آیا۔ اس نے ایک ایک انجکشن بھر کر ان سب کو لگا دیئے۔

"انہیں ہوش میں آکر مجھے سات سلام کرنے میں ابھی وقت لگے گا۔ آؤ اتنی دیر ہم یہاں سے نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ تلاش کر لیں۔ اوپر تو ہر طرف پولیس ہی پولیس موجود ہو گی۔ ایسا نہ ہو ہم ان کی نظروں میں آجائیں اور وہ ہمارا شجرہ نسب پوچھے بغیر ہمیں مجرم سمجھ کر ہم پر چڑھ دوڑیں"۔ عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران وہاں سے نکلنے کے لئے خفیہ راستہ کی تلاش میں مصروف ہو گیا۔ عمران ایسی کوٹھیوں کی طرز تعمیر کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ مجرم خاص طور پر ایسی کوٹھیوں یا عمارتوں کو اپنا ہیڈ کوارٹر بناتے ہیں جہاں سے انہیں خفیہ انداز میں

بچ نکلنے کی راہ میسر آسکے اور وہ راستے عموماً زیر زمین ہی ہوتے تھے اور پھر عمران کو اس سلسلے میں واقعی مایوسی کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا۔ اس نے جلد ہی ایک زیر زمین سرنگ کو تلاش کر لیا جو کافی طویل اور دور تک جا رہی تھی جو یقیناً اس جگہ سے دور کسی دوسری کوٹھی یا عمارت میں نکلتی ہو گی۔

تھوڑی ہی دیر میں جولیا اور اس کے سب ساتھیوں کو ہوش آگیا وہاں عمران، جوزف اور صفدر کو دیکھ کر وہ چونک پڑے تھے۔ جولیا نے صفدر کی تشویشناک حالت دیکھی تو وہ پریشان ہو گئی مگر عمران نے اسے بتایا کہ اس نے صفدر کا آپریشن کر کے اس کے جسم سے گولیاں نکال دی ہیں اور اس کی حالت خطرے سے باہر ہے تو جولیا کو سکون آگیا اور وہ بھی عمران کی جانب ممنونیت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

جولیا نے عمران کو بتایا کہ میگنٹ وال سے چپکانے کے بعد ماسٹر جوزو نے انہیں الیکٹرک شاک دے کر پہلے ہلاک کرنے کے لئے کہا تھا مگر پھر اچانک وہاں تیز بو پھیل گئی تھی جس سے وہ بے ہوش ہو گئے تھے اور اب انہیں ہوش آرہا تھا۔

ماسٹر جوزو بھاگتا ہوا کنٹرول روم میں داخل ہوا جہاں فارگن ایک بڑی سی مشین پر موجود سکرین پر دیکھ رہا تھا۔ سکرین پر عمارت کا بیرونی منظر نظر آ رہا تھا جہاں بے شمار مسلح افراد عمارت میں فائرنگ کرتے ہوئے داخل ہو رہے تھے۔ وہ سب سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے اور ان کے چہروں پر نقاب تھے۔ فارگن مشین پر لگا ڈائل گھما گھما کر منظر تبدیل کرتے ہوئے عمارت کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس نے ایک بار جو ڈائل گھمایا تو ماسٹر جوزو یکلخت اچھل پڑا۔

" رکو۔ رکو "۔ ماسٹر جوزو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو فارگن نے ہاتھ روک لیا۔ کوٹھی کے گیٹ کا منظر سکرین پر نظر آ رہا تھا جہاں ایک نوجوان مرد اور لڑکی اندر داخل ہو رہے تھے۔

" بلیک جیک اور کلاسٹا "۔ ان دونوں کے چہروں پر نظر پڑتے ہی ماسٹر جوزو کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ ان دونوں کو دیکھ کر اس کی

آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل گئی تھیں۔

" یہ دونوں یہاں کیسے آ گئے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے تو ان دونوں کو ہلاک کر دیا تھا"۔ ماسٹر جوزو نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی دونوں ان مسلح افراد کو لیڈ کر رہے ہیں باس"۔ فارگن نے کہا۔

" ہونہہ۔ مگر یہ دونوں یہاں آ کیسے گئے۔ میں نے انہیں سپر کلب کے جس تہہ خانے میں پھینکا تھا وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا اور پھر میں نے اس تہہ خانے میں دنیا کی انتہائی زہریلی گیس بھی پھیلا دی تھی جس سے ان کا ہلاک ہو جانا یقینی تھا۔ مگر یہ دونوں نہ صرف زندہ ہیں بلکہ میرے سپیشل ہیڈ کوارٹر میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ کیوں۔ کیسے۔ کیا یہ جادوگر ہیں"۔ ماسٹر جوزو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے سکرین پر موجود بلیک جیک نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بریف کیس کو نیچے رکھا اور اس کے قریب بیٹھ کر بریف کیس کو کھولنے لگا۔ بریف کیس کھول کر اس نے ایک چھوٹا سا مشین نما آلہ نکالا اور اس پر لگے ہوئے بٹن دبانے لگا۔ مشین آن ہوئی اور اس پر لگے چھوٹے چھوٹے بٹن تیزی سے روشن ہونا شروع ہو گئے۔

" اوہ۔ آئی جی مشین۔ اوہ۔ یہ تو آئی جی مشین ہے"۔ ماسٹر جوزو کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"آئی جی مشین ۔ اس سے کیا ہوتا باس"۔ فارگن نے ماسٹر جوزو سے پوچھا۔ اس سے پہلے کہ ماسٹر جوزو کوئی جواب دیتا اچانک بلیک جیک کے پاس موجود مشین سے تیز روشنی نکلی اور ختم ہو گئی جیسے کسی کیمرے کا فلیش چمکتا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی فارگن کے سامنے نہ صرف سکرین آف ہو گئی بلکہ کنٹرول روم میں موجود مشین بھی خودبخود آف ہوتی چلی گئی تھیں۔

"یہ ۔ یہ کیا ۔ یہ سکرین اور مشین کیوں آف ہو گئی ہیں"۔ فارگن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلیک جیک نے آئی جی مشین سے یہاں کا تمام سائنسی نظام فیل کر دیا ہے"۔ ماسٹر جوزو نے حیرت اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سائنسی نظام فیل کر دیا ہے ۔ اس چھوٹی سی مشین سے ۔ مم ۔ مگر باس"۔ فارگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس مشین سے ہر قسم کے سائنسی نظام کو فیل کیا جا سکتا ہے ۔ اس مشین سے ایسی ریز نکلتی ہیں جو دوسری تمام ریز کو ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں ختم کر دیتی ہیں ۔ نکلو یہاں سے ۔ اب بلیک جیک اور کلاسٹا کو ہم ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتے"۔ ماسٹر جوزو نے کہا اور پھر وہ مڑا اور تیزی سے ایک راہداری میں دوڑتا چلا گیا۔ فارگن چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ بھی کنٹرول روم سے نکل آیا اور ماسٹر جوزو کے پیچھے بھاگنے لگا ۔ اسی لمحے اچانک عمارت تیز اور

خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھی ۔ شاید حملہ آوروں نے عمارت پر بم برسانے شروع کر دیئے تھے ۔ ماسٹر جوزو مختلف راستوں سے ہوتا ہوا ایک چھوٹے سے کمرے میں آ گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ ایک دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ اس نے دیوار کے قریب جا کر دیوار کی جڑ کے ایک مخصوص حصے میں زور سے ٹھوکر ماری تو اچانک سرر کی آواز کے ساتھ دیوار میں ایک خلا سا بنتا چلا گیا۔ نیچے سیڑھیاں جا رہی تھیں ۔ ماسٹر جوزو تیزی سے ان سیڑھیوں سے نیچے آیا ۔ سامنے ایک لمبی اور طویل سرنگ تھی جو انسانی ہاتھوں سے بنی ہوئی تھی ۔ جیسے ہی ماسٹر جوزو سرنگ میں آیا اس کے عقب میں دروازہ خودبخود بند ہو گیا ۔ فارگن شاید باہر ہی رہ گیا تھا لیکن ماسٹر جوزو کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھا ۔ وہ تیزی سے سرنگ میں دوڑتا چلا جا رہا تھا ۔ سرنگ آگے جا کر گھوم گئی تھی ۔ وہاں ہلکے پاور کے بلب روشن تھے اس لئے وہاں اندھیرا نہیں تھا۔

ماسٹر جوزو بھاگتا ہوا سرنگ کے دوسرے کنارے پر آ گیا ۔ وہاں بھی سیڑھیاں تھیں جو اوپر جا رہی تھیں اور سیڑھیوں کے اوپر ایک دروازہ تھا ۔ ماسٹر جوزو تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر دروازے کے قریب آ گیا۔ اس نے دروازے کی سائیڈ میں دیوار پر ہاتھ پھیرا اور پھر ایک ابھار پر ہاتھ پڑتے ہی اس نے ابھار کو اندر کی طرف دبا دیا ۔ سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ دو حصوں میں سمٹ کر دیواروں میں دھنستا چلا گیا اور ماسٹر جوزو اس دروازے میں داخل ہو گیا ۔ چند ہی

لمحوں کے بعد وہ اس کالونی کے عقب میں موجود ایک اور کالونی کی کوٹھی میں تھا جو اس نے شاید پہلے سے ہی اس مقصد کے لئے وہاں بنوا رکھی تھی ۔ کوٹھی بالکل خالی تھی ۔ البتہ پورچ میں ایک کار موجود تھی ۔ ماسٹر جوزو کوٹھی سے نکل کر کار میں آ بیٹھا ۔ چند ہی لمحوں میں وہ گیٹ کھول کر کار میں سوار وہاں سے نکلا جا رہا تھا ۔ وہ کار کو تھرڈ لائن سے مخالف سمت میں لے جا رہا تھا تاکہ بلیک جیک، کلاسٹا اور ان کے ساتھیوں کی نظر میں نہ آسکے ۔ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ شہر کی طرف جانے والی سڑک پر آ گیا اور پھر وہ شہر میں داخل ہو کر مختلف سڑکوں پر کار دوڑاتا چلا گیا ۔ اس کے ذہن میں بلیک جیک اور کلاسٹا چپکے ہوئے تھے جنہیں اس نے سپر کلب کے چاروں طرف سے بند تہہ خانے میں پھینک دیا تھا ۔ اس تہہ خانے سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا اور پھر ماسٹر جوزو نے اس تہہ خانے میں زہریلی گیس بھی پھیلا دی تھی جس سے چند ہی لمحوں میں ان دونوں کو ہلاک ہو جانا چاہئے تھا لیکن نہ ہی ان پر زہریلی گیس کا اثر ہوا تھا اور وہ بند تہہ خانے سے یوں نکل آئے تھے جیسے وہ سرے سے اس تہہ خانے میں گرے ہی نہ ہوں ۔

ماسٹر جوزو اصل ریڈ نوٹ بک کی معلومات حاصل کرنے کے لئے اس سپیشل ہیڈ کوارٹر میں آیا تھا ۔ وہ اس سیکرٹ ایجنٹ سے سر افتخار کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا جس نے سر افتخار کا میک اپ کر رکھا تھا ۔ ماسٹر جوزو کو یقین تھا کہ اگر وہ اصل سر

افتخار تک پہنچ جائے تو وہ اس سے اصل ریڈ نوٹ بک کے بارے میں اگلوا لے گا ۔

اس نے اپنے آدمیوں کو اس ہوٹل میں بھی بھیجا تھا جہاں نقلی سر افتخار ملٹری کے آر سیکشن کے کرنل طارق سے ملنے جا رہا تھا اور سر افتخار کے ڈرائیور کے روپ میں اس کے ساتھی اقبال نے اسے اس ہوٹل کے بارے میں بتایا تھا اور اس نے خود سر افتخار کو فون پر کرنل طارق سے بات کرتے سنا تھا ۔ اقبال نے ہوٹل برگنزا کے جس کمرے کے بارے میں بتایا تھا وہاں سے ماسٹر جوزو کے آدمیوں نے کرنل طارق کو اغوا کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس سے پہلے کہ اس کے آدمی ہوٹل برگنزا پہنچتے کرنل طارق وہاں سے نکل چکا تھا ۔

ماسٹر جوزو کو نہ جانے کیوں یقین تھا کہ اصلی ریڈ نوٹ بک اس ایس ایس آر میں ہی موجود ہے جہاں سے وہ کلاسٹا کے ساتھ نقلی ریڈ نوٹ بک اڑا لایا تھا ۔ اسے اس کنٹرول روم کے آپریٹر کرنل اسلم پر شک تھا جس نے کلاسٹا کو اس لاکر کے بارے میں بتایا تھا مگر وہاں سے نقلی ریڈ نوٹ بک حاصل ہوئی تھی ۔ ماسٹر جوزو کو صاف لگ رہا تھا کہ اس کنٹرول روم کے آپریٹر کرنل اسلم نے جان بوجھ کر انہیں غلط لاکر کے بارے میں بتایا تھا اور اصلی ریڈ نوٹ بک وہاں موجود دوسرے کسی لاکر میں ہی ہو گی ۔ کلاسٹا نے گو اس کنٹرول روم آپریٹر پر شدید تشدد کیا تھا اور اس کے زندہ بچ جانے کے چانس بے حد کم تھے لیکن اس کے باوجود ماسٹر جوزو ایک بار پھر اس اولڈ فورٹ کے

ایس ایس آر میں جانا چاہتا تھا۔ اگر کرنل اسلم زندہ ہوتا تو وہ اس سے اصلی ریڈ نوٹ بک کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کرتا ورنہ وہ ان تمام لاکروں کو توڑ کر ان میں سے خود ریڈ نوٹ بک کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہاں چونکہ انہوں نے باقاعدہ خوفناک حملہ کیا تھا جس کے نتیجے میں اب تک اس ایریئے کو یقینی طور پر ملٹری نے سنبھال لیا ہو گا اس لئے وہاں پہنچنا ماسٹر جوزو کو مشکل نظر آ رہا تھا۔

اس کی اطلاعات کے مطابق اولڈ فورٹ کے ایس ایس آر سے تمام چیزوں کو اپنی نگرانی میں نکلوا کر اور حفاظت میں لے کر دوسری جگہ پہنچانے کی ذمہ داری اس کرنل طارق کی ہی تھی اور کرنل طارق تک پہنچنے کے لئے اسے لامحالہ سرافتخار کی تلاش تھی جس کا پتہ اسے صرف وہ سیکرٹ ایجنٹ ہی بتا سکتا تھا جس نے سرافتخار کا میک اپ کر کے اس کی جگہ لے رکھی تھی۔

اب جبکہ ماسٹر جوزو اس ایجنٹ سے معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا تو اچانک اس کے ہیڈ کوارٹر پر بلیک جیک اور کلاستا نے حملہ کر دیا تھا۔ انہوں نے جس طرح ہیڈ کوارٹر کا سائنسی حفاظتی نظام معطل کیا تھا اس سے ماسٹر جوزو کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ پوری طرح سے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ جما لیں گے اور وہاں ان کے آنے کا مقصد صرف ماسٹر جوزو تک پہنچنے کا ہی ہو سکتا تھا اس لئے ماسٹر جوزو نے خفیہ راستے سے وہاں سے نکل جانے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

کار چلاتا ہوا وہ انہی خیالوں میں گم اپنے تیسرے ہیڈ کوارٹر میں آ گیا۔ یہ بھی پہلی عمارت کی طرح بڑی اور ہر قسم کے ساز و سامان سے آراستہ عمارت تھی اور اس ہیڈ کوارٹر کا نام زیرو ون تھا۔ ماسٹر جوزو نے عمارت کے گیٹ پر کار لے جا کر روک دی۔ اس نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو عمارت کا گیٹ خودکار سسٹم کے تحت کھلتا چلا گیا۔ جیسے ہی گیٹ کھلا ماسٹر جوزو کار اندر لے گیا اور اس نے کار پورچ میں روک دی۔ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا اور ورزشی جسامت والا نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ ماسٹر جوزو کار سے نکلا تو اس نوجوان نے اسے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"جورڈن کہاں ہے"۔ ماسٹر جوزو نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ آپریشن روم میں موجود ہے ماسٹر"۔ نوجوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔ ماسٹر جوزو نے کہا اور وہ تیزی سے اندرونی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ ایک بڑے اور سائنسی مشینوں سے آراستہ کمرے میں داخل ہو رہا تھا جہاں ایک نوجوان موجود تھا۔ ماسٹر جوزو کو اندر آتے دیکھ کر وہ اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ایس ایس آر کے بارے میں کیا رپورٹ ہے جورڈن"۔ ماسٹر جوزو نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ایس ایس آر میں ملٹری پہنچ چکی ہے ماسٹر اور انہوں نے وہاں سے بڑے بڑے باکس نکال کر بند باڈی کے سپیشل ٹرکوں میں لوڈ کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ وہاں سے لاشوں اور زخمیوں کو بھی نکالا جارہا ہے"۔ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک مشن کا بٹن پریس کیا تو سکرین روشن ہو گئی اور اس پر اولڈ فورٹ کا منظر نظر آنے لگا جس پر ماسٹر جوزو اور کلاسٹا نے ریڈ کر کے ریڈ نوٹ بک حاصل کی تھی۔ ماسٹر جوزو چونکہ ایک ذہین ایجنٹ تھا اس نے گو اولڈ فورٹ سے کلاسٹا کے ساتھ ریڈ نوٹ بک حاصل کر لی تھی لیکن اس کے باوجود وہ اولڈ فورٹ کو مکمل طور پر اپنی نظروں میں رکھنا چاہتا تھا تاکہ وہ وہاں پر موجود دوسری اہم سائنسی ایجادات اور فارمولوں کے بارے میں تفصیلات حاصل کر سکے اور موقع ملنے پر اسے اگر دوبارہ حملہ کرنا پڑے تو اسے ان مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس مقصد کے لئے وہ واپسی پر اولڈ فورٹ میں ایک ایسا سائنسی آلہ چھپا آیا تھا جس سے نکلنے والی ریز ہر طرف پھیل جاتی تھیں اور ان ریز کی مدد سے وہ اولڈ فورٹ کو اندر اور باہر سے پوری طرح سے آسانی سے چیک کر سکتا تھا اور جس کا کنٹرولنگ سسٹم اس ہیڈ کوارٹر زیرو ون میں موجود تھا۔ نقلی ریڈ نوٹ بک دیکھ کر ماسٹر جوزو پریشان ہو گیا تھا۔ پھر اسے اپنے اس سائنسی آلے کا خیال آیا جو وہ اولڈ فورٹ میں لگا آیا تھا۔ سپیشل پوائنٹ پر جا کر اس نے سب سے پہلے جورڈن کو کال کر کے اسے اولڈ فورٹ پر نظر رکھنے کے لئے کہا

تھا اور اب جبکہ اس کے سپیشل پوائنٹ پر بلیک جیک، کلاسٹا اور اس کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا تھا اس لئے ماسٹر جوزو فوری طور پر وہاں سے نکل کر اس طرف آگیا تھا اور اب وہ سکرین پر اولڈ فورٹ کو دیکھ رہا تھا جہاں ہر طرف ملٹری ہی ملٹری پھیلی ہوئی تھی۔ باہر بڑے بڑے بند باڈی کے ٹرک موجود تھے جس میں فوجی اولڈ فورٹ سے بڑے بڑے سیلڈ بکس نکال کر لوڈ کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ وہاں بے شمار فوجی جیپیں اور ایمبولینس گاڑیاں موجود تھیں۔ ایمبولینس گاڑیوں میں زخمیوں کو ڈالا جارہا تھا۔

"ہونہہ۔ اس میں کرنل طارق کون ہو سکتا ہے"۔ ماسٹر جوزو نے سکرین پر غور سے فوجیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ مشین پر لگا ایک ڈائل گھمانے لگا۔ اس ڈائل سے وہ ان فوجیوں کے کلوز اپ لے رہا تھا۔ پھر ایک نوجوان کو دیکھ کر اس نے اس کا کلوز اپ لیا اور پھر اس کے سینے پر لگے بیج کو کلوز کر لیا جس پر صاف الفاظ میں کرنل طارق لکھا ہوا تھا۔ وہی اپنے تمام ساتھیوں کو ہدایات دیتا نظر آرہا تھا۔

"تو یہ ہے کرنل طارق"۔ ماسٹر جوزو نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔

"ماسٹر۔ سر کلب تباہ کر دیا گیا ہے"۔ جورڈن نے کہا جو اب تک خاموش کھڑا تھا۔ اس کی بات سن کر ماسٹر جوزو بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ کس نے اطلاع دی ہے تمہیں "۔ ماسٹر جوزو نے کہا ۔ اس کے چہرے پر شدید غصے اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" سارسن کی کال آئی تھی ۔ اس نے بتایا ہے کہ سپر کلب پر ڈگلس اور اس کے آدمیوں نے حملہ کیا تھا ۔ جب ڈگلس اور اس کے بے شمار ساتھی حملہ کی نیت سے سپر کلب میں داخل ہو رہے تھے تو اس وقت سارسن کلب سے باہر تھا ۔ اس نے ڈگلس کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ کلب کے خفیہ راستوں کی طرف جاتے دیکھا تھا ۔ وہ چونکہ ڈگلس کو اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اس نے مجھے کال کر کے فوراً اطلاع دے دی تھی ۔ میں نے آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن آپ سے کسی طرح سے رابطہ ہی نہیں ہو رہا تھا جس پر میں نے سارکو سے رابطہ کیا مگر اس وقت تک ڈگلس اور اس کے ساتھی کلب پر ٹوٹ پڑے تھے ۔ انہوں نے وہاں کسی کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اور انہوں نے شدید فائرنگ کر کے اور بم پھینک کر کلب کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی "۔ جارڈن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈگلس بلیک جیک کا آدمی ہے ۔ اس کی مدد سے بلیک جیک اور کلاسٹا تہہ خانے سے نکلنے میں کامیاب ہوئے ہوں گے "۔ ماسٹر جوزو نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔

" ڈگلس سٹار کلب کا مینجر ہے ماسٹر ۔ انتہائی خطرناک اور سفاک انسان ہے ۔ مجھے اس کے کلب اور اس کی رہائش گاہ کا علم ہے ۔ اگر آپ کہیں تو میں اپنے آدمیوں سے کہہ کر اس کے کلب پر جوابی

کارروائی کروا دوں ۔ ہم اس کی رہائش گاہ کو بھی بموں سے اڑا دیں گے "۔ جورڈن نے کہا۔

" نہیں ۔ فی الحال اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ تم یہ بتاؤ ہیلی کاپٹر کس پوزیشن میں ہے "۔ ماسٹر جوزو نے سر جھٹک کر پوچھا۔

" وہ اوکے پوزیشن میں ہے ماسٹر اور اس کا فیول ٹینک بھی فل ہے "۔ جورڈن نے کہا۔

" گڈ ۔ کیا تم ہیلی کاپٹر اڑا سکتے ہو "۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" یس باس "۔ جورڈن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔ تو پھر جا کر تم ہیلی کاپٹر کو سٹارٹ کرو میں وہیں آ رہا ہوں ہمیں فوری طور پر اس اولڈ فورٹ کی طرف جانا ہے "۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔

" اولڈ فورٹ ۔ لیکن ماسٹر وہاں تو ملٹری ہے ۔ اور "۔ جورڈن نے چونک کر کہا۔

" فضول باتیں مت کرو ۔ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو "۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو جورڈن بری طرح سہم گیا۔

" یس ۔ یس ماسٹر "۔ جورڈن نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا ۔ ماسٹر جوزو مشین کے ڈائل کو گھماتے ہوئے اولڈ فورٹ میں موجود افراد کو چیک کرنے لگا پھر اس کی نظر ایک شخص پر پڑی تو وہ چونک پڑا ۔ وہ شخص اولڈ فورٹ کے ایس ایس آر کے کنٹرول روم کا آپریٹر کرنل اسلم تھا جس پر کلاسٹا نے

تشدد کیا تھا اور اس نے انہیں ریڈ نوٹ بک کے لاکر کے بارے میں بتایا تھا۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا اور اب اولڈ فورٹ کے ایک حصے میں چند دوسرے افراد کے ساتھ اس کی بھی لاش پڑی ہوئی تھی۔ ان لاشوں کو سفید کپڑوں سے ڈھانپ دیا گیا تھا مگر چونکہ ان کے چہرے ڈھکے ہوئے نہیں تھے اس لئے ماسٹر جوزو نے کرنل اسلم کو فوراً پہچان لیا تھا۔ کرنل اسلم کی لاش دیکھتے ہی ماسٹر جوزو نے مشین پر لگے ہوئے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اس نے اس نوجوان کا اور زیادہ کلوز اپ کیا اور پھر اس نے جلدی سے مشین کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اچانک سکرین پر کرنل اسلم کا ڈھانچہ سا نظر آنے لگا جیسے ایکسرے مشین پر انسانی ہڈیاں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ اس ڈھانچے پر چند دھبے دکھائی دے رہے تھے جو خاصے مدہم تھے۔ ماسٹر جوزو غور سے ان دھبوں کو دیکھنے لگا پھر اس نے ایک بڑے سے دھبے کو کلوز اپ میں لیتے ہوئے مشین کا ایک اور بٹن پریس کیا تو سکرین پر جھماکا ہوا اور سکرین پر سرخ رنگ کی ایک نوٹ بک دکھائی دینے لگی۔ ریڈ نوٹ بک دیکھ کر ماسٹر جوزو بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ تو میرا اندازہ صحیح ہے۔ اصلی ریڈ نوٹ بک اس کرنل اسلم کے پاس ہے"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔ اس نے جلدی سے مشین کو آپریٹ کر کے منظر تبدیل کیا اور ماحول کو چیک کرنے لگا۔ وہاں ایمبولینس ضرور موجود تھیں مگر وہ صرف وہاں سے زخمیوں کو نکال کر

لے جا رہی تھیں۔ لاشوں کو جس انداز میں وہاں رکھا گیا تھا اس سے صاف پتہ چلتا تھا کہ انہیں وہاں سے جلد اٹھا لے جانے کا ان کے پاس کوئی انتظام نہیں ہے۔ وہ اولڈ فورٹ سے زخمیوں یا پھر سائنسی ایجادات کے باکسز کو لے جا رہے تھے۔ ماسٹر جوزو کو دوسری سائنسی ایجادات سے کوئی سروکار نہیں تھا اسے تو اس ریڈ نوٹ بک کی فکر تھی جس میں ڈاکٹر ثاقب کا تحریر کردہ آئی بی فارمولا درج تھا اور وہ ریڈ نوٹ بک کرنل طارق یا کسی اور کے ہاتھ نہیں لگی تھی بلکہ کرنل اسلم کی لاش کی جیب میں موجود تھی جسے تا حال اس کی جیب سے نہیں نکالا گیا تھا۔

ریڈ نوٹ بک کو دیکھ کر ماسٹر جوزو کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے جلدی سے مشین کو آف کیا اور پھر پلٹ کر تیزی سے بھاگتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا وہ عمارت کے عقب میں موجود کھلے حصے میں آگیا جہاں ایک چھوٹا مگر تیز رفتار ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ تھا اور اس کے پر تیزی سے گردش کر رہے تھے۔ پائلٹ سیٹ پر جورڈن موجود تھا جو کانوں پر ہیڈ فون چڑھائے اس طرف دیکھ رہا تھا۔ ماسٹر جوزو جھکے جھکے انداز میں بھاگتا ہوا ہیلی کاپٹر کے پاس آگیا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھولا اور پائلٹ سیٹ کی سائیڈ والی سیٹ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

" تمہارے پاس بی ایکس بم ہیں"۔ ماسٹر جوزو نے جورڈن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس ماسٹر۔ سٹور روم میں بی ایکس بم کافی تعداد میں ہیں"۔ جورڈن نے کانوں سے ہیڈ فون اتارتے ہوئے کہا۔

"تو جاؤ جلدی جا کر لے آؤ"۔ ماسٹر جوزو نے کہا۔ جورڈن اثبات میں سر ہلایا اور پھر ہیڈ فون سائیڈ پر رکھ کر وہ ہیلی کاپٹر دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا اور تیزی سے مگر جھکے جھکے انداز عمارت کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس ہاتھوں میں ایک وزنی بیگ تھا۔ ماسٹر جوزو نے اس سے بیگ لیا اسے پائلٹ سیٹ پر آنے کو کہا تو جورڈن دوبارہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھا۔

"چلو۔ ہمیں جلد سے جلد اولڈ فورٹ کی طرف جانا ہے"۔ ماسٹر جوزو نے ہیڈ فون پہنتے ہوئے کہا تو جورڈن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے بھی کانوں پر ہیڈ فون چڑھا لیا۔ پھر اس نے ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھال کر اسے فضا میں بلند کیا اور پھر ہیلی کاپٹر بلندی پر آ کر نہایت تیزی رفتاری سے ایک طرف اڑتا چلا گیا۔

ہیلی کاپٹر چھوٹا ہونے کی وجہ سے خاصا تیز رفتار تھا۔ تقریباً بیس منٹ میں وہ اولڈ فورٹ پہنچ گئے تھے۔ اولڈ فورٹ کی طرف جاتے ہوئے ماسٹر جوزو نے جورڈن کو ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کرنے کو کہا تھا۔ جورڈن نے ہیلی کاپٹر کی رفتار کم کی اور اسے مناسب ہائٹ پر لے آیا۔ ماسٹر جوزو اولڈ فورٹ کے ارد گرد پھیلی ہوئی ملٹری کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے جورڈن کو ہدایات دیں تو جورڈن ہیلی کاپٹر کو اولڈ

فورٹ کے ارد گرد چکرانے لگا تب ماسٹر جوزو نے بیگ سے بی ایکس بم نکالے اور پھر اس نے ان بموں کو اولڈ فورٹ کے ارد گرد پھیلی ہوئی ملٹری پر برسانا شروع کر دیا۔ نیچے زور دار دھماکوں سے ارد گرد ماحول گونج اٹھا تھا اور ہر طرف بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔

ہیلی کاپٹر سے برسنے والے بموں کی وجہ سے ملٹری کے افراد بھاگ بھاگ کر ادھر ادھر پوزیشنیں لینے میں مصروف ہو گئے تھے۔ بم دھویں کے تھے۔ وہاں ہر طرف کثیف دھواں سا پھیلتا جا رہا تھا۔ جواب میں ملٹری نے بھی ہیلی کاپٹر پر فائرنگ شروع کر دی تھی لیکن جورڈن نے ہیلی کاپٹر کو فائرنگ رینج سے خاصا بلند رکھا تھا جس کی وجہ سے گولیاں ہیلی کاپٹر کے قریب بھی نہیں آ رہی تھیں۔

ماسٹر جوزو نے دھویں کے بم پھینک کر وہاں کسی کو بھی سنبھلنے کا موقع نہیں دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اگلے دس منٹ میں وہاں ملٹری اور دوسری فورسز کے افراد الٹے سیدھے گرے پڑے نظر آ رہے تھے۔ ماسٹر جوزو نے خاص طور پر بی ایکس بم استعمال کئے تھے جن سے نکلنے والے دھویں نے ایک لمحے میں ان سب کو بے ہوش کر دیا تھا ماسٹر جوزو نے اولڈ فورٹ پر بھی چند بم پھینک دیئے تھے تاکہ اولڈ فورٹ میں موجود افراد بھی بے ہوش ہو جائیں۔ اس نے دوربین سے وہاں کا ماحول چیک کیا اور پھر اس نے جورڈن کو گیس ماسک پہن کر ہیلی کاپٹر نیچے لے جانے کا حکم دے دیا اور خود بھی گیس ماسک پہن لیا۔ جورڈن ہیلی کاپٹر کو نیچے لے آیا اور اس نے ہیلی کاپٹر

کو پختہ سڑک پر اتار لیا۔ ماسٹر جوزو نے بیگ سے مشین پسٹل نکالا اور ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول کر نیچے آ گیا۔

" تم یہیں رکو میں ابھی چند لمحوں میں آتا ہوں"۔ ماسٹر جوزو نے چیخ کر جورڈن سے مخاطب ہو کر کہا تو جورڈن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ماسٹر جوزو منہ پر گیس ماسک چڑھائے تیزی سے اولڈ فورٹ کی جانب دوڑتا چلا گیا۔

دھوئیں کے بموں سے اس نے وہاں موجود تمام افراد کو بے ہوش کر دیا تھا لیکن وہاں چونکہ ملٹری تھی اور ان کے پاس بھی گیس ماسک ہو سکتے تھے اور گیس ماسک کی وجہ سے وہ بے ہوش ہونے سے بچ سکتے تھے اس لئے ماسٹر جوزو مشین پسٹل لے کر احتیاط سے اولڈ فورٹ کے اس حصے کی طرف جا رہا تھا جہاں لاشیں موجود تھیں۔

اولڈ فورٹ کے گرد موجود تقریباً تمام افراد بے ہوش پڑے تھے۔ ان کے پاس چونکہ گیس ماسک نہیں تھے اس لئے وہ بی ایکس بموں کے زود اثر دھوئیں سے نہ بچ سکے تھے۔ یہ بات ماسٹر جوزو کے حق میں جاتی تھی اس لئے اسے اولڈ فورٹ میں پہنچنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا۔ اولڈ فورٹ کے اس حصے میں پہنچ کر جہاں لاشیں پڑی تھیں ماسٹر جوزو کنٹرول روم کے اس آدمی کو تلاش کرنے لگا جس کے لباس میں اس نے ویژن سکرین پر ریڈ نوٹ بک دیکھی تھی۔ جلد ہی اسے وہ آدمی نظر آ گیا۔ ماسٹر جوزو نے جلدی سے اس کے لباس سے ریڈ نوٹ بک کو نکال لیا۔ اس نے نوٹ بک کو کھول کر دیکھا اور پھر اس پر

آئی بی اور ڈاکٹر ثاقب کا نام دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ نوٹ بک میں سائنسی تحریر درج تھی جو لامحالہ آئی بی فارمولے کی تحریر تھی۔ تحریر گو کوڈ میں تھی مگر اس کوڈ کو ماسٹر جوزو آسانی سے سمجھ سکتا تھا۔ اس نے ریڈ نوٹ بک کو جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے فورٹ سے نکل کر باہر آ گیا اور نہایت تیزی سے بھاگتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ ہیلی کاپٹر میں تھا۔ اس کے ہیلی کاپٹر میں آتے ہی جورڈن نے ہیلی کاپٹر اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ کافی بلندی پر لا کر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور پھر ہیلی کاپٹر نہایت تیزی سے اس کے زیرو ون ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کامیابی ماسٹر جوزو کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔ اس نے نہایت عقلمندی اور ہوشیاری سے آئی بی فارمولے کی اصل ریڈ نوٹ بک حاصل کر لی تھی جس کے لئے ایکریمیا کا سپیشل ایجنٹ بلیک جیک اور اسرائیل کی لیڈی ایجنٹ مادام کلاسٹا سرگرداں تھے مگر کامیابی گریٹ لینڈ کے ایجنٹ ماسٹر جوزو کے حصے میں ہی آئی تھی۔

" تم مجھے زیرو ون ہیڈ کوارٹر پہنچا کر ہیلی کاپٹر کو تھری سکس پوائنٹ پر لے جانا اور اسے انڈر گراؤنڈ کر دینا تاکہ کوئی ہمارا سراغ نہ لگا سکے"۔ ماسٹر جوزو نے جورڈن سے مخاطب ہو کر کہا تو جورڈن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ماسٹر جوزو کو زیرو ون ہیڈ کوارٹر میں اتارا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر واپس اڑا لے گیا۔

ماسٹر جوزو ہیڈ کوارٹر میں آکر خاصا مطمئن نظر آ رہا تھا۔ وہ اپنے سپیشل روم میں آگیا اور اس نے ریڈ نوٹ بک کو سپیشل روم میں موجود ایک لاکر میں محفوظ کیا اور پھر اپنے آفس میں آکر ایک ایزی چیئر پر بیٹھ گیا۔ اس نے ملازم کو کہہ کر اپنے لئے اپنی مخصوص شراب منگوائی۔ ابھی اس نے گلاس میں شراب انڈیل کر اس کے دو تین سپ ہی لئے ہوں گے کہ اچانک اسے یکلخت تیز اور انتہائی ناگوار بو کا احساس ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا اچانک اس کے ذہن پر تاریک پردہ سا آگرا۔ اس نے سر جھٹک کر تاریکی کو دور کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ تیز اور ناگوار بو نے اس کے دماغ پر فوراً اثر کر کے اسے بے ہوشی کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل دیا تھا۔

"ہونہہ۔ ماسٹر جوزو ہمیں اس سپیشل پوائنٹ پر بھی نہیں ملا۔ آخر وہ کہاں جا سکتا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ ریڈ نوٹ بک لے کر اس ملک سے نکل گیا ہو"۔ کلاسٹا نے پریشانی کے عالم میں سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ماسٹر جوزو کے سپیشل پوائنٹ پر ریڈ کر کے اور وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر کے اور اس پوائنٹ کو بموں سے اڑا کر واپس آگئے تھے۔ بلیک جیک نے سائنسی آلات سے سپیشل پوائنٹ کو مکمل طور پر چیک کر لیا تھا لیکن انہیں وہاں نہ ریڈ نوٹ بک ملی تھی اور نہ ہی ماسٹر جوزو کا کچھ پتہ چلا تھا۔ البتہ انہیں وہاں ماسٹر جوزو کی موجودگی اور اس کے فرار ہونے والے راستے کا علم ضرور ہو گیا تھا۔ اس راستے پر وہ ماسٹر جوزو کے پیچھے گئے تھے مگر اتنی دیر میں ماسٹر جوزو وہاں سے نکل چکا تھا۔ تب بلیک جیک اور کلاسٹا واپس آگئے تھے اور وہ اس وقت اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے۔

"کیوں پریشان ہو رہی ہو کلاسٹا۔ ماسٹر جوزو اتنی جلدی گریٹ لینڈ واپس کیسے جا سکتا ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"کیوں۔ کیوں نہیں جا سکتا وہ گریٹ لینڈ۔ کون روک سکتا ہے اسے گریٹ لینڈ جانے سے۔ تم نہیں جانتے بلیک جیک ماسٹر جوزو کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ وہ ریڈ نوٹ بک لے کر یا تو خود گریٹ لینڈ جا چکا ہو گا یا پھر اس نے کسی اور ذریعے سے اس ریڈ نوٹ بک کو گریٹ لینڈ روانہ کر دیا ہو گا۔ دونوں صورتوں میں کامیابی ماسٹر جوزو حاصل کر چکا ہے اور ہم۔ ہونہہ۔ ہم یہاں بیٹھے تماشہ دیکھ رہے ہیں"۔ کلاسٹا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر جوزو میرے ساتھ کام کر چکا ہے کلاسٹا اور میں اس کی فطرت سے واقف ہوں۔ اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں اور تم ابھی زندہ ہیں اور جب تک ہم زندہ ہیں اس کا پیچھا آسانی سے نہیں چھوڑیں گے۔ اگر اس نے گریٹ لینڈ جانے یا وہاں ریڈ نوٹ بک پہنچانے کی کوشش کی تو ہم فوراً گریٹ لینڈ پہنچ جائیں گے اور گریٹ لینڈ میں جا کر ہم کیا کر سکتے ہیں یہ وہ اچھی طرح جانتا ہے اس لئے وہ یہیں رک کر انتظار کرے گا۔ ہم اس کے ٹارگٹ ہیں۔ ہمیں ہلاک کئے بغیر نہ وہ گریٹ لینڈ جائے گا اور نہ ریڈ نوٹ بک کو وہاں بھیجنے کا خطرہ مول لے گا"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے پہلے وہ ہمارا خاتمہ کرے گا اور پھر ریڈ نوٹ بک گریٹ لینڈ لے جائے گا"۔ کلاسٹا نے حیران ہوتے ہوئے

کہا۔

"ہاں۔ وہ ایسی ہی فطرت کا مالک ہے۔ ہمیں زندہ چھوڑنے کا خطرہ وہ کبھی نہیں مول لے گا"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"تو کیا ہم اس کے انتظار میں اسی طرح بیٹھے رہیں گے"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ ہمارے خلاف کوئی ایکشن لے ہم اس کی شہ رگ تک پہنچ جائیں گے اور اس بار کسی بھی طرح اسے بچ نکلنے کا موقع نہیں دیں گے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے تم جانتے ہو کہ ماسٹر جوزو اس وقت کہاں چھپا بیٹھا ہو گا"۔ کلاسٹا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھ لینا ابھی کچھ ہی دیر میں اطلاع آ جائے گی کہ ماسٹر جوزو کہاں ہے"۔ بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ کلاسٹا مزید کوئی بات کرتی اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور بلیک جیک نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈی ایس کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"۔ ٹرانسمیٹر سے ڈگلس کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس بی جے اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"باس۔ میں نے پوائنٹ زیرو ون کو ٹریس کر لیا ہے۔ ایم جے اس پوائنٹ میں موجود ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ڈگلس نے کہا

تو بلیک جیک کے ساتھ ساتھ کلاسٹا کی آنکھوں میں بھی چمک آ گئی ۔ ایم جے سے اس کی مراد ماسٹر جوزو تھی ۔

" اوہ گڈ ۔ کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ ایم جے وہیں موجود ہے ۔ اوور " ۔ بلیک جیک نے جلدی سے کہا ۔

" یس باس ۔ آپ نے ماسٹر جوزو کے جن ٹھکانوں کی فائل مجھے دی تھی اس میں ایک پوائنٹ زیرو ون بھی تھا ۔ میں نے پوائنٹ زیرو ون پر آرکم سائیکی ریز فائر کی تو مجھے عمارت کا اندرونی حصہ نظر آنے لگا ۔ میں نے اور میرے آدمیوں نے آپ کے حکم کے مطابق پوائنٹ زیرو ون کو تلاش کر کے اس کا محاصرہ کر لیا تھا ۔ ابھی چند لمحے پہلے ایک ہیلی کاپٹر آیا تھا ۔ اس میں پائلٹ کے ساتھ ایم جے بھی موجود تھا ۔ ہیلی کاپٹر عمارت کے اندر اتر گیا اور پھر دوبارہ بلند ہوا تو اس میں ایم جے موجود نہیں تھا جو لازماً اس عمارت میں اتر گیا ہے ۔ اوور " ۔ ڈگلس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" ہیلی کاپٹر ۔ اوہ ۔ ایم جے نے اس پسماندہ ملک میں ہیلی کاپٹر کی بھی سہولت حاصل کر رکھی ہے ۔ بہرحال تم وہی کرو جس کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا ۔ اس عمارت میں ہر طرف ڈی ون فائر کر دو تاکہ پوائنٹ زیرو ون کا ہر شخص بے ہوش ہو جائے ۔ ایم جے اور اس کے ساتھیوں کو اس بار وہاں سے نہیں نکلنا چاہئے ۔ سمجھے تم ۔ اوور " ۔ بلیک جیک نے کہا ۔

" یس باس ۔ میں پوائنٹ زیرو ون کے ساتھ اردگرد کی عمارتوں

میں بھی ڈی ون فائر کر دیتا ہوں تاکہ ایم جے کا بچ نکلنے کا کوئی سکوپ نہ رہے ۔ اوور " ۔ ڈگلس نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا ۔ مجھے پوائنٹ زیرو ون کا پتہ معلوم ہے لیکن میں یہاں کے راستوں کی تفصیل نہیں جانتا اس لئے تم مجھے پوائنٹ زیرو ون کا تفصیلی ایڈریس بتاؤ ۔ میں اور مادام کلاسٹا وہیں آ رہے ہیں ۔ اوور " ۔ بلیک جیک نے کہا تو ڈگلس اسے پوائنٹ زیرو ون کا پتہ بتانے لگا ۔

" اوکے ۔ ہم ابھی پہنچ رہے ہیں ۔ اوور اینڈ آل " ۔ بلیک جیک نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

" حیرت ہے ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا کہ ماسٹر جوزو کے اور ٹھکانے اور اس کا کوئی پوائنٹ زیرو ون بھی ہے جہاں تم نے ڈگلس اور اس کے ساتھیوں کو نگرانی کے لئے بھیج دیا تھا " ۔ کلاسٹا نے حیران ہو کر کہا ۔

" ماسٹر جوزو کے سر کلب سے مجھے ایک فائل ملی تھی ۔ اس فائل میں ماسٹر جوزو کے تمام اڈوں کی تفصیل موجود تھی ۔ ماسٹر جوزو کے یہاں کئی اڈے اور ٹھکانے ہیں جن میں سے اس نے تین اڈوں کو ہیڈ کوارٹر کا درجہ دے رکھا ہے ۔ سر کلب، دوسرا سپیشل پوائنٹ جہاں ہم نے ریڈ کیا تھا اور اس کا تیسرا ہیڈ کوارٹر زیرو ون ہے ۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ ماسٹر جوزو اس پوائنٹ پر ضرور جائے گا ۔ میں نے واپسی پر ڈگلس اور اس کے ساتھیوں کو اسی طرف روانہ کر دیا تھا " ۔

بلیک جیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اب کیا پروگرام ہے "۔ کلاسٹا نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

" میں نے ڈگلس کو کہہ دیا ہے کہ وہ پوائنٹ زیرو ون پر ڈی ون فائر کر دے۔ ڈی ون انتہائی تیز اور زود اثر گیس ہے جس کے اثر سے جاندار ایک لمحے میں بے ہوش ہو جاتا ہے چاہے وہ تہہ در تہہ، تہہ خانوں میں ہی کیوں نہ چھپا ہو۔ ڈی ون کا اثر ختم کرنے کے لئے اینٹی ڈی ون استعمال کرنا پڑتا ہے ورنہ اس گیس کے اثر سے بے ہوش ہونے والا انسان کسی بھی طرح ہوش میں نہیں آ سکتا اور اسی حالت میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ ڈی ون اور اینٹی ڈی ون خالصتاً میری ایجاد ہے اس لئے ماسٹر جوزو بلکہ ڈی ون کے اثر سے بے ہوش ہونے والے دوسرے انسان اس وقت تک ہوش میں نہیں آئیں گے جب تک میں انہیں خود جا کر اینٹی ڈی ون کے انجکشن نہ لگا دوں۔ اب ماسٹر جوزو پوری طرح ہمارے قابو میں ہے "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" گڈ۔ تو پھر چلیں "۔ کلاسٹا نے کہا۔

" ہاں۔ چلو "۔ بلیک جیک نے کہا اور پھر وہ دونوں کنٹرول روم سے نکل کر باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اپنی کار میں نہایت تیزی سے ماسٹر جوزو کے تیسرے ہیڈ کوارٹر پوائنٹ زیرو ون کی جانب اڑے جا رہے تھے۔ ان کے چہروں پر گہرا اطمینان تھا۔ کامیابی اور جیت کی وجہ سے ان کے رنگ کھلے پڑ رہے تھے۔ بلیک

جیک اپنے ساتھ اپنا مخصوص سائنسی آلات والا بیگ لینا نہ بھولا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ شہر سے باہر جانے والی سڑک پر آ گئے اور پھر مزید ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ مضافات کی جانب بنی ہوئی ایک نئی اور جدید طرز کی کالونی میں پہنچ گئے جہاں بڑی بڑی اور جدید طرز کی کوٹھیاں اور بنگلے موجود تھے۔ کالونی کے آخری سرے پر انہیں ڈگلس اور اس کے ساتھیوں کی کاریں دکھائی دے گئیں۔ بلیک جیک نے کار ان کاروں کے قریب لے جا کر روک دی۔ اسی لمحے ایک کار سے ڈگلس نکلا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا بلیک جیک کی کار کی طرف آ گیا۔ بلیک جیک اور کلاسٹا کار سے نکل آئے تھے۔

" کیا پوزیشن ہے "۔ قریب آنے پر بلیک جیک نے ڈگلس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" میں نے اس عمارت اور ارد گرد کی عمارتوں پر ڈی ون فائر کر دیا ہے باس۔ ان اطراف میں موجود تمام لوگ بے ہوش ہو چکے ہیں "۔ ڈگلس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" گڈ۔ ڈی ون فائر ہوئے کتنی دیر ہو گئی ہے "۔ بلیک جیک نے پوچھا۔

" تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا ہے باس "۔ ڈگلس نے کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ڈی ون کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے۔ ہمیں گیس ماسک پہن کر اندر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" یس باس۔ اسی لئے ہم نے بھی گیس ماسک اتار دیئے ہیں ورنہ ڈی ون کے اثر سے شاید ہم بھی نہ بچ سکتے تھے"۔ ڈگلس نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم سب یہیں رکو۔ میں اور مادام عمارت میں جائیں گے"۔ بلیک جیک نے کہا تو ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک جیک نے کار سے بیگ نکال کر کار کی چھت پر رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے عجیب اور پیچیدہ سی مشین نکالنے لگا۔ مشین نکال کر اس نے اس کے بٹن آن کئے تو اس چھوٹی مشین میں یکلخت جان سی پڑ گئی اور مشین پر لگے ہوئے بے شمار چھوٹے چھوٹے بلب جلنے اور بجھنے لگے۔ بلیک جیک نے بیگ سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا۔ اس ڈبے کے چاروں طرف نوکیلی اور لمبی لمبی تاریں لگی ہوئی تھیں جن کے سروں پر بلب لگے ہوئے تھے۔ بلیک جیک نے ڈبے پر لگے ایک بٹن کو پریس کیا تو وہ تمام بلب روشن ہو گئے اور ڈبے سے گھوں گھوں کی آوازیں آنے لگیں۔

بلیک جیک نے ڈبے کو مشین میں بنے ہوئے ایک خانے میں رکھا اور مشین کے مختلف بٹن دبانے لگا۔ ڈبے سے گھوں گھوں کی نکلنے والی آوازیں خاصی تیز ہو گئیں اور پھر اچانک شائیں کی زور دار آواز کے ساتھ ڈبہ فضا میں بلند ہوا اور کافی بلندی پر جا کر عین اس عمارت میں گرتا چلا گیا جو ماسٹر جوزو کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ جیسے ہی ڈبہ عمارت میں گرا اندر ایک دھماکہ سا ہوا اور پھر جس طرح فلیش چمکتی ہے اسی طرح ایک لمحے کے لئے تیز روشنی چمکی اور اس کے ساتھ

ہی بلیک جیک کے سامنے موجود مشینری سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور پھر اس پر موجود بلب بجھتے چلے گئے اور مشینری خود بخود آف ہو گئی۔ بلیک جیک نے اپنا بیگ کلاسٹا کو دے دیا تھا۔

" لو کلاسٹا۔ میں نے ماسٹر جوزو کے پوائنٹ زیرو ون کا تمام سائنسی نظام فیل کر دیا ہے۔ اب ہم آسانی سے اس عمارت میں جا سکتے ہیں"۔ بلیک جیک نے کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھے۔ فولادی گیٹ کے قریب جا کر بلیک جیک نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس کا بٹن پریس کیا تو کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ گیٹ کے آٹو لاک کھل گئے اور ساتھ ہی گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ بلیک جیک اور کلاسٹا گیٹ سے اندر آ گئے۔ سامنے بڑا سا لان تھا جہاں بے شمار مسلح آدمی مڑے تڑے انداز میں گرے پڑے تھے۔ بلیک جیک نے مڑ کر ڈگلس کو اشارہ کیا تو ڈگلس دوڑ کر اس کے قریب آ گیا۔

" یس باس"۔ ڈگلس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یہاں مسلح افراد موجود ہیں۔ ان سب کو یہاں سے اٹھا کر کسی کمرے میں ڈال دو اور ان سب کو گولیاں مار دو"۔ بلیک جیک نے کہا۔

" اوکے باس"۔ ڈگلس نے کہا اور اپنے مسلح آدمیوں کو عمارت میں آنے کا اشارہ کیا۔ بلیک جیک اور کلاسٹا آگے بڑھے اور مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے رہائشی حصے کی طرف آ گئے۔ احتیاط کے

پیش نظر انہوں نے مشین پسٹل ہاتھوں میں پکڑ لئے تھے۔ عمارت کے کمروں میں جھانکتے ہوئے وہ پوری عمارت میں چکراتے پھر رہے تھے۔ بلیک جیک ہر کمرے میں جا کر اسی ریموٹ کنٹرول نما آلے کا بٹن پریس کر رہا تھا جس پر ایک چھوٹی سی سکرین بھی لگی ہوئی تھی۔ سکرین بالکل صاف تھی۔ ایک کمرے میں آ کر بلیک جیک نے ریموٹ کنٹرول نما آلے کا بٹن پریس کیا تو اچانک آلے سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلی اور سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر یکلخت آڑی ترچھی لکیریں بن گئی تھیں اور ایک ایرو نے نیچے کی طرف اشارہ کرنا شروع کر دیا تھا۔

" نیچے تہہ خانہ ہے اور تہہ خانے کا راستہ اسی کمرے سے جاتا ہے"۔ بلیک جیک نے کلاسٹا سے مخاطب ہو کر کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک جیک آگے بڑھا اور ریموٹ کنٹرول نما آلے کی مدد سے کمرے کی دیواروں اور فرش کو چیک کرنے لگا۔ پھر ایک دیوار کے قریب آ کر اس نے ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس کیا تو اچانک اس پر ایک سبز رنگ کا بلب روشن ہو گیا۔ بلیک جیک کی آنکھوں میں تیز چمک سی آ گئی۔ اس نے ریموٹ کنٹرول نما آلے کو جیب میں ڈالا اور پھر وہ کمرے کی سپاٹ دیوار پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ دیوار کے ایک حصے میں اسے معمولی سا ابھار نظر آیا تو اس نے اس ابھار پر دباؤ ڈال دیا۔ جیسے ہی بلیک جیک نے ابھار پر دباؤ ڈالا ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور دیوار کے قریب فرش کا ایک حصہ

تیزی سے سمٹتا چلا گیا۔ نیچے سیڑھیاں جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

" اوہ۔ کیا تہہ خانے میں موجود افراد ڈی ون کا شکار ہو گئے ہوں گے"۔ کلاسٹا نے فرش کو ہٹتے اور وہاں سیڑھیاں نمودار ہوتے دیکھ کر کہا۔

" ہاں۔ ڈی ون گیس تہہ در تہہ بنے ہوئے تہہ خانوں میں بھی آسانی سے پہنچ جاتی ہے"۔ بلیک جیک نے جواب دیا تو کلاسٹا کے چہرے پر اطمینان سا آ گیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ سامنے راہداری اور بے شمار کمرے تھے۔ وہاں بھی مسلح افراد موجود تھے جو واقعی ڈی ون گیس کے اثر سے بے ہوش پڑے تھے۔ بلیک جیک اور کلاسٹا ان کمروں میں جھانکتے پھر رہے تھے۔ پھر ایک کمرے میں انہیں ماسٹر جوزو دکھائی دیا جو صوفے پر اوندھا پڑا تھا اس کے سامنے میز پر شراب کی بوتل اور گلاس الٹا پڑا تھا۔ شاید وہ شراب پینے میں مصروف تھا کہ ڈی ون گیس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو کر گر گیا تھا اور شراب کی بوتل اور گلاس الٹ گیا تھا۔

" لو۔ یہ رہا ہمارا دشمن"۔ بلیک جیک نے کہا تو کلاسٹا تیزی سے آگے بڑھی۔ اس نے ماسٹر جوزو کو سیدھا کیا اور اس کی نبض چیک کرنے لگی۔ ماسٹر جوزو کو دیکھ کر اس کے چہرے پر نفرت انگیز کھنچاؤ آ گیا تھا۔

" ہونہہ۔ اس کی بے ہوشی بتا رہی ہے کہ اسے اگلے کئی گھنٹوں تک ہوش نہیں آئے گا"۔ کلاسٹا نے ماسٹر جوزو کی نبض چیک کرتے

ہوئے کہا۔

"اینٹی ڈی ون کے بغیر اسے گھنٹوں بعد تو کیا کبھی ہوش نہیں آئے گا کلاسٹا"۔ بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا خیال ہے۔اسے ہوش میں لایا جائے یا پہلے ریڈ نوٹ بک کو تلاش کیا جائے۔یہ یہاں موجود ہے تو لازماً ریڈ نوٹ بک بھی یہیں کہیں ہو گی"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے وقت ضائع کرنے کی۔اسے ہوش میں لا کر پوچھتے ہیں۔یہ نہ صرف ریڈ نوٹ بک کے بارے میں بتائے گا بلکہ ریڈ نوٹ بک خود لا کر ہمارے حوالے کر دے گا"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"ہونہہ۔یہ گریٹ لینڈ کا تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔کیا یہ آسانی سے زبان کھول دے گا"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"بلیک جیک تو پتھروں کو بھی بولنے پر مجبور کر دیتا ہے کلاسٹا۔یہ گوشت پوست کا انسان کیا چیز ہے"۔ بلیک جیک نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"دیکھ لو۔ایسا نہ ہو کہ یہ پھر ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے اور ہم منہ دیکھتے رہ جائیں"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔میں اسے اب بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دوں گا"۔ بلیک جیک نے کہا۔ بلیک جیک نے کلاسٹا سے اپنا بیگ لیا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔اس نے بیگ سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور اسے

کھولنے لگا۔کلاسٹا نے ماسٹر جوزو کو سیدھا کر کے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا تھا۔بلیک جیک نے ڈبہ کھول کر اس میں سے ایک سرنج اور انجکشن نکال لیا۔اس نے سرنج میں انجکشن بھرا اور پھر ماسٹر جوزو کے قریب آ گیا اور پھر اس نے سرنج کی سوئی ماسٹر جوزو کی گردن کے پاس ایک مخصوص رگ میں اتار دی اور انجکشن انجیکٹ کرنے لگا۔

"کیا یہ اینٹی ڈی ون ہے"۔ کلاسٹا نے پوچھا۔

"نہیں۔یہ بائیو آر ٹی ایس کا انجکشن ہے۔اس انجکشن سے ہوش میں آنے کے بعد اس کا سارا جسم مفلوج ہو جائے گا۔یہ سن سکے گا، بول سکے گا لیکن اپنے جسم کے کسی اعضاء کو سوائے آنکھوں اور زبان کے معمولی سی بھی حرکت نہیں دے سکے گا"۔ بلیک جیک نے کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پھر بلیک جیک نے ڈبے سے ایک اور انجکشن نکال کر ماسٹر جوزو کے بازو میں لگا دیا۔

"اب میں نے اسے اینٹی ڈی ون لگایا ہے۔اسے چند ہی لمحوں میں ہوش آ جائے گا"۔ بلیک جیک نے کہا۔اسی لمحے اچانک ماسٹر جوزو کے منہ سے کراہ نکلی اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔چند لمحے وہ جیسے دھندلائی ہوئی آنکھوں سے بلیک جیک اور کلاسٹا کو دیکھتا رہا پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تت۔تت۔تم"۔ ماسٹر جوزو کے منہ سے لکنت زدہ آواز نکلی۔

یہ محسوس کر کے کہ وہ سوائے آنکھوں اور زبان کے اپنے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہیں دے سکتا اس کی آنکھوں میں زمانے بھر کا خوف عود کر آیا تھا۔

" ہاں ماسٹر جوزو ۔ تم کیا سمجھے تھے کہ تم مجھے اور کلاسٹا کو تہہ خانے میں پھینک کر اور وہاں زہریلی گیس چھوڑ کر ہمیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے "۔ بلیک جیک نے اس کے سامنے آتے ہوئے طنزیہ اور نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لک ۔ کلاسٹا ۔ مم ۔ میں ۔ میں "۔ ماسٹر جوزو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ خوف اور وحشت کے باعث اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

" تم گریٹ لینڈ کے ایجنٹ ہو ماسٹر جوزو ۔ تم نے نہ صرف بلیک جیک کو بلکہ مجھے اور اسرائیل کو بھی دھوکہ دیا ہے ۔ تم بلیک جیک کو ڈبل کراس ایجنٹ کہہ رہے تھے جبکہ حقیقت میں ڈبل کراس ایجنٹ تم ہو "۔ کلاسٹا نے اس کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اور تم میرے ساتھ اتنا عرصہ کام کر کے مجھے ہی ہلاک کرنے چلے تھے ۔ کیوں "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" مم ۔ میں ۔ میں "۔ ماسٹر جوزو کے منہ سے نکلا ۔ خوف اور گھبراہٹ کے باعث اس سے کوئی جواب بن نہ پڑ رہا تھا۔

" تم نے مجھے اور بلیک جیک کو جو دھوکہ دیا ہے اس کے لئے تو شاید میں تمہیں معاف کر دوں مگر تم نے ڈبل کراس ایجنٹ بن کر

اسرائیل کو جو دھوکہ دیا ہے میں اس کے لئے تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی ۔ تم غدار ہو اور غداروں کی سزا صرف اور صرف موت ہوتی ہے "۔ کلاسٹا نے بھوکی شیرنی کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

" نن ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ نہیں کلاسٹا ۔ میں غدار نہیں ہوں ۔ مم ۔ میں ۔ میں "۔ ماسٹر جوزو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر جوزو ۔ ریڈ نوٹ بک کہاں ہے "۔ بلیک جیک نے سرد لہجے میں کہا۔

" ریڈ نوٹ بک "۔ ماسٹر جوزو کے منہ سے نکلا۔

" ہاں ۔ وہی ریڈ نوٹ بک جسے میں اولڈ فورٹ سے لائی تھی ۔ بتاؤ کہاں ہے وہ نوٹ بک "۔ کلاسٹا نے کہا۔

" وہ ریڈ نوٹ بک نقلی تھی کلاسٹا ۔ اس نوٹ بک کو علی عمران نے بدل دیا تھا "۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو اس کی بات سن کر کلاسٹا اور بلیک جیک چونک پڑے۔

" کیا مطلب "۔ کلاسٹا نے کہا۔

" ہم اولڈ فورٹ سے جو ریڈ نوٹ بک لائے تھے وہ اصلی نہیں تھی اس میں علی عمران نے بلیک جیک اور تمہارے لئے پیغام لکھا تھا "۔ ماسٹر جوزو نے کہا اور پھر اس نے اس نقلی ریڈ نوٹ بک میں درج عمران کا پیغام انہیں بتا دیا جسے سن کر بلیک جیک اور کلاسٹا حیرت زدہ رہ گئے۔

" اوہ ۔ اس کا مطلب ہے عمران نے وہاں اصلی نوٹ بک کی جگہ

نقلی نوٹ بک رکھوا دی تھی"۔ کلاسٹا کے منہ سے نکلا۔

"ہاں ۔ یہ سچ ہے ۔ وہ نوٹ بک میں نے سر کلب کے آفس میں ہی پھینک دی تھی ۔ اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں تو بے شک وہاں جا کر دیکھ لو ۔ نقلی نوٹ بک وہیں ہو گی"۔ ماسٹر جوزو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کلاسٹا اور بلیک جیک پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے جیسے کہہ رہے ہوں کہ وہ ماسٹر جوزو کی بات کا یقین کریں یا نہیں۔

"تمہارا لہجہ صاف بتا رہا ہے ماسٹر جوزو کہ تم ہم سے کچھ چھپا رہے ہو"۔ بلیک جیک نے ماسٹر جوزو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔ اس کی بات سن کر ماسٹر جوزو کا ایک لمحے کے لئے رنگ بدل گیا تھا لیکن اس نے جلدی سے خود کو سنبھال لیا۔

"نہیں ۔ میں بھلا تم سے کیا چھپاؤں گا ۔ میں تمہیں جھوٹ بتاؤں یا سچ ۔ تم کون سا مجھے زندہ چھوڑنے والے ہو ۔ اگر میرے پاس اصلی ریڈ نوٹ بک ہوتی تو شاید میں تم سے اس نوٹ بک کے بدلے اپنی زندگی کی بھیک مانگ لیتا ۔ مگر"۔ ماسٹر جوزو نے کہا تو کلاسٹا اور بلیک جیک کی آنکھوں میں الجھن لہرانے لگی۔

"کیا کہتے ہو جیک ۔ ہمیں اس کی باتوں پر یقین کر لینا چاہیئے"۔ کلاسٹا نے بلیک جیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ۔ ہرگز نہیں"۔ بلیک جیک نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس سے سچ کیسے اگلوایا جائے گا"۔ کلاسٹا نے کہا۔

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو"۔ بلیک جیک نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو بلیک جیک ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ میری بات کا یقین کرو ۔ وہ نقلی ریڈ بک تھی"۔ ماسٹر جوزو نے جلدی سے کہا۔

"مان لیتا ہوں کہ وہ نقلی ریڈ بک تھی جو تم نے کلاسٹا کے ساتھ جا کر اولڈ فورٹ سے حاصل کی تھی لیکن اس کے باوجود میں تمہاری آنکھوں میں دیکھ رہا ہوں جیسے اصلی ریڈ نوٹ بک بھی تمہارے قبضے میں ہی ہے ۔ کہو یہ سچ ہے ناں"۔ بلیک جیک نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"نن ۔ نہیں ۔ یہ سچ نہیں ہے"۔ ماسٹر جوزو نے جلدی سے کہا لیکن اس کا ہکلاہٹ زدہ انداز دیکھ کر بلیک جیک کے ہونٹوں پر یکلخت زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی ۔ اس بار ماسٹر جوزو کا لہجہ سن کر کلاسٹا بھی چونک پڑی تھی۔

"دیکھا کلاسٹا ۔ میں نے کہا تھا ناں کہ ماسٹر جوزو وہ نہیں ہے جو نظر آ رہا ہے ۔ اصلی ریڈ نوٹ بک اسی کے پاس ہے"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو"۔ کلاسٹا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ بلیک جیک نے جیب سے اپنا مخصوص چپٹی نال والا پسٹل نکال لیا ۔ اسے دیکھ کر ماسٹر جوزو کا رنگ فق ہو گیا ۔ اس سے پہلے کہ ماسٹر جوزو کچھ کہتا بلیک جیک نے پسٹل کا رخ ماسٹر جوزو کی جانب کر کے

پسٹل کا بٹن دبا دیا۔ پسٹل سے سرخ رنگ کی باریک ریز نکل کر ماسٹر جوزو کی دائیں ٹانگ سے ٹکرائی اور ایک دھماکہ ہوا اور ماسٹر جوزو کی ٹانگ اس کے گھٹنوں تک غائب ہو گئی۔ سرخ ریز نے ماسٹر جوزو کی دائیں ٹانگ کے پرخچے کر دیئے تھے۔ اس کی ٹانگ کے ٹکڑے اور خون ادھر ادھر پھیل گیا اور ماسٹر جوزو کے حلق سے دردناک چیخ نکلی کہ یکلخت پورا کمرہ گونج اٹھا۔ ماسٹر جوزو کے گھٹنے سے خون فوارے کی طرح پھوٹ نکلا تھا۔ بلیک جیک نے اس کے چیخنے کی پرواہ نہ کی۔ اس نے پسٹل کا ایک بار پھر بٹن دبایا اور اس بار ماسٹر جوزو کا بایاں بازو اس کے کندھوں تک اڑ گیا تھا اور ماسٹر جوزو کے حلق سے نہ رکنے والی چیخوں کا سلسلہ پھوٹ نکلا تھا۔

" بتاؤ ریڈ نوٹ بک کہاں ہے۔ بتاؤ۔ جلدی کرو ورنہ میں تمہاری دوسری ٹانگ اور دوسرا بازو بھی اڑا دوں گا"۔ بلیک جیک نے خونخوار لہجے میں کہا۔

" مم۔ میں نہیں جانتا۔ میں نہیں جانتا"۔ ماسٹر جوزو نے کرب سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" تم جانتے ہو۔ ریڈ نوٹ بک تمہارے پاس ہے۔ بتاؤ کہاں ہے جلدی بتاؤ"۔ بلیک جیک نے کہا۔ اس بار اس نے پسٹل کا دوسرا بٹن دبایا تو پسٹل سے سرخ رنگ کی بجائے نیلے رنگ کی ریز نکلی اور ماسٹر جوزو کے عین سینے سے ٹکرائی۔ ماسٹر جوزو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں یکلخت ہزاروں وولٹ کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ اس

کے حلق سے نکلنے والی چیخیں اور زیادہ تیز اور شدید ہو گئی تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی چیخیں دم توڑتی چلی گئیں۔ وہ اذیت اور تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

" ہونہہ۔ معمولی سی اذیت بھی برداشت نہیں کر سکا اور بنا پھرتا ہے گریٹ لینڈ کا ایجنٹ"۔ بلیک جیک نے منہ بنا کر کہا۔

" کہیں یہ مر تو نہیں گیا"۔ کلاسٹا نے کہا۔

" نہیں۔ یہ اتنی آسانی سے مرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ اس کے چہرے پر شراب ڈالو۔ ابھی ہوش میں آ جائے گا"۔ بلیک جیک نے کہا تو کلاسٹا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز سے بوتل اٹھائی جس میں الٹنے کے باوجود ابھی کچھ شراب باقی تھی۔ اس نے شراب ماسٹر جوزو کے چہرے پر پھینکی تو واقعی ماسٹر جوزو نے چند ہی لمحوں میں آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے ایک بار پھر بری طرح سے چیخنا شروع کر دیا تھا۔

" کیوں ماسٹر جوزو۔ اب بھی یہی کہو گے کہ ریڈ نوٹ بک تمہارے پاس نہیں ہے"۔ بلیک جیک نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے زہریلے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ نہیں ہے میرے پاس ریڈ نوٹ بک"۔ ماسٹر جوزو نے چیختے ہوئے کہا۔

" گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات"۔ بلیک جیک نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے پسٹل سے ایک بار پھر بلیو ریز نکل کر

ماسٹر جوزو کے سینے سے ٹکرائی اور ماسٹر جوزو کے منہ سے فلک شگاف چیخیں نکلنے لگیں۔ بلیک جیک وقفے وقفے سے اس پر بلیو ریز فائر کر رہا تھا اور ماسٹر جوزو کی دردناک اور انتہائی لرزہ خیز چیخوں سے کمرے کی چھت اڑ رہی تھی۔

" رک ۔ رک جاؤ ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ"۔ اچانک ماسٹر جوزو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور اس کی آنکھیں خوف و دہشت اور شدید اذیت سے پھٹی جا رہی تھیں۔ اس کے سارے جسم میں آگ سی بھری ہوئی تھی۔ اس کا رواں رواں چیخ رہا تھا مگر مفلوج حالت میں وہ نہ ہل سکتا تھا اور نہ تڑپ سکتا تھا۔ یہ کہتے ہوئے ایک بار پھر اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ شاید وہ پھر بے ہوش ہو گیا تھا۔

" لگتا ہے اب اس کے سارے کس بل نکل گئے ہیں"۔ کلاسٹا نے کہا تو بلیک جیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلاسٹا نے ایک بار پھر ماسٹر جوزو کے چہرے پر شراب انڈیلی تو ماسٹر جوزو کو ہوش آ گیا۔ درد اور تکلیف کی شدت سے وہ بری طرح کراہ رہا تھا اور اس کی آنکھیں کبوتر کے خون کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔

" پپ ۔ پانی ۔ مجھے پانی پلاؤ"۔ ماسٹر جوزو نے ہکلاہٹ زدہ لہجے میں کہا۔

" پانی تو کیا ہم تمہارے حلق میں شراب کی پوری بوتل انڈیل دیں گے لیکن پہلے ریڈ نوٹ بک کے بارے میں بتاؤ"۔ کلاسٹا نے

سفاکی سے کہا۔

" وہ ۔ وہ میرے سپیشل روم کے لاکر میں ہے "۔ ماسٹر جوزو نے نقاہت زدہ لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر کلاسٹا اور بلیک جیک کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی۔

" کہاں ہے تمہارا سپیشل روم "۔ بلیک جیک نے پوچھا تو ماسٹر جوزو نے اسے سپیشل سیف کے بارے میں بتا دیا۔

" گڈ ۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ تم نے اور کلاسٹا نے اولڈ فورٹ سے جو ریڈ نوٹ بک حاصل کی تھی وہ نقلی تھی ۔ پھر تمہارے پاس اصلی نوٹ بک کہاں سے آ گئی"۔ بلیک جیک نے کہا تو ماسٹر جوزو نے اسے ساری بات بتا دی ۔ اس کی ذہانت اور اس کی کارکردگی کا سن کر بلیک جیک اور کلاسٹا اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے تھے ۔ واقعی ماسٹر جوزو اپنی ذہانت اور ہوشیاری سے اولڈ فورٹ میں جا کر وہاں کے انچارج کرنل اسلم کی لاش کی جیب سے جس طرح ریڈ نوٹ بک حاصل کی تھی یہ اس کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت تھا ورنہ بلیک جیک اور کلاسٹا ریڈ نوٹ بک میں عمران کا پیغام پڑھ کر یہی سمجھتے کہ اصلی ریڈ نوٹ بک عمران کے پاس ہے۔

" مم ۔ میں نے تمہیں ریڈ نوٹ بک کے بارے میں بتا دیا ہے ۔ اب تو مجھے پانی پلاؤ"۔ ماسٹر جوزو نے دھیمے اور سسکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ابھی ٹھہرو ۔ کلاسٹا ۔ جا کر اس کے سپیشل روم کے لاکر سے ریڈ

نوٹ بک نکال لاؤ اور چیک کرو وہ اصلی ریڈ نوٹ بک ہے یا ماسٹر جوزو ایک بار پھر ہمیں چکمہ دے رہا ہے"۔ بلیک جیک نے کلاسٹا سے مخاطب ہو کر کہا تو کلاسٹا سر ہلا کر کمرے سے نکل گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک ریڈ نوٹ بک تھی۔

" یہ اصلی نوٹ بک ہے جیک ۔ اس میں آئی بی فارمولا اور ڈاکٹر ثاقب کے سائن موجود ہیں"۔ کلاسٹا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔ ویری گڈ"۔ بلیک جیک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے چپٹی نال والے پسٹل کا رخ ماسٹر جوزو کی طرف کیا جو اس وقت نیم بے ہوشی کی کیفیت میں تھا۔ خون کے مسلسل اخراج کی وجہ سے اس کی آنکھیں ایک بار پھر بند ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ بلیک جیک نے پسٹل کا بٹن دبایا تو پسٹل سے سرخ ریز نکل کر ماسٹر جوزو کے سینے پر پڑی۔ ایک دھماکہ ہوا اور ماسٹر جوزو کا جسم پھٹ کر لوتھڑوں میں تبدیل ہو گیا۔

" اوہ ۔ یہ تم نے کیا کیا"۔ کلاسٹا نے چونک کر کہا۔

" اس کا کام ختم ہو گیا تھا اس لئے اسے زندہ رکھنے کی کیا ضرورت تھی"۔ بلیک جیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس نے پسٹل جیب میں رکھا اور اس کی جگہ جیب سے ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال لیا۔

" لاؤ کلاسٹا ۔ یہ ریڈ نوٹ بک مجھے دے دو"۔ بلیک جیک نے کلاسٹا سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کا بدلا ہوا لہجہ سن کر کلاسٹا چونک

پڑی۔

" کیا مطلب"۔ کلاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" مطلب تم پر واضح ہے کلاسٹا ۔ آئی بی کا فارمولا اب صرف میری ملکیت ہے ۔ اسے میں لے جاؤں گا ۔ صرف میں"۔ بلیک جیک نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور میں"۔ کلاسٹا نے اس کی جانب خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" تم میری پارٹنر تھی مگر اب تم میرے ساتھ ہی جاؤ گی لیکن میری غلام بن کر"۔ بلیک جیک نے کہا۔

" غلام بن کر ۔ کیا مطلب"۔ کلاسٹا نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" تمہیں میرے بارے میں ماسٹر جوزو نے جو بتایا تھا وہ سچ تھا کلاسٹا ڈیئر ۔ آئی بی فارمولا ایکریمیا جائے گا اور نہ اسرائیل ۔ اس فارمولے کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا ۔ جو مجھے اس فارمولے کی صحیح قیمت دے گا یہ فارمولا اس ملک کا ہو گا"۔ بلیک جیک نے کہا تو کلاسٹا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" ہونہہ ۔ تو تم واقعی ڈبل کراس ایجنٹ ہو"۔ کلاسٹا نے کہا۔

" ایسا ہی سمجھ لو"۔ بلیک جیک نے کہا۔

" ہونہہ ۔ ریڈ نوٹ بک میرے پاس ہے بلیک جیک ۔ تمہارا کیا خیال ہے یہ تم مجھ سے حاصل کر لو گے"۔ کلاسٹا نے پھنکارتے

ہوئے کہا۔

" اسے تم خود میرے حوالے کرو گی کلاسٹا "۔ بلیک جیک نے بدستور زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں بلیک جیک ۔ یہ تمہاری بھول ہے ۔ میں ریڈ نوٹ بک کسی بھی صورت تمہارے حوالے نہیں کروں گی "۔ کلاسٹا نے کہا۔

" کلاسٹا تم نہیں جانتیں ۔ تم میری غلام ہو ۔ میں تمہیں جو حکم دوں گا اسے ماننا تمہاری مجبوری ہے کیونکہ میں نے تمہارے جسم میں سی آر انجیکٹ کر رکھا ہے "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" نن ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ یہ نہیں ہو سکتا ۔ یہ غلط ہے۔ تت ۔ تم "۔ کلاسٹا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ سی آر کا سن کر اس کا رنگ یکلخت متغیر ہو گیا تھا۔

" یہ سچ ہے کلاسٹا ۔ جب تم میرے ساتھ مشن پر کام کرنے کے لئے اسرائیل سے ایکریمیا آئی تھی اور تم نے میرے ہاں قیام کیا تھا اس رات میں نے تمہیں شراب میں خواب آور دوا ملا کر دے دی تھی اور پھر اسی رات میں نے تمہارے جسم میں سی آر انجیکٹ کر دیا تھا ۔ میں نے ابھی تک سی آر کو آن نہیں کیا لیکن میرے ہاتھ میں اب تم یہ ریموٹ کنٹرول دیکھ رہی ہو ۔ اس کے ایک بٹن کو پریس کرتے ہی سی آر آن ہو جائے گا۔ سی آر کے آن ہوتے ہی تم اور تمہارا دماغ میرے کنٹرول میں آجائے گا اور پھر "۔ بلیک جیک نے کہا۔

" بب ۔ بلیک جیک ۔ تت ۔ تم "۔ کلاسٹا نے ہکلاتے ہوئے

کہا۔

" ہاں کلاسٹا ۔ اب تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ ریڈ نوٹ بک خود ہی مجھے دے دو ۔ جب تک تم میری غلام رہو گی اور میرے حکم کی تعمیل کرتی رہو گی میں سی آر آن نہیں کروں گا لیکن جیسے ہی تم نے میرے کسی حکم کی نافرمانی کی یا میرے خلاف کوئی قدم اٹھایا تو اس کا انجام بھیانک ہو گا ۔ بے حد بھیانک "۔ بلیک جیک نے کہا۔

کلاسٹا کے چہرے پر پسینے کے قطرات ابھر آئے تھے اور وہ دہشت بھری نظروں سے بلیک جیک کو دیکھ رہی تھی ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ بلیک جیک کے ٹکڑے اڑا دے ۔ اسی لمحے بلیک جیک نے ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک کلاسٹا کو ایک زور دار جھٹکا لگا ۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی ۔ وہ یکلخت فرش پر گری اور اس بری طرح سے تڑپنے لگی جیسے اس کے جسم میں ہزاروں وولٹ کرنٹ دوڑ گیا ہو ۔

" تمہیں شاید اس بات پر یقین نہیں تھا کلاسٹا کہ میں نے تمہارے جسم میں سی آر انجیکٹ کر رکھا ہے اس لئے میں نے تمہیں بالکل معمولی سا شاک دیا ہے تاکہ تمہیں میری بات پر یقین آ جائے "۔ بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کلاسٹا کراہتے ہوئے اٹھی ۔ اس کا رنگ سرسوں کے پھول کی طرح زرد ہو رہا تھا اور اب واقعی اس کے چہرے پر بے پناہ خوف و ہراس ابھر آیا تھا۔

" تم مکار اور دھوکے باز ہو بلیک جیک ۔ تم نے میرے جسم

میں سی آر انجیکٹ کر کے اچھا نہیں کیا۔ ایسا کر کے تم نے اپنی موت میرے ہاتھوں بے حد بھیانک بنا لی ہے۔ جلد یا بدیر میں تم سے انتقام لوں گی۔ ایسا انتقام جس سے تمہاری نسلیں تک کانپ اٹھیں گی"۔ کلاستا نے کہا۔

" ایسا وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ فی الحال ریڈ نوٹ بک مجھے دو"۔ بلیک جیک نے منہ بنا کر کہا۔ کلاستا چند لمحے غور سے اس کی جانب دیکھتی رہی پھر اس نے سر جھٹکا اور ریڈ نوٹ بک لے کر بلیک جیک کی قریب آ گئی۔ اس نے ریڈ نوٹ بک بلیک جیک کی طرف بڑھائی۔ اس سے پہلے کہ بلیک جیک اس سے نوٹ بک پکڑتا اچانک ایک فائر ہوا اور کلاستا کے ہاتھ سے ریڈ نوٹ بک نکل کر دور جا گری۔ فائر کی آواز سن کر وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے پلٹے اور پھر دروازے پر نظر پڑتے ہی ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" عمران صاحب ابھی ابھی کرنل طارق کی کال آئی تھی۔ اس نے اولڈ فورٹ کے ایس ایس آر سے تمام قیمتی سامان نکال کر بھجوا دیا ہے لیکن اس نے کہا ہے کہ ریڈ نوٹ بک جس میں ڈاکٹر ثاقب کا آئی بی فارمولا درج تھا وہاں سے دستیاب نہیں ہو سکی۔ اس نے ایس ایس آر کے تمام لاکروں کو مکمل طور پر چیک کر لیا ہے"۔ عمران کو آپریشن روم میں داخل ہوتے دیکھ کر بلیک زیرو نے اس کے احترام میں اٹھتے ہوئے کہا۔

" ریڈ نوٹ بک کرنل اسلم کے پاس تھی۔ میں نے تمہارے سامنے ہی تو کرنل اسلم کو کہا تھا کہ وہ لاکر سے ریڈ نوٹ بک نکال کر اپنے پاس رکھ لے اور اس کی جگہ نقلی ریڈ نوٹ بک اس لاکر میں رکھ دے"۔ عمران نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میں نے یہ بات کرنل طارق کو بتائی تھی۔ اس نے کرنل اسلم

مگر اس سے کچھ برآمد نہیں ہوا تھا
یرت انگیز رپورٹ بھی دی ہے"۔

میں سی آر
میرے
انتقام
اٹھیں

ہا۔

یس ایس ار سے تمام سامان نکال کر سپیشل
۔ جیسے ہی وہاں سے ان لوڈروں کو روانہ کیا تھا
یک ہیلی کاپٹر آ گیا تھا ۔ اس ہیلی کاپٹر میں دو افراد
دں نے اولڈ فورٹ اور اس کے گرد و نواح میں دھویں
یکلنے شروع کر دیئے تھے ۔ ان دھویں کے بموں کی وجہ سے
طارق اور اس کے تمام ساتھی بے ہوش ہو گئے تھے ۔ کرنل
رق نے نیم بے ہوشی کے عالم میں اس ہیلی کاپٹر کو سڑک پر اترتے دیکھا اور پھر اس ہیلی کاپٹر سے ایک شخص نکل کر سیدھا اولڈ فورٹ میں گھس گیا تھا ۔ وہ اولڈ فورٹ کے اس حصے میں گیا تھا جہاں کرنل اسلم اور اولڈ فورٹ کے محافظوں کی لاشیں موجود تھیں ۔ پھر وہ چند لمحوں میں واپس آ گیا تھا اور واپس ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ گیا تھا ۔ اس کے بعد کرنل طارق بے ہوش ہو گیا تھا ۔ جب اسے ہوش آیا تو وہاں اس کی فورس کے تمام افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے جنہیں ہوش میں لانے میں خاصا وقت لگا تھا ۔ اور"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" اوہ ۔ اس کا حلیہ کیا تھا"۔ عمران نے پریشانی کے عالم میں پوچھا تو بلیک زیرو نے ا۔ ے حلیہ بتا دیا جو اسے کرنل طارق نے بتایا تھا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ تو ماسٹر جوزو کا حلیہ ہے ۔ اسے نقلی نوٹ بک دیکھ کر اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میں نے اس کے ساتھ کیا چال چلی ہے وہ دوبارہ اولڈ فورٹ میں آیا ہو گا ۔ شاید اسے شک ہو گیا کہ ریڈ نوٹ بک ابھی اولڈ فورٹ میں ہی موجود ہے ۔ اس کا سیدھا لاشوں کی طرف جانا اس بات کا ثبوت ہے جیسے اسے یقین ہو کہ اصلی ریڈ نوٹ بک کرنل اسلم کے لباس میں موجود ہے اس لئے وہ سیدھا وہیں گیا ہو گا اور اس نے کرنل اسلم کے لباس سے ریڈ نوٹ بک حاصل کی اور نکل گیا ۔ ویری بیڈ ۔ اصلی ریڈ نوٹ بک ماسٹر جوزو لے گیا ۔ یہ واقعی برا ہوا ہے"۔ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ ماسٹر جوزو کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اصلی ریڈ نوٹ بک کرنل اسلم کے لباس میں ہے"۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" وہ انتہائی ذہین اور خطرناک حد تک چالاک انسان ہے بلیک زیرو ۔ اس نے بھی بلیک جیک کی طرح سائنس میں بے پناہ ترقی کر رکھی ہے ۔ جب کلاسٹا اور اس نے اولڈ فورٹ پر ریڈ کیا تھا تو ماسٹر جوزو نے یقیناً وہاں کوئی سائنسی آلہ چھپا دیا ہو گا تاکہ وہ دوبارہ اولڈ فورٹ میں کسی دوسری ایجاد یا فارمولے کے حصول کے لئے کام کرنا چاہئے تو اسے کوئی مشکل پیش نہ آئے ۔ جب نقلی ریڈ نوٹ بک کا اس پر انکشاف ہوا ہو گا تو اس نے یقیناً اسی سائنسی آلے سے دوبارہ ریڈ نوٹ بک کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہو گی اور شاید اسی

سائنسی آلے کی وجہ سے انہیں کرنل اسلم کی لاش کے لباس میں اصلی ریڈ نوٹ بک نظر آ گئی ہو اس لئے وہ ہیلی کاپٹر میں اپنے ساتھی کے ساتھ وہاں پہنچا ہو گا اور اس نے وہاں خون خرابہ کرنے کی بجائے دھویں کے بم پھینک کر وہاں موجود تمام فوجیوں کو بے ہوش کر دیا۔ پھر ماسٹر جوزو ہیلی کاپٹر سے اتر کر اولڈ فورٹ میں گیا ہو گا۔ اسے چونکہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ ریڈ نوٹ بک کرنل اسلم کی لاش کے لباس میں ہے اس لئے وقت ضائع کئے بغیر اور ادھر ادھر جانے کی بجائے وہ سیدھا کرنل اسلم کی لاش کے پاس گیا ہو گا اور اس کے لباس سے ریڈ نوٹ بک نکال لی ہو گی۔ جو صورت حال تمہیں کرنل طارق نے بتائی ہے اس سے تو ان واقعات کا یہی تجزیہ بنتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" کرنل طارق نے اس ہیلی کاپٹر کے بارے میں تفصیلاً بتا دیا تھا وہ ٹو سیٹر ہیلی کاپٹر تھا۔ ایسے ہیلی کاپٹر عموماً فضائی سروے کے کام آتے ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر سپر کلب کے مالک ماسٹر جوزو کا ہی تھا اور اس میں سے جو شخص نکل کر اولڈ فورٹ میں گیا تھا اس کا جو حلیہ کرنل طارق نے بتایا تھا وہ ماسٹر جوزو کا تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" تم نے سپیشل کنٹرول ٹاور سے اس ہیلی کاپٹر کی لوکیشن وغیرہ چیک کروائی تھی"۔ عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ وہ ہیلی کاپٹر شمال میں دس کلو میٹر دور مضافاتی علاقے کی طرف جاتے دیکھا گیا تھا۔ چیکنگ کے مطابق وہ ہیلی کاپٹر ایک نئی

تعمیر شدہ کالونی ٹی ایس کی ایک بڑی عمارت میں اترا تھا اور پھر فوراً ہی وہاں سے نکل گیا تھا۔ اس کے بعد وہ ہیلی کاپٹر مغربی کنارے پر موجود ایک پہاڑی عللاقے کی طرف جاتا چیک کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر غائب ہو گیا تھا۔ شاید ان لوگوں نے اس ہیلی کاپٹر کو کسی پہاڑی علاقے میں چھپا دیا تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" جس عمارت میں ہیلی کاپٹر اترا تھا اس کی کیا پوزیشن ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

" کنٹرول ٹاور سے اس عمارت کی جو لوکیشن بتائی گئی تھی۔ اسے میں نے نوٹ کر کے ماسٹر کمپیوٹر میں گراف کر لیا ہے۔ آپ خود دیکھ لیں"۔ بلیک زیرو نے کہا اور اس نے اٹھ کر دائیں طرف پڑی ہوئی ایک بڑی سی مشین کو آن کیا۔ اس مشین پر ایک سکرین بھی نصب تھی۔ بلیک زیرو نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کیا تو سکرین روشن ہو گئی اور اس پر آڑی ترچھی لکیروں کا جال سا بنتا چلا گیا بلیک زیرو جوں جوں مشین آپریٹ کرتا جا رہا تھا لکیریں پھیل اور سمٹ رہی تھیں۔ پھر ان لکیروں کا ایک نقشہ سا بن گیا جس پر عمارتوں اور سڑکوں کو واضح کر کے ان پر نمبر اور نام لکھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ بلیک زیرو نے مشین کے چند بٹن دبائے تو مین روڈ پر موجود ایک بڑی سی عمارت کے گرد سرخ دائرہ سا بن گیا اور پھر وہ دائرہ اس عمارت کے گرد سپارک کرنے لگا۔

" یہ ہے وہ عمارت جہاں ہیلی کاپٹر اترا تھا"۔ بلیک زیرو نے ریڈ

سرکل پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔اس کا مطلب ہے بلیک جیک اور کلاسٹا اس عمارت میں ماسٹر جوزو سے ریڈ نوٹ بک حاصل کرنے ضرور آئیں گے "۔ عمران نے کہا۔ پھر وہ جلدی سے اٹھ کر ایک اور مشین کے پاس آگیا ۔اس مشین کے سامنے بیٹھ کر عمران نے مشین پر چڑھا غلاف اتار دیا ۔ مشین پر ایک کافی بڑی سکرین نصب تھی ۔ عمران نے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا ۔کافی دیر تک وہ اس مشین کو آپریٹ کرتا رہا اور پھر اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر جھماکا سا ہوا اور پھر اچانک سکرین پر ایک نوجوان دکھائی دینے لگا جو ایک کمرے میں جو کہ سٹور روم طرز کا تھا، داخل ہو رہا تھا۔

" یہ کون ہے "۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" بلیک جیک "۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔مگر بلیک جیک پی ٹی ایس مشین پر کیسے نظر آرہا ہے ۔کیا آپ نے اس کے لباس میں مائیکرو پی ٹی ایس پن لگا رکھی ہے "۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ بلیک جیک جب فلیٹ میں میرا شکار کھیلنے آیا تھا تب میں نے دو نالی بندوق سے اس پر مائیکرو پی ٹی ایس پن فائر کر دی تھی جس کا بلیک جیک کو علم نہیں ہوا تھا "۔ عمران نے کہا۔ اس کے ہاتھ مسلسل کمپیوٹرائزڈ مشین کے کی بورڈ پر چل رہے تھے اور

پھر عمران نے ایک بٹن دبایا تو اچانک سکرین پر موجود بلیک جیک کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔

" لو ۔پی ٹی ایس مائیکرو پن اس کے جسم میں گھس گئی ہے ۔اب یہ وہی کرے گا جس کا میں اسے حکم دوں گا "۔ عمران نے کہا اور اس نے مشین کا ایک اور بٹن دبایا تو سکرین پر یکلخت بلیک جیک کا چہرہ کلوز اپ میں آگیا ۔ بلیک جیک کی آنکھوں میں جیسے زندگی کی رمق ختم ہو گئی تھی ۔ عمران نے سکرین پر بلیک جیک کا چہرہ اور زیادہ کلوز کیا ۔اب سکرین پر صرف بلیک جیک کا چہرہ ہی دکھائی دے رہا تھا ۔ عمران نے مشین کے ساتھ لگا ہوا ایک مائیک پکڑ کر کھینچا اور اسے منہ کے قریب کر لیا۔

" بلیک جیک ۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو "۔ عمران نے مائیک کا ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا تو سکرین پر بلیک جیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" گڈ ۔ کیا تم اس وقت اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو "۔ عمران نے پوچھا تو بلیک جیک نے ایک بار پھر سر ہلا دیا۔

" کیا یہ وہی ہیڈ کوارٹر ہے جہاں تم غائب ہو کر شیشے کے ستون میں پہنچے ہو "۔ عمران نے کہا تو جواب میں بلیک جیک نے پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

" کیا کلاسٹا تمہارے ساتھ ہے "۔ عمران نے پوچھا ۔اس بار بھی بلیک جیک نے اثبات میں سر ہلا کر ہی جواب دیا تھا۔

" اور ماسٹر جوزو۔ کیا وہ بھی تمہارے ہیڈ کوارٹر میں ہے"۔ عمران کہا۔ اس مرتبہ بلیک جیک نے انکار میں سرہلا دیا۔

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ ماسٹر جوزو ایس آر سے اصلی ریڈ نوٹ بک لے اڑا ہے"۔ عمران نے پوچھا تو بلیک جیک نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" کیا ماسٹر جوزو نے ریڈ نوٹ بک تمہارے یا کلاسٹا کے لئے حاصل کی ہے"۔ عمران نے پوچھا تو بلیک جیک نے انکار میں سرہلا دیا۔

" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر جوزو نے ریڈ نوٹ بک اپنے مفاد کے لئے حاصل کی ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ ریڈ نوٹ بک لے کر کہاں گیا ہے"۔ عمران نے پوچھا تو بلیک جیک نے پھر اثبات میں سرہلا دیا۔

" تم سٹور روم سے اسلحہ اور دوسرا سامان نکال رہے ہو لگتا ہے تم ماسٹر جوزو سے ریڈ نوٹ بک حاصل کرنے جا رہے ہو۔ کیا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں"۔ عمران نے کہا تو بلیک جیک نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" گڈ۔ اب تم ایک کام کرو"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ بلیک جیک کو ہدایات دینے لگا جسے سن کر بلیک زیرو حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا جیسے وہ سمجھ نہ پا رہا ہو کہ عمران بلیک جیک سے یہ کام کیوں کروا رہا ہے۔

" سنو بلیک جیک۔ میری ان ہدایات پر عمل کرنے کے بعد تم میری آواز اور میری بتائی ہوئی تمام باتوں کو بھول جاؤ گے اور بالکل روٹین کے مطابق کلاسٹا اور ماسٹر جوزو کے پاس جاؤ گے اور اپنے انداز میں کام کرو گے"۔ عمران نے کہا تو بلیک جیک نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر عمران نے مائیک بند کر کے مشین کے ہک سے لگایا اور پھر مشین کے بٹن دبا کر بلیک جیک کے چہرے کا کلوز اپ ختم کر دیا۔ اب وہ خاموشی سے بلیک جیک کو دیکھ رہے تھے۔ بلیک جیک سٹور کی ایک الماری سے کوئی چیز لے کر آپریشن روم کی طرف گیا تھا اور پھر وہ سیدھا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں شیشے کا ایک بڑا سا ستون دکھائی دے رہا تھا۔ بلیک جیک شیشے کے ستون میں داخل ہوا اور سٹور روم سے لائی ہوئی وہ چیز جو بے حد باریک تار تھی، کو ستون میں چاروں طرف لگے ہوئے ہکوں میں جھک کر لگانے لگا کیونکہ یہ ہک بلیک جیک کے قد سے خاصے نیچے تھے۔ یہ کرونا وائر تھی جو لوہے کی تار تھی مگر بال سے زیادہ باریک ہونے کی وجہ سے آسانی سے نظر نہیں آتی تھی۔ یہ تار عموماً پرنٹ بنانے کے لئے فوٹوسٹیٹ مشینوں میں استعمال ہوتی تھی۔ بلیک جیک تار کو ان ہکوں کے ذریعے ایک سرے سے، دوسرے سرے تک لا کر ستون میں ایک جال سا بناتا جا رہا تھا۔ جب ساری کرونا وائر اس نے ستون پر پھیلا دی تو وہ شیشے کے ستون سے باہر آ گیا۔ اس نے شیشے کے ستون کا دروازہ بند کیا اور پھر دوبارہ چلتا ہوا سٹور روم میں آ گیا۔ جیسے ہی وہ

سٹور روم میں آیا عمران نے مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا ۔اسی لمحے بلیک جیک کو ایک جھٹکا سا لگا اور پھر وہ چونک کر حیرانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے وہ حیران ہو رہا ہو کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا ۔ جب اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا تو اس نے کندھے اچکائے اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا ۔ عمران نے اطمینان بھرے انداز میں مشین کا بٹن پریس کر کے مشین آف کر دی ۔

" یہ آپ نے ستون میں کرونا وائر لگانے کے لئے بلیک جیک کو ٹرانس میں لیا تھا ۔مگر "۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بعد میں بتاؤں گا ۔پہلے کافی پلاؤ "۔ عمران نے کہا ۔ بلیک زیرو چند لمحے غور سے عمران کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ اٹھ کر کچن کی طرف چلا گیا اور تھوڑی دیر میں وہ کافی کے دو مگ لئے آ گیا ۔اس نے ایک مگ عمران کو دیا اور دوسرا مگ لے کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا ۔ سکرین پر بلیک جیک بدستور دکھائی دے رہا تھا ۔عمران اور بلیک زیرو غور سے دیکھ رہے تھے ۔ اب بلیک جیک کے ساتھ کلاسٹا بھی نظر آ رہی تھی ۔وہ دونوں باتیں کر رہے تھے ۔ بلیک جیک کے چہرے پر ایسا کوئی تاثر نہیں تھا جس سے اسے شک ہوتا کہ وہ ابھی چند لمحے قبل عمران کی ٹرانس میں رہ چکا ہے ۔ تھوڑی دیر میں وہ دونوں اپنے بے شمار مسلح ساتھیوں کے ساتھ ہیڈ کوارٹر سے نکلتے دکھائی دیئے ۔شاید وہ ماسٹر جوزو کی طرف جا رہے تھے ۔یہاں تک کہ انہوں نے بلیک جیک اور کلاسٹا کو ایک حویلی نما عمارت کے پاس جاتے دیکھا ۔ پھر

تمام مسلح افراد نے حویلی نما عمارت کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" شادی بھی ہو گی اور چھوہارے بھی بٹیں گے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

" صفدر تو ہسپتال میں ہے ۔اس کا مطلب ہے آپ ان پر باقی ممبروں کے ساتھ ریڈ کریں گے "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ظاہر ہے ۔مجھ جیسا ناتواں انسان بلیک جیک، کلاسٹا اور ماسٹر جوزو جیسے مجرموں کا اکیلے مقابلہ کس طرح کر سکتا ہے ۔ انہیں نمایاں کرنے کے لئے مجھے باراتی تو لے جانے ہی ہوں گے "۔ عمران نے بے چارگی سے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

" اچھا ٹھیک ہے ۔میں ممبروں کو کال کرتا ہوں "۔ بلیک زیرو نے عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

" ان سے کہنا کہ وہ اپنے ساتھ بینڈ باجے کا پورا بندوبست کر کے آئیں ۔ہو سکتا ہے دلہن والے آسانی سے دلہن دینے پر تیار نہ ہوں ۔ ایسے میں زور زبردستی بھی کرنا پڑتی ہے "۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ممبران کو کال کرنے لگا۔

بلیک زیرو نے جولیا کو کال کر کے تمام ممبران کو پوری طرح مسلح ہو کر ایک مخصوص جگہ پہنچنے کی ہدایات دی تھیں ۔ جوزف چونکہ دانش منزل میں ہی تھا اس لئے عمران نے اسے بھی اپنے ساتھ لے جانے کا فیصلہ کر لیا تھا ۔چنانچہ اس نے بلیک زیرو کو ہدایات

دیں اور پھر وہ جوزف کے ساتھ دانش منزل سے نکل آیا تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں ایکسٹو نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو پہنچنے کی ہدایات دی تھیں۔ جولیا اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ موجود تھی۔ وہ دو کاروں میں وہاں پہنچے تھے اور پوری طرح سے مسلح تھے۔

عمران نے انہیں فوراً چلنے کو کہا تو وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑے۔ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے وہ اس مضافاتی علاقے میں پہنچ گئے جہاں عمران نے بلیک جیک اور کلاسٹا کو ایک حویلی نما عمارت میں جاتے دیکھا تھا۔ وہ حویلی نما عمارت کالونی کے آخری سرے پر تھی اس لئے عمران کار سیدھا اس طرف لے گیا جہاں اس حویلی نما عمارت کے قریب بے شمار کاریں اور مسلح افراد موجود تھے۔ عمران نے حفظ ماتقدم کے طور پر دائیں طرف نظر آنے والی ایک سڑک پر کار موڑ لی تھی کیونکہ ان کاروں کو اس طرف آتے دیکھ کر وہاں موجود مسلح افراد چونک پڑے تھے۔ جولیا اور اس کے پیچھے صدیقی بھی اپنی اپنی کار موڑ کر اس طرف لے آئے تھے۔ آگے جا کر ایک اور سڑک مڑ رہی تھی۔ عمران نے کار اس طرف موڑ لی۔ یہ اس حویلی نما عمارت کا عقبی حصہ تھا۔ اس طرف کوئی موجود نہیں تھا۔ وہاں خالی پلاٹس اور سائیڈوں پر درخت موجود تھے جنہیں دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی تھی۔ اس نے کار ان درختوں کے بیچ لے جا کر روک دی۔ جولیا اور صدیقی بھی ان درختوں میں

کاریں لے آئے تھے اور پھر وہ اسلحہ نکال کر کاروں سے نکل آئے۔

" کیا۔ بلیک جیک اور کلاسٹا اس حویلی میں ہیں"۔ جولیا نے عمران سے پوچھا۔

" آواز دے کر پوچھ لو"۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" ہونہہ۔ تم بات سیدھی طرح سے نہیں کر سکتے"۔ جولیا نے جھلا کر کہا۔

" سیدھی بات کرنے کے لئے مجھے سیدھا ہونا پڑے گا اور سیدھا سادا اس دور میں صرف بیوی کا غلام یعنی شوہر ہی ہو سکتا ہے۔ اب تم خود ہی سوچ لو"۔ عمران نے کہا تو جولیا کا رنگ یکلخت متغیر ہو گیا۔

" عمران صاحب۔ دوسری طرف بے شمار مسلح افراد موجود ہیں۔ اندر سے بھی کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہی ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے دو مخالف گروپ آپس میں لڑ رہے ہوں۔ اندر شدید فائرنگ ہو رہی ہے۔ گو کہ آواز بے حد دھیمی ہے شاید ان لوگوں نے اپنی گنوں پر سائیلنسر فٹ کر رکھے ہیں لیکن بہرحال میں ان آوازوں کو پہچانتا ہوں"۔ نعمانی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہارا کیا اندازہ ہے۔ ان کی تعداد کتنی ہو سکتی ہے"۔ عمران نے اس کی طرف سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ان کی تعداد کسی بھی طرح پچاس سے کم نہیں ہو سکتی۔ دس

مسلح افراد تو باہر موجود تھے"۔ نعمانی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم اور صدیقی باہر موجود مسلح افراد کو ختم کر دو۔ میں جولیا، جوزف، تنویر، خاور اور چوہان اس طرف سے عمارت میں داخل ہوں گے ۔ جو نظر آئے اس کا خاتمہ کر دو"۔ عمران نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلایا اور مشین پسٹل پر سائیلنسر فٹ کرنے لگا۔ صدیقی نے بھی اس کی تقلید کی اور پھر وہ تیزی سے دوسری طرف دوڑتے چلے گئے ۔ عمران اور اس کے باقی ساتھیوں نے بھی اپنی اپنی گنوں پر سائیلنسر فٹ کئے اور پھر تیزی سے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"عمارت کی دیوار تو خاصی بلند ہے ۔ ہم اندر کیسے جائیں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"یہ درخت اسی عمارت کے ساتھ ملحق ہے ۔ اس پر چڑھ کر اندر کود جاؤ"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ خود بھی تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا جس کا تنا تو عمارت سے باہر تھا مگر اس کی شاخیں عمارت کے اندر تھیں ۔ درخت پر چڑھ کر عمران نے اندر جھانکا تو اس طرف باڑ تھی ۔ عمران نے شاخوں کو پکڑا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتا ہوا اندر کود گیا ۔ اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے اندر کود گئے ۔ باڑ خاصی بڑی اور گھنی تھی ۔ وہ سب اس کی اوٹ میں ہو گئے تھے کیونکہ انہیں عمارت کی دوسری طرف سے بے شمار افراد کے دوڑنے بھاگنے کی آوازیں آ رہی تھیں ۔ عمران نے انہیں اشارہ کیا تو وہ جھکے

جھکے انداز میں اندرونی عمارت کی طرف بڑھنے لگے ۔ وہ پھیل کر درختوں اور باڑ کی آڑ لیتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے ۔ اسی لمحے اچانک عمران کو ایک درخت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے پلٹا ۔ اس کے مشین پسٹل سے شعلے نکلے اور درخت پر سے ایک شخص بری طرح سے چیختا ہوا نیچے آگرا۔ عمران نے اس پر مزید فائرنگ کی تو وہ تڑپتا ہوا شخص یکلخت ساکت ہو گیا ۔ اسی لمحے عمارت کی سائیڈوں سے بے شمار افراد نکل کر اس طرف آگئے ۔

ان مسلح افراد کو دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں نے تیزی سے درختوں کی اوٹ لے کر خود کو چھپا لیا مگر ان مسلح افراد نے شاید انہیں دیکھ لیا تھا ۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں ۔ انہوں نے اس طرف آتے ہی اچانک مشین گنوں کے منہ کھول دیئے ۔ تڑتڑاہٹ کی ہلکی مگر مسلسل آوازوں کے ساتھ ان کے ارد گرد گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور درختوں کے تنوں کے ٹکڑے اور شاخیں ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگیں ۔ انہوں نے بھی شاید ماحول میں انتشار برپا نہ کرنے کے لئے مشین گنوں پر سائیلنسر فٹ کر رکھے تھے ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے موقع ملتے ہی ان مسلح افراد پر فائرنگ شروع کر دی اور فضا ان افراد کی تیز اور خوفناک چیخوں سے گونج اٹھی۔

ان حملہ آوروں کو ہلاک کر کے وہ تیزی سے سامنے کی طرف بھاگ پڑے اور پھر عمارت کی دوسری طرف آتے ہی ان کا سامنا بے

شمار مسلح افراد سے ہو گیا اور پھر ان میں اور حملہ آوروں میں جیسے زبردست ٹھن گئی ہو۔ سنسناتی ہوئی گولیاں ان کے اردگرد سے گزر رہی تھیں اور وہ دشمنوں پر جوابی فائرنگ کر رہے تھے۔

" تم ان لوگوں کو سنبھالو۔ میں اندر جاتا ہوں"۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ پھر وہ بھاگتا ہوا ایک برآمدے میں آ گیا۔ برآمدے کے ستونوں کی آڑ لیتا ہوا وہ آگے بڑھا۔ سامنے اسے ایک مسلح شخص نظر آیا تو عمران نے اسے وہیں ڈھیر کر دیا۔ قریب ہی ایک دروازہ تھا جو تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اس دروازے کی طرف جھپٹا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی وہ تیزی سے دائیں دیوار کی سائیڈ سے چمٹ گیا تھا۔ یہ ایک کمرہ تھا جو بالکل خالی تھا۔ کمرے کی دوسری دیوار کے پاس ایک اور کمرے کا دروازہ تھا۔ عمران نے عقب میں دروازہ بند کیا اور دوسرے دروازے کے قریب آ گیا۔ اس نے دروازے سے کان لگا کر دوسری طرف سن گن لی مگر دوسری طرف خاموشی تھی۔ عمران نے ہینڈل پکڑ کر دروازے کو کھول کر جھانکا وہ بھی ایک کمرہ تھا اور خالی تھا۔ عمران اس کمرے میں آ گیا۔ اس طرح عمران مختلف کمروں میں گھومتا رہا مگر اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس عمارت کے مکین باہر ایک دوسرے سے برسرپیکار ہوں۔ عمران ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا تو وہ اس کمرے کی ساخت دیکھ کر چونک پڑا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے وہ سب نیچے تہہ خانوں میں ہیں"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کمرے کی ساخت بتا رہی تھی جیسے اس کمرے سے تہہ خانے کی طرف جانے کا راستہ ہو۔ عمران ایسی عمارتوں کی طرز تعمیر سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس عمارت کے نیچے یقیناً بڑے بڑے تہہ خانے ہیں جہاں جانے کا راستہ اس کمرے میں ہو سکتا ہے۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ اس کی دیواریں سپاٹ تھیں۔ کمرے میں ہلکے پاور کا بلب جل رہا تھا۔ عمران نے غور سے اس کمرے کی دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اس نے دیواروں پر ہاتھ پھیرنے شروع کر دیئے۔ تب اچانک ایک دیوار پر اسے ایک چھوٹے سے کیل کا پتہ چل گیا۔ کیل چونکہ بے حد چھوٹا تھا اور دیوار کے رنگ کا تھا اس لئے اسے آسانی سے نہ دیکھا جا سکتا تھا مگر عمران نے اسے اپنی صلاحیتوں سے اسے تلاش کر لیا تھا۔ اس نے کیل کو انگوٹھے سے دبایا تو کیل آسانی سے اندر کی طرف دبتا چلا گیا۔ جیسے ہی کیل اندر دبا اچانک کمرے کے ایک کونے کا فرش ہٹتا چلا گیا وہاں نیچے سیڑھیاں جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں دیکھتے ہی عمران کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔ اس نے جھک کر نیچے دیکھا سیڑھیاں خالی تھیں۔ عمران مشین پسٹل ہاتھ میں لئے تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

سامنے ایک راہداری تھی۔ یہ راہداری بھی خالی تھی۔ عمران راہداری میں آ کر راہداری کی دیوار کے ساتھ لگ کر احتیاط کے ساتھ

آگے بڑھنے لگا۔ اس راہداری کے سرے پر ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس کمرے میں ایک مرد اور ایک لڑکی کی باتیں کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ عمران نے ان دونوں آوازوں کو پہچان لیا تھا یہ آوازیں بلیک جیک اور کلاسٹا کی تھیں۔ عمران تیزی سے کمرے کے دروازے کے قریب آگیا۔

"ایسا وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ فی الحال ریڈ نوٹ بک مجھے دو"۔ بلیک جیک کی آواز سنائی دی اور ریڈ نوٹ بک کا سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ مشین پسٹل لے کر اچانک دروازے کے سامنے آگیا۔ سامنے بلیک جیک اور کلاسٹا کھڑے تھے۔ کلاسٹا ریڈ نوٹ بک بلیک جیک کی طرف بڑھا رہی تھی اور پھر جیسے ہی بلیک جیک نے کلاسٹا سے ریڈ نوٹ بک لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا اسی لمحے عمران نے فائر کر دیا۔ گولی نوٹ بک پر پڑی اور نوٹ بک کلاسٹا کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری۔ فائر کی آواز سن کر بلیک جیک اور کلاسٹا تیزی سے دروازے کی طرف مڑے اور پھر عمران پر نظر پڑتے ہی ان کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"ہیلو جیک بلیک۔ ہیلو پلاسٹا"۔ عمران نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر معصوم سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اچانک کلاسٹا تیزی سے حرکت میں آئی۔ اس سے پہلے کہ عمران اور بلیک جیک کچھ سمجھتے اچانک کلاسٹا نے جھپٹ کر بلیک جیک کے ہاتھ سے ریموٹ کنٹرول چھین لیا اور اس نے ریموٹ کنٹرول کو پوری قوت سے ایک دیوار پر

کھینچ مارا۔ دیوار سے ٹکراتے ہی ریموٹ کنٹرول ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر بکھرتا چلا گیا۔

"اوہ۔ یہ تم نے کیا ہے"۔ بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہی جو مجھے کرنا چاہئے تھا"۔ کلاسٹا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ریموٹ کنٹرول کو توڑ کر اس کے چہرے پر اطمینان سا پھیل گیا تھا۔

"کیا تم سمجھتی ہو میرے پاس یہی ایک ریموٹ کنٹرول تھا"۔ بلیک جیک نے کہا۔

"دوسرے ریموٹ کنٹرول تک پہنچنے کا میں تمہیں موقع ہی نہیں دوں گی"۔ کلاسٹا نے غرا کر کہا اور پھر اچانک اس کی لات چلی اور بلیک جیک اچھل کر دور جا گرا۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا کلاسٹا نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور اڑتی ہوئی بلیک جیک کے قریب آ گئی۔ اس نے بلیک جیک کے پہلو میں لات ماری تو بلیک جیک کا جسم اچھلا اور رول ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔

کلاسٹا نے ایک بار پھر اسے ٹانگ مارنی چاہی لیکن اسی لمحے بلیک جیک نے اپنے جسم کو سمیٹ لیا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو گھمایا اور اس کی ٹانگیں کلاسٹا کی ٹانگوں سے ٹکرا گئیں۔ کلاسٹا کو ایک جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر فرش پر آ گری مگر اس نے اٹھنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائی تھی۔

بلیک جیک بھی اسے گرا کر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو غضبناک نگاہوں سے گھورنے لگے ۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کی موجودگی کو قطعی طور پر فراموش کر بیٹھے ہوں اور عمران ان دونوں کی جانب ہونقوں کی طرح آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا۔

" تم دونوں سچ مچ لڑ رہے ہو یا مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہے ہو"۔ عمران نے ان کو اپنی موجودگی کا احساس دلاتے ہوئے کہا۔

" بکومت ۔ چپ چاپ اپنی جگہ پر کھڑے رہو عمران ۔ تم سے میں بعد میں نپٹوں گی ۔ پہلے مجھے بلیک جیک سے نپٹنے دو ۔ یہ مکار اور دھوکے باز انسان ہے ۔ اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے اور کلاسٹا دھوکہ دینے والے انسان کو کبھی معاف نہیں کرتی"۔ کلاسٹا نے غراتے ہوئے کہا۔

" ارے باپ رے ۔ تم دونوں تو بے حد غصے میں معلوم ہو رہے ہو ۔ اگر تم دونوں کا فری اسٹائل لڑنے کا ارادہ ہے تو کیا میں تم دونوں کو لڑتے ہوئے دیکھنے کے لئے صوفے پر بیٹھ جاؤں"۔ عمران نے کلاسٹا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" بیٹھ جاؤ "۔ کلاسٹا نے کہا تو عمران قدم بڑھاتا ہوا صوفے کے قریب آگیا اور اس پر بڑے اطمینان سے بیٹھ کر بلیک جیک اور کلاسٹا کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران نے صوفے پر بیٹھنے سے پہلے بڑی

صفائی سے ریڈ نوٹ بک کو اٹھا کر اپنی جیب میں منتقل کر لیا تھا۔

" کلاسٹا ۔ میں تمہیں اپنا غلام بنا کر ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا لیکن تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر اچھا نہیں کیا ۔ ایسا کر کے تم نے میرے غضب کو للکارا ہے اور اب میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا"۔ بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے کلاسٹا پر چھلانگ لگا دی لیکن کلاسٹا بلیک جیک سے کہیں زیادہ پھرتیلی تھی ۔ وہ تیزی سے ایک طرف ہٹ گئی اور بلیک جیک اپنے ہی زور میں اس کے قریب سے نکلتا چلا گیا ۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی جھونک میں نیچے گرتا کلاسٹا نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو گھمایا اور پھر اس کی کک پوری قوت سے بلیک جیک کی کمر پر پڑی ۔ بلیک جیک اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا ۔ اس نے جلدی سے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنا چہرہ زخمی ہونے بچا لیا تھا ۔ زمین پر گرتے ہی وہ زخمی سانپ کی طرح پلٹا اور پھر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ اسی لمحے کلاسٹا نے الٹی چھلانگ لگائی اور قلابازی کھا کر اس نے بلیک جیک کے سینے پر دونوں ٹانگیں مارنی چاہیں مگر بلیک جیک نے اچھل کر اس کی کمر پر لات ماری تو کلاسٹا فضا میں پلٹا کھا کر نیچے جا گری ۔

" ویل ڈن بلیک جیک ۔ بڑا زبردست بچاؤ کیا ہے تم نے "۔ عمران نے بلیک جیک کی تعریف کرتے ہوئے کہا ۔ اس کی بات سن کر بلیک جیک اس کی طرف متوجہ ہوا ہی تھا کہ اچانک کلاسٹا زخمی شیرنی کی طرح دھاڑتی ہوئی اٹھی اور بلیک جیک پر جھپٹ پڑی ۔

دوسرے ہی لمحے بلیک جیک بری طرح سے چیختا ہوا کلاسٹا کے اوپر سے ہوتا ہوا پیچھے دیوار سے جا ٹکرایا۔ دیوار سے ٹکراتے ہی وہ کسی ربڑ کی گیند کی طرح واپس پلٹا۔ اس نے فضا میں قلابازی کھا کر کک کلاسٹا کے سینے پر ماری تو کلاسٹا بھی چیختی ہوئے ڈھیر ہو گئی۔ بلیک جیک قلابازی کھا کر سیدھا ہوا اور پھر اس۔ نے زمین سے اٹھتی ہوئی کلاسٹا پر چھلانگ لگا دی مگر اسی لمحے کلاسٹا بجلی کی سی تیزی سے پلٹی۔ اس کی ٹانگ بلیک جیک کے پہلو پر پڑی اور بلیک جیک گھومتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔

" ویل ڈن کلاسٹا۔ زبردست داؤ مارا ہے تم نے "۔ عمران نے اب کلاسٹا کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کلاسٹا اٹھی اور تیزی سے بلیک جیک کے قریب آ گئی۔ اس نے بلیک جیک کے سر پر ٹانگ مارنی چاہی لیکن بلیک جیک نے خود کو سنبھالتے ہوئے اپنے جسم کو نیچے گرایا اور اس نے کلاسٹا کی فضا میں اٹھی ہوئی ٹانگ کو پکڑ کر پیچھے دھکیل دیا۔ کلاسٹا پشت کے بل جیسے ہی نیچے گری بلیک جیک نے اپنے جسم کو لٹو کی طرح گھمایا اور اس کی دونوں ٹانگیں کلاسٹا کی کمر پر اس انداز میں پڑیں کہ کلاسٹا چکنے فرش پر تقریباً گھسٹتی ہوئی پیچھے دیوار سے جا ٹکرائی۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔ جیسے ہی کلاسٹا گری اسی لمحے بلیک جیک نے جیب سے چپٹی نال والا پسٹل نکال لیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کلاسٹا پر بلاسٹنگ ریز فائر کرتا اچانک عمران نے اٹھ کر اس کے پسٹل والے ہاتھ پر لات ماری

بلیک جیک کے ہاتھ سے پسٹل نکل کر دور جا گرا۔

" یہ فاؤل ہے پیارے۔ دست بدست جنگ میں اسلحہ استعمال کرنا ممنوع ہوتا ہے۔ تمہیں اتنا بھی نہیں معلوم "۔ عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

" اسے چھوڑ دو عمران۔ یہ میرا شکار ہے "۔ کلاسٹا نے کہا جو اس دوران اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔ وہ بلیک جیک کی طرف بڑھتی چلی گئی جو اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور پھر اچانک ان دونوں نے ایک ساتھ حرکت کی اور نہایت خوفناک انداز میں ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ کلاسٹا نے پوری قوت سے بلیک جیک کی ناک پر ٹکر ماری تھی جبکہ بلیک جیک کا زور دار مکا کلاسٹا کے کاندھے پر پڑا تھا۔ دونوں کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ لڑکھڑاتے ہوئے کئی قدم پیچھے ہٹ گئے تھے مگر پھر دونوں ایک دوسرے پر پل پڑے۔ کلاسٹا اچانک گھٹنوں کے بل اس کے سینے پر آ گری۔ بلیک جیک نے تیزی سے اپنی جگہ بدلنی چاہی مگر اسے دیر ہو چکی تھی۔ کلاسٹا گھٹنوں کے بل اس کے سینے پر گری تھی اور بلیک جیک کے حلق سے اس قدر دردناک چیخ نکلی جس سے پورا کمرہ گونج اٹھا تھا۔ اس نے اپنے جسم کو زور دار جھٹکا دیا تو کلاسٹا اچھل کر دوسری طرف جا گری مگر گرتے گرتے بھی اس کی ٹانگ چل گئی تھی اور بلیک جیک کو اپنے سر میں زور دار دھماکہ ہوتا محسوس ہوا تھا۔ کلاسٹا بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور پھر اس کی ٹانگیں مشینی انداز میں

بلیک جیک کے سر پر پڑنے لگیں ۔ بلیک جیک بری طرح سے چیختا اور تڑپتا رہا ۔ اس نے کلاسٹا کی ٹانگوں سے بچنے کی کوشش کی بے حد مگر کامیاب نہ ہو سکا ۔ وہ چند لمحے چیختا اور تڑپتا رہا پھر اس کی چیخیں دم توڑ گئیں ۔ شاید وہ بے ہوش ہو چکا تھا ۔

" ہونہہ ۔ کلاسٹا کا مقابلہ کرنے چلا تھا "۔ کلاسٹا نے بلیک جیک کی طرف دیکھ کر اس پر نفرت سے تھوکتے ہوئے کہا ۔

" ارے باپ رے ۔ تت ۔ تم تو انتہائی لڑاکا ہو کلاسٹا ۔ بلیک جیک جیسے فائٹر کو تم اس قدر آسانی سے پچھاڑ سکتی ہو تو پھر میرا کیا ہو گا ۔ میں تو تم سے شادی کرنے کا سوچ رہا تھا ۔ شادی کے بعد اگر میں نے تمہاری کوئی بات نہ مانی تو کیا تم میرا بھی بلیک جیک جیسا ہی حال کرو گی "۔ عمران نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو کلاسٹا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی ۔

" تمہارا میں اس سے بھی برا حال کروں گی "۔ کلاسٹا نے زہریلے لہجے میں کہا ۔

" کک ۔ کیوں ۔ مم ۔ میں نے کیا کیا ہے "۔ عمران نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" تم میرے ان دشمنوں میں سے ہو جنہیں میں ایک لمحے کے لئے بھی زندہ نہیں دیکھ سکتی "۔ کلاسٹا نے غرائی ۔

" تو آنکھیں بند کر لو ۔ میں تمہیں دکھائی ہی نہیں دوں گا "۔ عمران نے فوراً کہا ۔

" بکو مت ۔ ریڈ نوٹ بک میرے حوالے کر دو ورنہ میں تمہارا انتہائی بھیانک حشر کروں گی "۔ کلاسٹا نے کہا ۔

" رر ۔ ریڈ نوٹ بک ۔ کک ۔ کون سی ریڈ نوٹ بک "۔ عمران نے کہا ۔

" میں نے اس ریڈ نوٹ بک کو تمہیں اٹھاتے ہوئے خود دیکھا ہے ۔ وہ تمہاری جیب میں ہے ۔ جلدی کرو ۔ نوٹ بک مجھے دے دو ورنہ "۔ کلاسٹا نے غضبناک لہجے میں کہا ۔

" ورنہ ۔ ورنہ کیا "۔ عمران نے ہنس کر جیسے اسے شہ دیتے ہوئے کہا ۔

" ورنہ تمہارا انجام بے حد برا ہو گا "۔ کلاسٹا نے کہا ۔ اس نے آگے بڑھ کر اچانک عمران کے منہ پر مکا مارنے کی کوشش کی لیکن عمران تیزی سے دائیں طرف ہٹ گیا ۔ کلاسٹا نے غرا کر دوسرے ہاتھ کا مکا عمران کی گردن پر مارنا چاہا مگر عمران تیزی سے دوسری طرف گھوم گیا اور ساتھ ہی اس نے کلاسٹا کے پیٹ میں زور دار پنچ مارا تو کلاسٹا ڈکراتی ہوئی کئی قدم پیچھے ہٹ گئی مگر پھر یکدم سیدھی ہو کر عمران کو خونخوار نظروں سے گھورنے لگی ۔

" مم ۔ میں ۔ نے کچھ نہیں کیا ۔ غغ ۔ غلطی سے تمہیں میرا پنچ لگ گیا ہے ۔ پپ ۔ پلیز ۔ مجھے ایسی خوفناک نظروں سے نہ گھورو "۔ عمران نے بوکھلا کر کہا ۔ کلاسٹا کے حلق سے زخمی شیرنی جیسی غراہٹ نکلی ۔ وہ اچانک فضا میں اچھلی اور اس نے عمران کے سینے پر کک

مارنے کی کوشش کی مگر اسی لمحے عمران کی ٹانگ چلی اور کلاسٹا کے پہلو پر پڑی ۔ کلاسٹا فضا میں رول ہوتے ہوئے دور جا گری مگر اس نے اٹھنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائی تھی ۔ اب اس کا چہرہ غیض و غضب سے سرخ ہو گیا تھا ۔ وہ آندھی اور طوفان کی طرح عمران پر حملہ کرنے کے لئے اس کی طرف بڑھی ۔ اس نے چھلانگ لگائی اور اس کے دونوں ہاتھ زمین سے لگے اور اس نے قلابازی کھاتے ہوئے اپنی دونوں ٹانگیں جوڑ کر عمران کے سینے پر مارنی چاہیں مگر اسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا ۔ اس نے کلاسٹا کی دونوں ٹانگوں کو پکڑ کر زور دار جھٹکا دیا تو کلاسٹا کا اوپر والا جسم یکلخت فضا میں اٹھ گیا ۔ کلاسٹا نے ٹانگیں جھٹک کر خود کو عمران کی گرفت سے چھڑانا چاہا مگر عمران نے اس کے جسم کو تیزی سے گردش دیتے ہوئے چھوڑ دیا ۔ کلاسٹا فضا میں گھومتی ہوئی ایک دیوار سے جا ٹکرائی ۔ اس بار اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ بے حد تیز تھی ۔

اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی عمران نے لمبی چھلانگ لگائی اور اس کے قریب پہنچ گیا ۔ عمران نے کلاسٹا کے پہلو میں ٹانگ رسید کی تو وہ بری طرح سے بلبلا اٹھی اور چیختی ہوئی پلٹ کر دیوار کے قریب جا گری اور اس بری طرح سے تڑپنے لگی جیسے عمران کی زور دار ٹھوکر نے اس کی کئی پسلیوں کو توڑ دیا ہو ۔ چند لمحے وہ اسی طرح تڑپتی رہی اور پھر ساکت ہو گئی ۔

" ارے ۔ یہ اتنی جلدی چیں بول گئی ۔ میں تو سمجھ رہا تھا یہ کئی

روز تک مجھ سے لڑتی رہے گی " ۔ عمران نے اسے ساکت ہوتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جولیا اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیزی سے اندر داخل ہوئی مگر اندر کی سچوئیشن دیکھ کر وہ یکلخت ٹھٹھک گئی ۔

" لو اب آئے ہو تم سب ۔ یہاں تو تماشہ ختم بھی ہو گیا ہے " ۔ عمران نے کہا ۔

" تماشہ ۔ کیسا تماشہ " ۔ جولیا نے چونک کر کہا ۔

" میں کمرے میں آیا تو مادام کلاسٹا اور بلیک جیک آپس میں پنگ پانگ کھیل رہے تھے ۔ انہوں نے مجھے ریفری کے فرائض سونپ دیئے ۔ چنانچہ میں یہاں بیٹھا ریفری کے فرائض سرانجام دیتا رہا اور پھر دونوں پنگ پانگ کھیلتے ہوئے تھک گئے تو آرام کرنے کے لئے یہیں لیٹ گئے ۔ اب دیکھو کب یہ جاگیں گے اور کب اپنا ادھورا کھیل شروع کریں گے " ۔ عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا ۔

" ہونہہ ۔ سچ سچ بتاؤ ۔ کیا ہوا تھا یہاں ۔ یہ لاش کے ٹکڑے کس کے ہیں اور یہ دونوں بے ہوش کیسے ہو گئے ۔ کیا تمہاری ان سے لڑائی ہوئی تھی " ۔ جولیا نے کہا ۔

" لڑائی ۔ ارے توبہ ۔ توبہ ۔ کیا بات کرتی ہو ۔ میں تمہیں لڑائی بھڑ[illegible] انسان نظر آتا ہوں " ۔ عمران نے اس انداز میں کہا کہ وہ س[illegible] رہے تھے ۔

[illegible]تاؤ گے " ۔ جولیا نے ناراض ہونے والے

لہجے میں کہا تو سیکرٹ سروس کے ممبران کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

" ایسے ناراض مت ہوا کرو ورنہ یہاں ایک انسانی دل کے جلنے کی مہک پھیل جائے گی "۔ عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب ہنس پڑے ۔ عمران نے سنجیدہ ہو کر بلیک جیک اور کلاسٹا کی لڑائی بھڑائی کے بارے میں انہیں بتانا شروع کر دیا ۔ ابھی وہ انہیں تفصیل بتا ہی رہا تھا کہ اچانک انہوں نے بلیک جیک کو اچھل کر کھڑے ہوتے دیکھا ۔ اس کا چہرہ وحشت سے بگڑا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں سرخ تھیں ۔ زمین سے اٹھتے ہوئے اس نے جیب سے ایک ماچس کی ڈبیہ نما بم نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا جس پر ایک سرخ بلب سا سپارک کر رہا تھا۔

" ارے بلیک جیک تمہیں اتنی جلدی ہوش ہو آ گیا ۔ لگتا ہے کلاسٹا کی نرم و نازک جوتیاں صحیح طور پر تمہارے سر پر نہیں بجیں تھیں "۔ عمران نے کہا۔

" عمران ۔ اس کے ہاتھ میں ڈی ہنڈرڈ بم ہے جس کا اس نے بٹن دبا رکھا ہے ۔ اگر اس کی انگلی بٹن سے ہٹ گئی تو بم دھماکے سے پھٹ جائے گا اور اس کے ساتھ ہی یہاں ہم سب کے بھی پرخچے اڑ جائیں گے "۔ جولیا نے بلیک جیک کے ہاتھ میں موجود خطرناک بم کی طرف دیکھتے ہوئے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اس کے ساتھی بھی ڈی ہنڈرڈ بم کی طاقت کو جانتے تھے اس لئے جولیا کی بات سن

کر وہ بھی اپنی جگہ ساکت ہو گئے تھے اس لئے انہوں نے بلیک جیک پر فائرنگ کرنے کی حماقت نہ کی تھی۔

" عمران ۔ ریڈ نوٹ بک میرے حوالے کر دو ورنہ میں تو مروں گا ہی مگر تم سب بھی نہیں بچ سکو گے "۔ بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔

" ارے باپ رنے ۔ مم ۔ میں کنوارہ مرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا بلیک جیک بھائی ۔ اپنی اور جولیا کی جان پر ایسی سینکڑوں ریڈ بکس میں قربان کر سکتا ہوں "۔ عمران نے بوکھلا کر کہا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے جلدی سے ریڈ نوٹ بک نکال لی جو [illegible] بلیک جیک اور کلاسٹا کی لڑائی کے دوران زمین سے [illegible] ڈال لی تھی۔

" نہیں عمران ۔ اگر اس [illegible] کردہ فارمولا ہے تو اسے [illegible] نے چیخ کر کہا۔

" نہیں ۔ تم سب کی جانیں زیادہ قیمتی ہیں ۔ میں ایک نوٹ بک کے لئے تم سب کی قربانی نہیں دے سکتا "۔ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اور اس کے ساتھی کچھ کہتے عمران نے ریڈ نوٹ بک بلیک جیک کی جانب اچھال دی جسے بلیک جیک نے دوسرے ہاتھ سے فضا میں ہی دبوچ لیا۔

" یہ تم نے کیا کیا "۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"گڈ ۔ ریڈ نوٹ بک میرے حوالے کر کے بھی تم میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچ سکو گے عمران" ۔ بلیک جیک نے قہقہہ لگا کر کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا بم یکلخت ان کی طرف اچھال دیا ۔ جیسے ہی بم فضا میں اچھلا عمران نے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور اس بم کو بجلی کی سی تیزی سے فضا میں ہی دبوچ کر نیچے آ گیا ۔ اسی لمحے اچانک کمرہ تیز روشنی سے بھر گیا۔

"بلیک جیک فرار ہو رہا ہے ۔ پکڑو اسے" ۔ عمران نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا ۔ تنویر اور جولیا بلیک جیک پر جھپٹے جس کے گرد تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی لیکن دوسرے ہی لمحے روشنی ختم ہوتے ہی بلیک جیک وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

"یہ کیا ۔ یہ بلیک جیک روشنی میں کیسے غائب ہو گیا ۔ کیا وہ کوئی جادوگر تھا" ۔ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔ اس کے دوسرے ساتھی بھی بلیک جیک کے اس طرح غائب ہونے پر حیران ہو رہے تھے ۔ عمران نے انہیں بلیک جیک کی اس سائنسی ایجاد کے بارے میں بتایا جس سے وہ اپنے جسم کو روشنی میں ضم کر کے غائب ہو جاتا تھا تو وہ اور زیادہ حیران ہو گئے ۔

"ہونہہ ۔ وہ ریڈ نوٹ بک بھی لے گیا ہے ۔ یہ برا ہوا ہے ۔ بہت برا" ۔ جولیا نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیک جیک جہاں بھی گیا ہو گا اس کی ساتھی بہرحال یہیں موجود ہے ۔ یہ ہمیں بتائے گی کہ بلیک جیک کہاں ہے" ۔ جولیا نے

کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ جولیا نے آگے بڑھ کر کلاسٹا کو چیک کیا مگر اس کی نہ سانسیں چل رہی تھیں اور نہ اس کے دل کی دھڑکن ۔ اس کے ناک اور منہ سے خون کی لکیریں بہہ رہی تھیں ۔ وہ ہلاک ہو چکی تھی۔

"یہ تو ہلاک ہو چکی ہے" ۔ جولیا نے سرسراتے ہوئے کہا۔

"چلو چھٹی ہوئی" ۔ عمران نے مطمئن لہجے میں کہا ۔ اس کے چہرے پر تردد اور پریشانی کی معمولی سی بھی رمق نظر نہ آ رہی تھی جیسے بلیک جیک کے ریڈ نوٹ بک لے کر نکل جانے کا اسے کوئی افسوس یا پریشانی نہ ہو۔

"اوہ ۔ اب ہم بلیک جیک تک کیسے پہنچیں گے ۔ وہ ریڈ نوٹ بک لے کر نکل گیا تو" ۔ جولیا نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ سب عمران کی غلطی ہے ۔ اسے اتنی آسانی سے ریڈ نوٹ بک بلیک جیک کو نہیں دینی چاہئے تھی" ۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو کس آسانی سے ریڈ نوٹ بک اسے دینی چاہئے تھی ۔ یہ بھی بتا دو" ۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بلیک جیک کے پاس ڈی ہنڈرڈ بم تھا تنویر ۔ اگر عمران صاحب فضا میں چھلانگ لگا کر اسے نہ دبوچ لیتے تو یہاں ہم سب کے ٹکڑے بکھر جاتے اور بلیک جیک کو عمران صاحب نے ریڈ نوٹ بک یونہی نہیں دے دی ہو گی" ۔ نعمانی نے کہا تو جولیا اور تنویر کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک کر نعمانی کی طرف دیکھنے لگا۔

" کیا مطلب ۔ عمران نے حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" آپ کے چہرے پر گہرا سکون ہے عمران صاحب جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یا تو آپ نے بلیک جیک کو جو ریڈ نوٹ بک دی ہے وہ نقلی ہے یا پھر بلیک جیک غائب ہو کر جہاں گیا ہے وہاں کا آپ کو علم ہے ۔ اگر ایسا ہے تو میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے وہاں بلیک جیک کے لئے کوئی خاطر خواہ بندوبست کر رکھا ہے تاکہ بلیک جیک ریڈ نوٹ بک لے کر وہاں سے نکل نہ جائے "۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم یہ سب کیسے کہہ سکتے ہو "۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک تو عمران صاحب کے چہرے پر گہرا سکون ہے ۔ جیسے انہیں بلیک جیک کے اس طرح ریڈ نوٹ بک لے جانے کا کوئی افسوس یا پریشانی نہ ہو ۔ دوسرے یہ کہ ڈی ہنڈرڈ بم تو کیا اگر بلیک جیک کے پاس ایٹم بم بھی ہوتا تو عمران صاحب اس آسانی سے ریڈ نوٹ بک اس کے حوالے نہ کرتے ۔ عمران صاحب نے ضرور ریڈ نوٹ بک اسے جان بوجھ کر دی ہے اور اسے یہاں سے نکلنے کا موقع بھی دیا ہے اور یہ ایسے ہی ممکن ہے جب عمران صاحب نے اس کے لئے کوئی جال بچھا رکھا ہو جس سے نکلنے کے لئے بلیک جیک کے پاس ایک فیصد بھی چانس نہ ہو "۔ نعمانی نے کہا تو وہ سب چونک